اَلصَّرْفُ اُمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ اَبُوْهَا

پنج گنج اردو

مع مفید حواشی

مؤلف

مفتی محمد جاوید قاسمی سہارنپوری

سابق معین المدرسین دار العلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ دار الفکر دیوبند

الصَّرفُ أُمُّ الْعُلُومِ وَالنَّحوُ أَبُوهَا

پنج گنج اردو

مع مفید حواشی

مؤلف

مفتی محمد جاوید قاسمی سہارنپوری

سابق معین المدرسین دارالعلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ دار الفکر دیوبند

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب : پنج گنج اردو مع مفید حواشی
نام مؤلف : مفتی محمد جاوید قاسمی سہارن پوری
9012740658
سن اشاعت : ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۰۱۴ء
کمپیوزنگ : ابو محمد قاسمی
تعداد : گیارہ سو (۱۱۰۰)
قیمت : 50 روپیہ
ناشر : مکتبہ دارالفکر دیوبند

ملنے کا پتہ

دیوبند کے تمام بڑے کتب خانے

فہرست مضامین

تقریظ: حضرت مولانا محمد سلمان صاحب بجنوری ۵
پیش لفظ ۶
صاحب پنج گنج کے مختصر حالات ۷
افعال متصرفہ کی تعریف (حاشیہ میں) ۹
اسمائے متمکنہ کی تعریف (حاشیہ میں) ۹
صحیح کی تعریف ۹
مہموز اور اُس کی قسمیں ۹
معتل بیک حرف اور اُس کی قسمیں ۱۰
معتل بدو حرف (لفیف) اور اس کی قسمیں ۱۰
مضاعف اور اُس کی قسمیں ۱۱

مہموز کا بیان

مہموز کے قواعد ۱۱
مدہ زائدہ کی تعریف (حاشیہ میں) ۱۲
مہموز کے باقی ضروری قواعد (حاشیہ میں) ۱۲-۱۳

معتل کا بیان

الف اور ہمزہ کی تعریف ۱۳
معتل کے قواعد ۱۴
ثلاثی مجرد اجوف کی گردانیں وتعلیلات ۱۷-۳۷
قاعدہ ۱۷
قاعد (حاشیہ میں) ۲۰
قاعدہ (حاشیہ میں) ۲۱
قاعدہ ۲۶
ثلاثی مزید فیہ اجوف کی گردانیں وتعلیلات ۳۸
قاعدہ (حاشیہ میں) ۳۹
ثلاثی مجرد ناقص کی گردانیں وتعلیلات ۴۰-۵۷
قاعدہ ۴۰
قاعدہ (حاشیہ میں) ۴۱
قاعدہ (حاشیہ میں) ۴۲
قاعدہ ۴۳
قاعدہ ۴۴
اجتماع ساکنین اور اس کی قسمیں (حاشیہ میں) ۴۵
حرف مدہ اور حرف غیر مدہ کی تعریف ۴۶
قاعدہ ۴۹
قاعدہ (حاشیہ میں) ۴۹
قاعدہ ۵۶
ثلاثی مزید فیہ ناقص کی گردانیں وتعلیلات ۵۷
قاعدہ ۵۹
قاعدہ (حاشیہ میں) ۵۹
لفیف مفروق کی گردانیں وتعلیلات ۶۰
لفیف مقرون کی گردانیں وتعلیلات ۶۱
قاعدہ (حاشیہ میں) ۶۲

مضاعف کا بیان

مضاعف کی گردانیں ۶۳
قاعدہ ۶۳
قاعدہ ۶۵
قاعدہ (حاشیہ میں) ۷۰
کچھ ضروری قواعد ۷۰
کچھ مزید ضروری قواعد (حاشیہ میں) ۷۴

خاصیات کابیان

خاصیت کی تعریف ۷۵

‘‘باب نصر’’، ‘‘باب ضرب’’ اور ‘‘باب سمع’’
کی کچھ اہم خاصیات (حاشیہ میں) ۷۵
خاصیت باب فتح ۷۶
خاصیت ‘‘باب کرم’’ ۷۷
خاصیات ‘‘باب افعال’’ ۷۷
خاصیات ‘‘باب تفعیل’’ ۸۰
خاصیات ‘‘باب تفعّل’’ ۸۲
خاصیات ‘‘باب مفاعلۃ’’ ۸۴
خاصیات ‘‘باب تفاعل’’ ۸۵
خاصیات ‘‘باب افتعال’’ ۸۶
خاصیات ‘‘باب استفعال’’ ۸۷
خاصیات ‘‘باب انفعال’’ ۸۹
خاصیات ‘‘باب افعلال وافعیلال’’ ۹۰
خاصیات ‘‘باب افعیعال’’ ۹۱
خاصیت رباعی مجرد ۹۲

فعل کے متعلقات کا بیان

مصدر کے اوزان ۹۳
اسم مصدر کی تعریف (حاشیہ میں) ۹۳
اسم ظرف کے اوزان ۹۴
اسم فاعل واسم مفعول کے اوزان ۹۵
صفت مشبہ کے اوزان ۹۶

اسماء کا بیان

اسم ثلاثی کے اوزان ۹۷
اسم رباعی اور خماسی کے اوزان ۹۸
مزید فیہ کے ضروری اوزان ۹۹
اسم مبالغہ کی تعریف اور اوزان (حاشیہ میں) ۱۰۰

اسماء کا اجناس کا بیان

اسم متمکن وغیر متمکن، واسم مشتق ۱۰۳
اسم جامد، اسم دخیل، اسم معرّب ۱۰۴
مذکر ومؤنث ۱۰۴
اسم ملحق ۱۰۶

جمع کا بیان

جمع سالم وجمع مکسر، جمع قلت وجمع کثرت ۱۰۷
ثلاثی مجرد کی جمع کے اوزان ۱۰۸
ثلاثی مزید فیہ کی جمع کے اوزان ۱۱۰
اسم رباعی مجرد کی جمع کا بیان ۱۱۱
رباعی مجرد کے ملحقات کی جمع کا بیان ۱۱۱
اسم خماسی کی جمع کا بیان ۱۱۱
تصغیر کا بیان ۱۱۲
نسبت کا بیان ۱۱۳
حروف کی شناخت کا بیان ۱۱۴
مخارج کا بیان ۱۱۵
حروف کی صفات کا بیان ۱۱۶
ازروئے تصریف حروف کی اجناس کا بیان ۱۱۸
حروف معنوی کا بیان ۱۱۹
زیادت کا بیان ۱۲۰
حذف کا بیان ۱۲۱
ابدال کا بیان ۱۲۳
تائے افتعال میں ابدال کی صورتیں ۱۲۴
قلب کا بیان ۱۲۴
نقل کا بیان ۱۲۵
امالہ کا بیان ۱۲۶

تقریظ

حضرت اقدس مولانا محمد سلمان صاحب بجنوری دامت برکاتہم

استاذ دارالعلوم دیوبند، وخلیفۂ اجل حضرت مولانا پیر ذوالفقار صاحب نقشبندی دامت برکاتہم

حامدًا و مصلیًا ، أما بعد!

''پنج گنج''، علم صرف کی وہ مشہور ومقبول کتاب ہے، جو قدیم زمانے ہی سے درسِ نظامی کا حصہ ہے اور اپنی ترتیب اور خصوصیات کی بناء پر، درس وتدریس کی دنیا میں اس کو بڑی اہمیت حاصل رہی ہے؛ لیکن ظاہر ہے کہ وہ اپنے زمانے کی ضرورت کے مطابق فارسی زبان میں ہے، جب کہ آج مدارسِ اسلامیہ کی تدریسی زبان اردو ہے، اس لیے فارسی کتابوں کو اردو میں منتقل کرنے یا اُن کی متبادل اردو کتب تیار کرنے کا کام، اساتذۂ مدارس یا اصحابِ تالیف کی توجہ اور محنت کا موضوع بن رہا ہے۔

اسی قسم کی ایک محنت کا نتیجہ ''پنج گنج اردو مع مفید حواشی'' کے نام سے اس وقت ہمارے سامنے ہے، جو دارالعلوم دیوبند کے ایک باصلاحیت فاضل برادرِ مکرم مولانا محمد جاوید صاحب قاسمی سہارنپوری زید مجدہم استاذ حدیث جامعہ بدرالعلوم گڈھی دولت ضلع شاملی کے تدریسی وتالیفی تجربہ کا شاہ کار ہے، مولانا موصوف دارالعلوم دیوبند میں بھی معین المدرسین کے طور پر تدریسی خدمت انجام دے چکے ہیں، اور اس کے بعد سے مسلسل ایک کامیاب مدرس کے طور پر مصروفِ خدمت ہیں۔ مزید یہ کہ اس سے پہلے وہ ''نحو میر'' اور ''علم الصیغہ'' پر اسی انداز کا کام کر چکے ہیں، اس لیے اُن کی پیشِ نظر تالیف ان کے اچھے تجربات اور تدریس وتالیف کے سلیقہ کی آئینہ دار ہے، جو اصل متن کے مصنف رحمہ اللہ کی فنی مہارت اور اخلاص کی برکات سے بھی بہرہ ور ہوگی، ان شاء اللہ۔

احقر دعاء کرتا ہے کہ اللہ رب العزت مولانا موصوف کو مزید علمی و دینی خدمات کی توفیق سے نوازتے رہیں اور ان کی تالیفات کو قبولِ عام عطا فرمائیں۔

احقر محمد سلمان عفا اللہ عنہ
خادم تدریس دارالعلوم دیوبند
۸؍جمادی الاخری ۱۴۳۵ھ، ۹؍اپریل ۲۰۱۴ء

پیش لفظ

تمام ماہرینِ تعلیم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ابتدائی طلبہ کو غیر قومی زبان سکھانے کے لیے اُس زبان کے نحو وصرف کے بنیادی قواعد مادری اور قومی زبان میں پڑھانے چاہئیں، تاکہ وہ اُن کو بلا کسی دشواری کے اچھی طرح سمجھ سکیں؛ چناں چہ یہی وجہ ہے کہ جس دور میں ''درسِ نظامی'' مرتب کیا گیا، اُس وقت چوں کہ ہندوستان میں فارسی زبان ہی سرکاری اور قومی زبان تھی، اس لیے ابتدائی عربی درجات کے طلبہ کے لیے، نحو وصرف کی اُن کتابوں کا انتخاب کیا گیا جو فارسی زبان میں تھیں۔

لیکن اب چوں کہ ہندوپاک میں فارسی زبان کی جگہ اردو زبان نے لے لی ہے، اور فارسی زبان تقریباً متروک ہوگئی ہے، اس لیے طلبہ فارسی زبان سے عدمِ واقفیت یا کم واقفیت کی وجہ سے، فارسی کتابوں کو کما حقہ سمجھ نہیں پاتے، اسی بناء پر ایک عرصے سے یہ ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ عربی گرامر کی جو کتابیں فارسی زبان میں ہیں، اُن کو آسان اُردو زبان میں منتقل کرکے اُن کی تسہیل کردی جائے، تاکہ طلبہ اُن کو اچھی طرح سمجھ کر اُن سے پورا فائدہ اٹھاسکیں۔ اسی ضرورت کی تکمیل کی خاطر بندہ اس سے قبل ''نحو میر اردو'' کے نام سے ''نحو میر'' کی اور ''درسِ علم الصیغہ'' کے نام سے ''علم الصیغہ'' کی تسہیل وترجمانی کر چکا ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں علم صرف کی مشہور ومقبول کتاب ''پنج گنج'' کی ترجمانی وتسہیل کرنے کے ساتھ تشریحی نوٹ، قواعد میں آئی ہوئی مثالوں اور گردانوں کے مشکل صیغوں کی تعلیل وتخفیف، ضروری اصول وقواعد کا اضافہ، غیر مکمل گردانوں کی تکمیل جیسی اُن تمام چیزوں کو لانے کی کوشش کی گئی ہے جو ''پنج گنج'' کو حل کرنے اور سمجھنے کے لیے ضروری ہیں۔

مؤلف ایک انسان ہے، اور انسان سے غلطی کا ہوجانا کوئی بعید نہیں۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ اگر کتاب میں کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو تنقید کا نشانہ بنانے کے بجائے ازراہِ خیر خواہی مؤلف کو مطلع کردیں، تاکہ آئندہ اڈیشن میں اُس کی تصحیح کی جاسکے۔

اللہ تبارک وتعالی بندے کی اس ادنی کاوش کو اپنی بارگاہِ عالی میں قبول فرما کر، اس کے افادے کو عام وتام فرمائے اور اِسے بندہ کے لیے سعادتِ دارین کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

محمد جاوید بالوی سہارنپوری

۲/رجب ۱۴۳۵ھ بروز جمعہ

صاحبِ پنج گنج کے مختصر حالات

آپ کا نام صفی الدین، والد کا نام نصیر الدین اور دادا کا نام نظام الدین ہے۔

آپ قصبہ رُدولی ضلع بارہ بنکی (یوپی) کے رہنے والے تھے، آپ کے دادا نظام الدین عرصۂ دراز تک دہلی میں مقیم رہے۔

آپ نے اپنے نانا شیخ شہاب الدین دولت آبادی سے تعلیم پائی، اور شیخ اشرف بن ابراہیم سمنانی سے تصوف وسلوک حاصل کیا۔

آپ نے متعدد کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، جن میں ’’پنج گنج‘‘ اور ’’دستور المبتدی‘‘ بہت مشہور اور داخلِ درس ہیں۔ ان کے علاوہ آپ نے ’’غایۃ التحقیق‘‘ کے نام سے ’’کافیہ‘‘ کی شرح بھی لکھی ہے، جو عربی زبان میں ’’کافیہ‘‘ کی نہایت عمدہ اور بہترین شرح ہے۔

۳؍ذی قعدہ ۸۱۹ھ کو آپ کی وفات ہوئی۔ [حالات المصنفین]

خصوصیاتِ پنج گنج اُردو

۱- آسان اور سہل اردو زبان میں ’’پنج گنج‘‘ کی ترجمانی وتسہیل
۲- قواعد کی مثالوں اور گردانوں کے مشکل صیغوں کی تعلیل وتخفیف
۳- موقع بہ موقع تشریحی نوٹ اور مفید امور
۴- ضروری اصول وقواعد کا اضافہ
۵- غیر مکمل گردانوں کی تکمیل

سبق (۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَاخَلَقَ الْاِنْسَانَ، وَأَنْطَقَ لَهُ اللِّسَانَ، بِكَلِمَاتٍ مُّؤْتَلَفَةٍ مِّنْ لُغَاتٍ مُّخْتَلِفَةٍ، لِيُعَبِّرَ بِهَا عَنْ مَّافِي الصُّدُوْرِ مِنَ الحَاجَاتِ، فِي مَجَارِى الْأُمُوْرِ وَالْعَادَاتِ. وَالصَّلَاةُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ: مُحَمَّدٍ سَيِّدِالْبَشَرِ، المَخْصُوْصِ بِطِيْبِ النَّشَرِ وَعَلٰى آلِهٖ وأَصْحَابِهٖ دُعَاةِ الْأَنَامِ وَهُدَاةِ الْاِسْلَامِ.

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اِس انعام پر کہ اُس نے انسان کو پیدا کیا، اور اُس کی زبان کو ایسے کلمات کی قوتِ گویائی بخشی، جو مختلف زبانوں سے مرکب ہیں، تا کہ وہ اُن کے ذریعہ کاموں اور عادتوں کے چلن کی جگہوں میں، اُن ضروریات کو تعبیر کر سکے جو دلوں میں ہوتی ہیں۔ اور رحمتِ کاملہ نازل ہو اللہ کے رسول محمد ﷺ پر جو تمام انسانوں کے سردار ہیں اور پھیلنے والی خوشبو کے ساتھ خاص کئے گئے ہیں، اور آپ کی اولاد اور آپ کے اُن صحابہ پر جو مخلوق کو دین کی دعوت دینے اور اسلام کی طرف رہ نمائی کرنے والے تھے۔

سبق (۲)

جان لیجئے کہ یہ ایک کتاب ہے باب در باب اور فصل در فصل عربی زبان کے علم صرف میں، اس کا مجموعہ پانچ باب ہے، اور ہر باب کا مضمون پانچ فصلوں پر مشتمل ہے، اور اس کا نام ”پنج گنج“ ہے۔

پہلا باب: افعال اور اسماء کی گردانوں کے مواقع کے بیان میں ہے، اور اس میں پانچ فصل ہیں۔ پہلی فصل: ماضی کے بیان میں۔ دوسری فصل: مضارع کے بیان میں۔ تیسری فصل: امر اور نہی کے بیان میں۔ چوتھی فصل: اسم فاعل اور اسم مفعول کے بیان میں۔ پانچویں فصل: ابواب کی خاصیات اور فعل کے متعلقات کے بیان میں۔

چوں کہ اِس باب کا مضمون ”فاتحۃ المصادر“ [۱] میں لکھا جا چکا ہے، اس لئے یہاں اُس کو

---

(۱) مصنف کی ایک کتاب کا نام ہے۔

چھوڑا جاتا ہے، تاکہ کتاب لمبی نہ ہو جائے۔

دوسرا باب: اسماء اور افعال کی انواع اور گردانوں کے بیان میں ہے۔ اس باب میں بھی پانچ فصل ہیں۔ پہلی فصل: اُن انواع کی مقدار اور اُن کی شناخت کے بیان میں ہے۔

سبق (۳)

جان لیجئے کہ تمام افعال متصرفہ[۱] اور اسمائے متمکنہ[۲] کی (حروف کی اقسام کے اعتبار سے) چار قسمیں ہیں: صحیح، مہموز، معتل اور مضاعف۔

صحیح: وہ اسم یا فعل ہے جس کے حروفِ اصلی میں سے کوئی حرف، حرفِ علت، ہمزہ اور دو حرفِ صحیح ایک جنس کے نہ ہوں؛ جیسے: **ضَرَبَ** (اُس نے مارا)، **بَعْثَرَ** (اس نے ابھارا)، **رَجُلٌ** (ایک مرد) **جَعْفَرٌ** (چھوٹی نہر، بڑی نہر)، **سَفَرْجَلٌ** (بہی، ناشپاتی کی طرح کا ایک پھل)۔

مہموز: وہ اسم یا فعل ہے جس کے حروفِ اصلی میں سے کوئی حرف ہمزہ ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں: مہموزِ فا، مہموزِ عین اور مہموزِ لام۔

مہموزِ فا: وہ اسم یا فعل ہے جس کے فا کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو؛ جیسے: **أَمَـرَ** (اُس نے حکم دیا)، **أَمْرٌ** (حکم دینا)۔

مہموزِ عین: وہ اسم یا فعل ہے جس کے عین کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو؛ جیسے: **سَـــأَلَ** (اُس نے سوال کیا)، **رَأْسٌ** (سر)۔

مہموزِ لام: وہ اسم یا فعل ہے جس کے لام کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو؛ جیسے: **قَرَأَ** (اُس نے پڑھا)، **كَلَأٌ** (گھاس)۔

---

(۱) افعالِ متصرفہ: وہ افعال ہیں جن کے مصدر سے ماضی، مضارع اور امر کے صیغے بنائے جائیں۔

نوٹ: اگرچہ افعالِ غیر متصرفہ بھی صحیح، مہموز، معتل اور مضاعف ہوتے ہیں؛ مثلاً: كَـرُبَ، بِئْسَ، سَاءَ، حَبَّ؛ لیکن چوں کہ مصنف کے پیشِ نظر اس کتاب میں تعلیلات کو بیان کرنا ہے، اور افعال غیر متصرفہ کی بہ نسبت، افعال متصرفہ میں تعلیلات زیادہ ہوتی ہیں، اس لئے یہاں ''متصرفہ'' کی قید لگائی۔

(۲) اسمائے متمکنہ اسم متمکن کی جمع ہے، اسم متمکن: وہ اسم ہے جو اپنے علاوہ کے ساتھ مرکب ہو اس طور پر کہ وہاں عامل موجود ہو اور مبنی الاصل سے مشابہت نہ رکھتا ہو؛ جیسے: جَاءَ زَيْدٌ میں زید۔ اس کا دوسرا نام اسم معرب ہے۔

سبق (۴)

معتل: وہ اسم یا فعل ہے جس کے حروفِ اصلی میں سے کوئی حرف، حرفِ علت ہو۔ حرفِ علت تین ہیں: واؤ، الف اور یاء، جن کا مجموعہ ''وائے'' ہے۔ معتل کی دو قسمیں ہیں: (۱) معتل بیک حرف (۲) معتل بدو حرف۔

معتل بیک حرف: وہ اسم یا فعل ہے جس کے حروفِ اصلی میں ایک حرفِ علت ہو؛ جیسے: وَدَعَ (اس نے چھوڑا)۔

معتل بدو حرف: وہ اسم یا فعل ہے جس کے حروفِ اصلی میں دو حرفِ علت ہوں؛ جیسے: وَقٰی (اس نے بچایا)۔ اس کا دوسرا نام لفیف ہے۔

معتل بیک حرف کی تین قسمیں ہیں: معتلِ فا، معتلِ عین اور معتلِ لام۔

معتلِ فا: وہ اسم یا فعل ہے جس کے فا کلمہ کی جگہ حرفِ علت ہو؛ جیسے: وَعَدَ (اس نے وعدہ کیا)، یَسَرَ (وہ جوا کھیلا)، وَعْدٌ (وعدہ کرنا)، یَسْرٌ (جوا کھیلنا)۔ اِس کو مثال بھی کہتے ہیں۔

معتلِ عین: وہ اسم یا فعل ہے جس کے عین کلمہ کی جگہ حرفِ علت ہو؛ جیسے: قَالَ (اس نے کہا)، بَاعَ (اس نے بیچا)، بَابٌ (دروازہ)، نَابٌ (نوکیلا دانت)۔ اِس کو اجوف بھی کہتے ہیں۔

معتلِ لام: وہ اسم یا فعل ہے جس کے لام کلمہ کی جگہ حرفِ علت ہو؛ جیسے: دَعَا (اس نے بلایا) رَمٰی (اس نے پھینکا)، دَلْوٌ (ڈول)، ظَبْيٌ (ہرن)۔ اِس کو ناقص بھی کہتے ہیں۔

سبق (۵)

لفیف کی دو قسمیں ہیں: (۱) لفیفِ مفروق (۲) لفیفِ مقرون۔

لفیف مفروق: وہ اسم یا فعل ہے جس کے فا اور لام کلمہ کی جگہ حرفِ علت ہو؛ جیسے: وَشٰی (اس نے کپڑے میں نقش ونگار بنائے)، وَحْيٌ (خفیہ اشارہ)۔

لفیف مقرون: وہ اسم یا فعل ہے جس کے عین اور لام کلمہ کی جگہ حرفِ علت ہو[1]؛ جیسے:

---

(۱) مصنف کی یہ رائے صحیح نہیں؛ کیوں کہ وَیْلٌ اور یَوْمٌ لفیف مقرون ہیں، جب کہ ان کے فا اور عین کلمہ کی جگہ حرف علت ہے۔ صحیح تعریف یہ ہے: لفیف مقرون: وہ اسم یا فعل ہے جس میں دو حرف علت ایک ساتھ ملے ہوئے ہوں۔

طَوٰی (اُس نے لپیٹا)، طَيٌّ (لپیٹنا)۔

مضاعف: وہ اسم یا فعل ہے جس کے حروف اصلی میں سے دو حرف ایک جنس کے ہوں۔ اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) مضاعفِ ثلاثی (۲) مضاعفِ رباعی۔

مضاعف ثلاثی: وہ اسم یا فعل ہے جس کا عین اور لام کلمہ ایک جنس کا ہو؛ جیسے: فَرَّ (وہ بھاگا)، عَدٌّ (شمار کرنا)، یہ اصل میں فَرَرَ اور عَدْدٌ تھے۔

مضاعف رباعی: وہ اسم یا فعل ہے جس کا فا کلمہ اور لامِ اول اور عین کلمہ اور لامِ ثانی ایک جنس کا ہو؛ جیسے: زَلْزَلَ (اس نے ہلایا)، ذَبْذَبَةٌ (ہلانا، حرکت دینا)۔

سبق (۶)

مہموز کے قواعد

دوسری فصل: مہموز کی گردان کے بیان میں۔ جان لیجئے کہ مہموز کی گردان صحیح کی گردان کی طرح ہوتی ہے، سوائے چند مواقع کے جو اِن قواعد سے معلوم ہو جائیں گے۔[۱]

قاعدہ (۱): ہر وہ[۲] ہمزۂ منفردہ جو ساکن ہو- خواہ اسم میں ہو یا فعل میں- اُس کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ علت: یعنی فتحہ کے بعد الف، ضمہ کے بعد واؤ اور کسرہ کے بعد یاء سے بدلنا جائز ہے؛ جیسے: رَاسٌ[۳] (سر)، کَاسٌ (پیالی)، بُوسٌ[۴] (تنگ حالی)، ذِیبٌ[۵] (بھیڑیا)،

---

(۱) ہمزہ، حروفِ علت اور ایک جنس کے دو حرفوں میں ثقل کو دور کرنے کے لئے تبدیلی کی جاتی ہے، ہمزہ کی تبدیلی کو "تخفیف"، حروفِ علت کی تبدیلی کو "تعلیل" اور دو ہم جنس حرفوں میں سے ایک کو دوسرے میں داخل کر کے مشدد کرنے کو "ادغام" کہتے ہیں۔

(۲) ہمزہ میں تخفیف کے لئے شرط یہ ہے کہ ہمزہ شروع کلمہ میں نہ ہو، اگر ہمزہ شروع کلمہ میں ہوگا تو اس میں تخفیف نہیں ہوگی۔

(۳) رَاسٌ: اصل میں رَأْسٌ تھا، ہمزۂ منفردہ ساکنہ فتحہ کے بعد واقع ہوا؛ لہٰذا ہمزہ کو ماقبل کی حرکت: فتحہ کے موافق حرفِ علت: الف سے بدل دیا، رَاسٌ ہو گیا۔ یہی تخفیف کَاسٌ اور یَاخُذُ میں ہوگی۔

فائدہ: ہمزۂ منفردہ: وہ ہمزہ کہلاتا ہے جو کلمہ میں اکیلا ہو، اس کے ساتھ کوئی دوسرا ہمزہ نہ ہو۔

(۴) بُوسٌ: اصل میں بُؤْسٌ تھا، ہمزۂ منفردہ ساکنہ ضمہ کے بعد واقع ہوا؛ لہٰذا ہمزہ کو ماقبل کی حرکت: ضمہ کے موافق حرفِ علت: واؤ سے بدل دیا، بُوسٌ ہو گیا۔ یہی تخفیف یُوخَذُ میں ہوگی۔

(۵) ذِیبٌ: اصل میں ذِئْبٌ تھا، ہمزۂ منفردہ ساکنہ کسرہ کے بعد واقع ہوا؛ لہٰذا ہمزہ کو ماقبل کی حرکت: کسرہ کے موافق حرفِ علت: یاء سے بدل دیا، ذِیبٌ ہو گیا۔ یہی تخفیف بِیرٌ اور شِیتَ میں ہوگی۔

بِیرٌ (کنواں)، یَاخُذُ (وہ لیتا ہے یا لے گا)، یُوخَذُ (وہ لیا جاتا ہے یا لیا جائے گا)، شِیْتَ (تو نے چاہا)، یہ اصل میں رَأْسٌ، کَأْسٌ، بُؤْسٌ، ذِئْبٌ، بِئْرٌ، یَأْخُذُ، یُؤْخَذُ اور شِئْتَ تھے۔

سبق (۷)

قاعدہ (۲): جس جگہ دو ہمزہ شروع کلمہ میں جمع ہو جائیں، اور پہلا ہمزہ متحرک ہو اور دوسرا ساکن، تو وہاں دوسرے ہمزہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے بدلنا واجب ہے؛ جیسے: آمَنَ[۱] (اس نے امن دیا)، اُوْمِنَ (اس کو امن دیا گیا)، اِیْمَانًا (امن دینا)، یہ اصل میں أَأْمَنَ، أُؤْمِنَ اور إِئْمَانًا تھے۔

پہلے قاعدے میں ہمزہ کو حرفِ علت سے بدلنا بھی جائز ہے اور ظاہر کرنا بھی۔ اور دوسرے قاعدے میں ہمزہ کو حرفِ علت سے بدلنا واجب ہے، اور یہ حکم تمام ابواب میں عام ہے۔

قاعدہ (۳): اگر ہمزۂ منفردہ متحرک ہو اور اُس کا ماقبل ساکن[۲]، تو جائز ہے کہ ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدیں اور ہمزہ کو تخفیف کے لئے حذف کر دیں؛ جیسے: یَسَلُ[۳] (وہ سوال کرتا ہے)، قَدَفْلَحَ (وہ کامیاب ہو گیا ہے)، یہ اصل میں یَسْأَلُ اور قَدْ أَفْلَحَ تھے۔[۴]

---

(۱) آمَنَ: اصل میں أَأْمَنَ بروزنِ أَکْرَمَ تھا، دو ہمزہ شروع کلمہ میں جمع ہو گئے، اور اُن میں سے پہلا ہمزہ متحرک ہے اور دوسرا ساکن؛ لہٰذا دوسرے ہمزہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت: فتحہ کے موافق حرفِ علت: الف سے بدل دیا، آمَنَ ہو گیا۔ اُوْمِنَ اور اِیْمَانًا میں بھی اصل نکال کر، اسی طرح تخفیف کر لی جائے۔

(۲) بشرطیکہ ماقبل "مدہ زائدہ" اور "یائے تصغیر" کے علاوہ ہو۔ مدہ زائدہ: وہ واوٗ، یاء اور الف ساکن ہے جن کے ماقبل کی حرکت اُن کے موافق ہو، اور وہ کلمہ کا اصلی حرف نہ ہوں؛ جیسے: عَجُوْزٌ کا واوٗ، شَرِیْفَۃٌ کی یاء اور رِسَالَۃٌ کا الف۔ یائے تصغیر: وہ یائے ساکنہ ہے جو اسم مصغر میں آتی ہے؛ جیسے: اُفَیْئِسٌ اور رُجَیْلٌ کی یاء۔

(۳) یَسَلُ: اصل میں یَسْأَلُ بروزنِ یَفْتَحُ تھا، ہمزۂ منفردہ متحرک ہے اور اُس کا ماقبل ساکن؛ لہٰذا ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینے کے بعد، ہمزہ کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا، یَسَلُ ہو گیا۔ قَدَفْلَحَ میں بھی اصل نکال کر، اسی طرح تخفیف کر لی جائے۔

(۴) مصنف نے یہاں مہموز کے تمام قواعد نہیں لکھے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کچھ مزید ضروری قواعد لکھ دئے جائیں:

قاعدہ (۱): ہر وہ ہمزۂ منفردہ جو مفتوح ہو، اُس کو ضمہ کے بعد واوٗ اور کسرہ کے بعد یاء سے بدلنا جائز ہے؛ جیسے: جُوَنٌ (چمڑے سے مڑھی ہوئی ٹوکریاں)، مِیَرٌ (توشہ)، یہ اصل میں جُؤَنٌ اور مِئَرٌ تھے۔ =

سبق (۸)

تیسری فصل: معتل کی گردانوں کے بیان میں۔ جان لیجئے کہ حرفِ علت کو کلام عرب میں دشوار سمجھتے ہیں؛ اسی وجہ سے کبھی اس کو حذف کر دیتے ہیں، کبھی کسی دوسرے حرف سے بدل دیتے ہیں اور کبھی ساکن کر دیتے ہیں۔ اور حروفِ علت میں سب سے زیادہ دشوار واؤ ہے، اس کے بعد یاء ہے، اس کے بعد الف۔

الف: ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور بغیر زبان کے جھٹکے کے اداء ہوتا ہے؛ جیسے: مَا اور لَا۔

اور جو لفظ الف کی صورت میں متحرک ہو، یا ساکن ہو؛ مگر زبان کے جھٹکے کے ساتھ اداء ہوتا ہو وہ ہمزہ ہوگا؛ جیسے: أَمَرَ، سَأَلَ، قَرَأَ، رَأْسٌ، بُؤْسٌ، ذِئْبٌ.

واؤ: ضمہ کے مشابہ ہوتا ہے، الف: فتحہ کے مشابہ ہوتا ہے اور یاء: کسرہ کے مشابہ ہوتی ہے۔

جان لیجئے کہ معتلِ فا کی گردان صحیح کی گردان کی طرح ہوتی ہے، سوائے چند مواقع کے جن کو ہم یہاں بیان کریں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

= قاعدہ (۲): اگر دو ہمزۂ متحرکہ جمع ہو جائیں اور اُن میں سے ایک مکسور ہو، تو دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلنا واجب ہے؛ جیسے: جَاءٍ (آنے والا) اور أَيِمَّةٌ (اِمَامٌ کی جمع)، اور اگر دونوں میں سے کوئی ہمزہ مکسور نہ ہو، تو دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدلنا واجب ہے؛ جیسے: أَوَادِمُ (آدم کی جمع) اور أُوَمِّلُ (میں امید کرتا ہوں)، یہ اصل میں أَءَادِمُ اور أُأَمِّلُ تھے۔

قاعدہ (۳): ہر وہ ہمزۂ متحرکہ جو ''واؤ مدہ زائدہ''، یا ''یائے مدہ زائدہ''، یا ''یائے تصغیر'' کے بعد واقع ہو، اُس کو ماقبل کے ہم جنس حرف سے بدل کر، ماقبل کا اُس میں ادغام کرنا جائز ہے؛ جیسے: مَقْرُوَّةٌ (پڑھی ہوئی)، خَطِيَّةٌ (گناہ) أُفَيِّسٌ (چھوٹی کلہاڑیاں)، یہ اصل میں مَقْرُوْءَةٌ، خَطِيْئَةٌ اور أُفَيْئِسٌ تھے۔

قاعدہ (۴): جب ہمزہ ''الفِ مَفاعِل'' کے بعد، یاء سے پہلے واقع ہو، تو ہمزہ کو یائے مفتوحہ سے اور یاء کو الف سے بدل دیتے ہیں؛ جیسے: خَطَايَا خَطِيْئَةٌ کی جمع، یہ اصل میں خَطَايِئُ تھا، یاء الفِ جمع کے بعد، طرف سے پہلے واقع ہوئی؛ لہٰذا یاء کو ہمزہ سے بدل دیا، خَطَاءِءُ ہوگیا، اس کے بعد دوسرے ہمزہ کو ''جَاءٍ'' کے قاعدہ کے مطابق یاء سے بدل دیا، خَطَائِيُ ہوگیا، پھر اِس قاعدہ کے مطابق ہمزہ کو یائے مفتوحہ سے، اور یاء کو الف سے بدل دیا، خَطَايَا ہوگیا۔

قاعدہ (۵): جب ہمزۂ استفہام ہمزہ پر داخل ہو جائے، تو وہاں تین صورتیں جائز ہیں: (۱) ہمزہ کو اُس حرف سے بدل دیں جس کا تخفیف کا قاعدہ مقتضی ہو؛ جیسے: أَأُنْتُمْ سے أَوُنْتُمْ. (۲) ہمزہ میں تسہیل قریب یا تسہیل بعید کرلیں. (۳) دونوں ہمزاؤں کے درمیان الفِ متوسط لے آئیں؛ جیسے: أَأُنْتُمْ سے آأَنْتُمْ. دیکھئے: بندہ کی کتاب ''درسِ علم الصیغہ'' (ص: ۶۲-۶۴)

سبق (۹)

معتل کے قواعد

قاعدہ (۱): جب ’’بابِ فَعَلَ یَفْعِلُ‘‘ اور ’’بابِ فَعِلَ یَفْعِلُ‘‘ کا فاکلمہ واؤ ہو، تو وہ واؤ فعل مضارع میں گر جاتا ہے؛ جیسے: وَجَبَ (وہ ثابت ہوا)، یَجِبُ[1] (وہ ثابت ہوتا ہے)، وَمِقَ (اس نے محبت کی)، یَمِقُ (وہ محبت کرتا ہے)، یہ اصل میں یَوْجِبُ اور یَوْمِقُ تھے۔

قاعدہ (۲): ہر وہ واؤ جو یاء اور کسرۂ لازمہ کے درمیان واقع ہو، اور یاء کی حرکت واؤ کے مخالف ہو، تو وہ واؤ گر جاتا ہے؛ جیسے: یَعِدُ اور اُس کے نظائر۔

جب واؤ یَعِدُ سے گر جائے گا، تو تَعِدُ[2]، أَعِدُ اور نَعِدُ سے بھی گر جائے گا، تاکہ باب کا حکم مختلف نہ رہے، اگرچہ واؤ اِن میں یاء اور کسرۂ لازمہ کے درمیان نہیں ہے۔ اور یُوجِبُ میں واؤ نہیں گرے گا؛ اس لئے کہ یاء کی حرکت واؤ کے موافق ہے۔ اور جب واؤ یَعِدُ سے گر جائے گا تو جائز ہے کہ اُس کے مصدر سے بھی گر جائے؛ جیسے: یَعِدُ (وہ وعدہ کرتا ہے)، عِدَةً[3] (وعدہ کرنا)، یَزِنُ (وہ تولتا ہے)، زِنَةً (تولنا)۔[4]

---

(۱) یَجِبُ: اصل میں یَوْجِبُ بروزنِ یَضْرِبُ تھا، واؤ علامت مضارع یاء اور کسرۂ لازمہ کے درمیان واقع ہوا؛ لہٰذا واؤ کو حذف کر دیا، یَجِبُ ہو گیا۔ یہی تعلیل یَمِقُ اور یَعِدُ میں ہوگی۔

(۲) تَعِدُ: اصل میں تَوْعِدُ بروزنِ تَضْرِبُ تھا، چوں کہ یَعِدُ میں واؤ کو علامت مضارع یاء اور کسرۂ لازمہ کے درمیان واقع ہونے کی وجہ سے حذف کر دیا تھا؛ اس لئے باب کی موافقت کی غرض سے یہاں بھی واؤ کو حذف کر دیا، تَعِدُ ہو گیا۔ یہی تعلیل أَعِدُ اور نَعِدُ میں ہوگی۔

(۳) عِدَةٌ: اصل میں وِعْدٌ بروزن فِعْلٌ تھا، چوں کہ یَعِدُ فعل مضارع میں واؤ کو علامت مضارع یاء اور کسرۂ لازمہ کے درمیان واقع ہونے کی وجہ سے حذف کر دیا تھا؛ اس لئے باب کی موافقت کی غرض سے یہاں بھی واؤ کو حذف کر دیا، اور واؤ کے عوض آخر میں ’’تاء‘‘ زیادہ کر کے عین کلمہ کو کسرہ دیدیا، عِدَةٌ ہو گیا۔ یہی تعلیل زِنَةٌ میں ہوئی ہے۔

نوٹ: واضح رہے کہ یہ دونوں مصدر فاکلمہ کے فتحہ کے ساتھ فَعْلٌ کے وزن پر بھی آتے ہیں، اس صورت میں ان میں کوئی تعلیل نہیں ہوتی؛ بلکہ اپنی اصل پر وَعْدٌ اور وَزْنٌ استعمال ہوتے ہیں۔

(۴) یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یَهَبُ، یَسَعُ اور ان کے نظائر میں واؤ علامت مضارع یاء اور کسرۂ لازمہ کے درمیان نہیں ہے؛ لیکن اس کے باوجود ان میں واؤ کو حذف کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے صاحب ’’علم الصیغہ‘‘ نے =

سبق (۱۰)

قاعدہ (۳): تعلیل کے اعتبار سے فعل اصل ہے اور مصدر فرع، یہ کوفیین کے نزدیک ہے۔ اور بصریین کے نزدیک اشتقاق کے اعتبار سے مصدر اصل ہے اور فعل اس کی فرع۔[۱]

جب علمائے صرف فرع کو اصل کے برابر کرنا چاہتے ہیں، تو وہ ان کو تصحیح[۲] اور تعلیل میں ایک دوسرے پر قیاس کرتے ہیں؛ جیسے: قَامَ (وہ کھڑا ہوا)، قِیَامًا[۳] (کھڑا ہونا)، قَاوَمَ (اس نے مقابلہ کیا)، قِوَامًا (مقابلہ کرنا)۔ قِیَامًا میں واوَ: یاء سے بدل گیا؛ اس لئے کہ قَامَ میں واوَ الف سے بدلا ہوا ہے۔ اور قِوَامًا میں واوَ اپنی حالت پر باقی رہا؛ اس لئے کہ قَاوَمَ میں واوَ اپنی حالت پر باقی رہا ہے۔

قاعدہ (۴): ہر وہ واوَ جو ’’بابِ افعال‘‘ اور ’’بابِ استفعال‘‘ کے مصدر میں فا کلمہ کی جگہ

= اس کو اختیار نہیں کیا؛ بلکہ قاعدہ اس طرح بیان کیا ہے:

’’ہر وہ واوَ جو علامتِ مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان؛ یا علامتِ مضارع مفتوحہ اور ایسے کلمہ کے فتحہ کے درمیان واقع ہو جس کا ’’عین یا لام کلمہ‘‘ حرفِ حلقی ہو، تو وہ واوَ گر جاتا ہے؛ جیسے: یَعِدُ (وہ وعدہ کرتا ہے)، یَهَبُ (وہ ہبہ کرتا ہے)، یَسَعُ (وہ کشادہ ہوتا ہے)، یہ اصل میں یَوْعِدُ، یَوْهَبُ اور یَوْسَعُ تھے۔‘‘

لیکن صاحب ’’علم الصیغہ‘‘ نے قاعدہ کی جو تقریر اختیار کی ہے، وہ بھی جامع نہیں؛ اس لئے کہ لغت کی کتابوں میں وَأَمَ یَوْأَمُ، وَفَهَ یَوْفَهُ، وَجَعَ یَوْجَعُ، وَحِشَ یَوْحَشُ، وَرِعَ یَوْرَعُ، وَلِعَ یَوْلَعُ، وَهِمَ یَوْهَمُ، وَحِلَ یَوْحَلُ، وَضِعَ یَوْضَعُ، وَلِهَ یَوْلَهُ جیسے تیس سے زائد الفاظ ایسے ملتے ہیں جن کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہے، اور اُن میں واوَ علامتِ مضارع مفتوحہ اور فتحہ کے درمیان واقع ہے؛ لیکن اِس کے باوجود ان میں واوَ حذف نہیں ہوا۔

(۱) صاحب پنج گنج کا یہ کہنا کہ ’’کوفیین کے نزدیک تعلیل کے اعتبار سے فعل اصل ہے اور بصریین کے نزدیک اشتقاق کے اعتبار سے مصدر اصل ہے‘‘ صحیح نہیں؛ اس لئے کہ کوفیین اور بصریین کا اختلاف مطلق اصل اور فرع ہونے میں نہیں؛ بلکہ اشتقاق میں ہے کہ اشتقاق کے اعتبار سے فعل اصل ہے یا مصدر؟ کوفیین فعل کو اصل کہتے ہیں اور بصریین مصدر کو۔ صاحب علم الصیغہ کی تحقیق یہ ہے کہ اس سلسلے میں کوفیین کا مذہب صحیح ہے۔ دیکھئے: درسِ علم الصیغہ (ص: ۱۶۳-۱۶۷)

(۲) ’’تصحیح‘‘ کلمہ کو اپنی اصل حالت پر باقی رکھنے کو کہتے ہیں۔

(۳) قِیَامًا: اصل میں قِوَامًا تھا، واوَ مصدر کے عین کلمہ کی جگہ، کسرہ کے بعد واقع ہوا، اور اس کے فعل: قَامَ میں تعلیل ہوئی ہے؛ لہٰذا واوَ کو یاء سے بدل دیا، قِیَامًا ہوگیا۔

واقع ہو، وہ واؤ: یاء سے بدل جاتا ہے؛ جیسے: أَوْقَدَ (اس نے روشن کیا)، إِیْقَادًا [1] (روشن کرنا)، اِسْتَوْقَوْدَ (اس نے روشن کیا)، اِسْتِیْقَادًا (روشن کرنا)۔

سبق (۱۱)

قاعدہ (۵): ہر وہ واؤ جو ساکن ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو، وہ واؤ یاء سے بدل جاتا ہے؛ جیسے: مِیْزَانٌ [2] (ترازو) اور اِیْجَلْ (تو ڈر)، یہ اصل میں مِوْزَانٌ اور اِوْجَلْ تھے۔

قاعدہ (۶): ہر وہ یاء جو علامتِ مضارع مضموم کے بعد واقع ہو، وہ یاء واؤ سے بدل جاتی ہے جیسے: یُوْسِرُ (وہ مال دار ہوتا ہے)، یُوْقِنُ (وہ یقین کرتا ہے)، یہ اصل میں یُیْسِرُ اور یُیْقِنُ تھے۔

قاعدہ (۷): ہر وہ یاء جو ساکن ہو اور اُس کا ماقبل مضموم ہو، وہ یاء واؤ سے بدل جاتی ہے؛ جیسا کہ اوپر گذرا، یعنی یُوْسِرُ [3] اور یُوْقِنُ.

قاعدہ (۸): ہر وہ واؤ اور یائے اصلی جو "باب افتعال" کے فا کلمہ کی جگہ واقع ہوں، وہ تاء سے بدل کر، تائے افتعال میں مدغم ہو جاتی ہیں؛ جیسے: اِتَّقَدَ [4] (وہ روشن ہوا)، یَتَّقِدُ (وہ روشن ہوتا ہے)، اِتِّقَادًا (روشن ہونا)، اِتَّسَرَ (وہ جوا کھیلا)، یَتَّسِرُ (وہ جوا کھیلتا ہے) اِتِّسَارًا (جوا کھیلنا)، یہ اصل میں اِوْتَقَدَ، یَوْتَقِدُ، اِوْتِقَادًا، اِیْتَسَرَ، یَیْتَسِرُ اور اِیْتِسَارًا تھے۔

---

(۱) إِیْقَادًا: اصل میں إِوْقَادًا تھا، واؤ "باب افعال" کے مصدر میں فا کلمہ کی جگہ واقع ہوا؛ لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل دیا، إِیْقَادًا ہو گیا۔ یہی تعلیل اِسْتِیْقَادًا میں ہوگی؛ بس اتنا فرق ہے کہ یہ "باب استفعال" کا مصدر ہے۔

(۲) مِیْزَانٌ: اصل میں مِوْزَانٌ تھا، واؤ ساکن ہے اور اُس کا ماقبل مکسور؛ لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل دیا، مِیْزَانٌ ہو گیا۔ یہی تعلیل اِیْجَلْ امر حاضر میں ہوگی۔

(۳) یُوْسِرُ: اصل میں یُیْسِرُ بروزن یُکْرِمُ تھا، یاء ساکن ہے اور اُس کا ماقبل مضموم؛ لہٰذا یاء کو واؤ سے بدل دیا، یُوْسِرُ ہو گیا۔ یہی تعلیل یُوْقِنُ میں ہوگی۔

(۴) اِتَّقَدَ: اصل میں اِوْتَقَدَ بروزن اِجْتَنَبَ تھا، واؤ اصلی "باب افتعال" کے فا کلمہ کی جگہ واقع ہوا؛ لہٰذا واؤ کو تاء سے بدل کر اُس کا تائے افتعال میں ادغام کر دیا، اِتَّقَدَ ہو گیا۔ یہی تعلیل یَتَّقِدُ، اِتِّقَادًا، اِتَّسَرَ، یَتَّسِرُ، اِتِّسَارًا میں ہوگی؛ بس اتنا فرق ہے کہ اِتَّسَرَ، یَتَّسِرُ، اِتِّسَارًا میں یائے اصلی ہے۔

نوٹ: اِتَّخَذَ: میں جو یاء کو تاء سے بدل کر اُس کا "تائے افتعال" میں ادغام کیا گیا ہے، یہ خلافِ قیاس ہے؛ اس لئے کہ یہ یاء اصلی نہیں ہے؛ بلکہ ہمزہ کے بدلے میں آئی ہے؛ یہ اصل میں اِئْتَخَذَ تھا، مہموز کے قاعدہ (۲) کے مطابق دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل دیا، اِیْتَخَذَ ہو گیا، پھر خلافِ قیاس یاء کو تاء سے بدل کر، اُس کا "تائے افتعال" میں ادغام کر دیا، اِتَّخَذَ ہو گیا۔

سبق (۱۲)

اجوف کی گردانیں

تمام ابواب کے معتل عین (اجوف) کی گردانوں میں تعلیل وتغیر زیادہ ہوا ہے؛ سوائے ’’باب تفعیل‘‘، ’’باب تفعّل‘‘، ’’باب تفاعل‘‘ اور ’’باب مفاعلة‘‘ کے؛ اس لئے کہ اِن چاروں ابواب کی گردان صحیح کی گردان کی طرح ہوتی ہے۔ معتل عین کی گردان اِس انداز سے ہوگی:

باب فَعَلَ يَفْعُلُ سے اجوفِ واوی کی گردان: جیسے: اَلْقَوْلُ: کہنا۔

صرف صغیر: قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا، فهو قَائِلٌ، وقِيْلَ يُقَالُ قَوْلًا، فهو مَقُوْلٌ، الامر منه: قُلْ، والنهى عنه: لَا تَقُلْ، الظرف منه: مَقَالٌ، والآلة منه: مِقْوَلٌ ومِقْوَلَةٌ ومِقْوَالٌ، و تثنيتهما: مَقَالَانِ ومِقْوَلَان ومِقْوَلَتَانِ ومِقْوَالَانِ، والجمع منهما: مَقَاوِلُ ومَقَاوِيْلُ، أفعل التفضيل منه أَقْوَلُ، والمؤنث منه: قُوْلٰى، وتثنيتهما: أَقْوَلَانِ وقُوْلَيَانِ، والجمع منهما: أَقْوَلُوْنَ وأَقَاوِلُ وقُوَلٌ وقُوْلَيَاتٌ.

سبق (۱۳)

بحث اثبات فعل ماضی معروف: قَالَ، قَالَا، قَالُوْا، قَالَتْ، قَالَتَا، قُلْنَ، قُلْتَ، قُلْتُمَا، قُلْتُمْ، قُلْتِ، قُلْتُمَا، قُلْتُنَّ، قُلْتُ، قُلْنَا.

قَالَ: (کہا اس ایک مرد نے) اصل میں قَوَلَ بروزن نَصَرَ تھا، واؤ متحرک ماقبل مفتوح؛ لہٰذا واؤ کو الف سے بدل دیا، قَالَ ہوگیا؛ اس لئے کہ قاعدہ ہے کہ:

ہر وہ واؤ اور یاء جو متحرک ہوں اور اُن کا ماقبل مفتوح ہو، اور کلمہ مفرد کے ساتھ التباس سے محفوظ ہو[1]، اور اُس کلمے میں کوئی دوسری تعلیل اِس طرح کی نہ ہوئی ہو، اور وہ کلمہ اُس واؤ اور یاء کے معنی میں نہ ہو جن کو اپنی اصلی حالت پر باقی رکھنا ضروری ہے[2]، نیز مصدر اور جمع نہ ہو[3]، تو اُس

---

(۱) یعنی ایسا نہ ہو کہ اگر اس میں تعلیل کردی جائے تو یہ پتہ نہ چل پائے کہ وہ مفرد ہے یا تثنیہ۔

(۲) یعنی وہ کلمہ رنگ اور عیب کے معنی میں نہ ہو۔

(۳) یہاں مصدر سے وہ مصدر مراد ہے جو فَعَلَانٌ کے وزن پر ہو۔ اور جمع سے وہ جمع مراد ہے جو فَعَلَةٌ کے وزن پر ہو۔

واؤاور یاء کوالف سے بدل دیتے ہیں[۱]؛ جیسے: قَالَ (اس نے کہا)، بَاعَ (اس نے بیچا)، بَابٌ (دروازہ)، نَابٌ (نوکیلا دانت)، دَعَا (اس نے بلایا)، رَمٰی (اس نے پھینکا)، عَصَا (لاٹھی) اور هُدٰی (ہدایت)۔[۲]

دَعَوَا میں واؤ اور رَمَیَا میں یاء الف سے نہیں بدلے؛ اس لیے کہ یہ مفرد کے ساتھ التباس سے محفوظ نہیں ہیں۔[۳] اور طَوٰی اور رَوٰی میں واؤ الف سے نہیں بدلا؛ اس لئے کہ اِن میں دوسری تعلیل اِس طرح کی ہوئی ہے۔ اور عَوِرَ میں واؤ اور صَیِدَ اور عَیِنَ میں یاء الف سے نہیں بدلے؛ اس لئے کہ یہ اِعْوَرَّ، اِصْیَدَّ اور اِعْیَنَّ کے معنی میں ہیں۔ اور دَوَرَانٌ اور جَوَلَانٌ میں واؤ الف سے نہیں بدلا؛ اس لئے کہ یہ مصدر ہیں۔ اور حَوَكَةٌ اور شَوَكَةٌ میں واؤ الف سے نہیں بدلا؛ اس لئے کہ یہ جمع ہیں۔

---

(۱) اِس طرح کے "الف" کے بعد اگر کوئی ساکن حرف یا فعلِ ماضی کی تائے تانیث واقع ہو، گو تائے تانیث متحرک ہو، تو وہ الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جاتا ہے؛ جیسے: دَعَتْ، دَعَتَا دَعَوْا. مگر ماضی معروف کے صیغوں میں جمع مؤنث غائب سے آخر تک، الف کو حذف کرنے کے بعد، معتل عین واوی مفتوح العین اور مضموم العین میں فاکلمہ کو ضمہ دیدیتے ہیں جیسے: قُلْنَ اور طُلْن. اور معتل عین یائی میں مطلقاً، اور واوی مکسور العین میں فاکلمہ کو کسرہ دیدیتے ہیں؛ جیسے: بِعْنَ اور خِفْنَ.

فائدہ: صاحب پنج گنج نے اِس قاعدے کی تمام شرائط بیان نہیں کی، باقی شرائط یہ ہیں:

(۱) وہ واؤ اور یاء فاکلمہ نہ ہوں؛ جیسے: تَوَفّٰی. (۲) لفیف کا عین کلمہ نہ ہوں؛ جیسے: طَوٰی (اس نے لپیٹا)، حَیِیَ (وہ زندہ ہوا)۔ (۳) "الفِ تثنیہ" سے پہلے نہ ہوں؛ جیسے: دَعَوَا (اُن دو مردوں نے بلایا)، رَمَیَا (اُن دو مردوں نے پھینکا)۔ (۴) مدہ زائدہ سے پہلے نہ ہوں؛ جیسے: طَوِیْلٌ (لمبا)، غَیُوْرٌ (غیرت مند)، غَیَابَةٌ (پست زمین)۔ (۵) یائے مشدد اور نونِ تاکید سے پہلے نہ ہوں؛ جیسے: عَلَوِیٌّ اور اِخْشَیِنَّ. (۶) فَعَلٰی کے وزن پر نہ ہو؛ جیسے: صَوَرٰی (پانی کے ایک چشمہ کا نام)۔ (۷) افتعال بمعنی تفاعل نہ ہو؛ جیسے: اِجْتَوَرَ (وہ دوسرے کے پڑوس میں ہوا)، یہ تَجَاوَرَ کے معنی میں ہے، اِعْتَوَرَ (اس نے باری باری لیا)، یہ تَعَاوَرَ کے معنی میں ہے۔ یہ شرط واؤ کے ساتھ خاص ہے، یاء کو الف سے بدلنے کے لیے اِس شرط کا پایا جانا ضروری نہیں۔ [دیکھئے: شذا العرف، ص: ۱۶۳] (۸) وہ واؤ اور یاء ملحق کا عین کلمہ نہ ہوں (۹) "الف جمع" سے پہلے نہ ہوں۔ (۱۰) عین کلمہ ہونے کی صورت میں، کسی حرفِ صحیح سے بدلے ہوئے نہ ہوں، (۱۱) جس فعل میں وہ واقع ہوں، اُس سے ماضی، مضارع اور امر کی گردانیں آتی ہوں۔

(۲) جو تعلیل قَالَ میں ہوئی ہے، وہی آگے قَالَتَا تک ہوگی۔

(۳) یعنی اگر ان میں تعلیل کی گئی، تو یہ واحد کے صیغوں کے مشابہ ہو جائیں گے، پتہ نہیں چل پائے گا کہ یہ تثنیہ کے صیغے ہیں یا واحد کے۔

سبق (۱۴)

قُلْنَ: (کہا اُن سب عورتوں نے ......) اصل میں قَوَلْنَ بروزنِ نَصَرْنَ تھا، قَوَلْنَ سے نقل کرکے قَوُلْنَ میں لے آئے، واؤ ضمہ کے مشابہ تھا؛ لہٰذا واؤ پر دوسرا ضمہ[1] دشوار سمجھ کر، ضمہ نقل کرکے ماقبل کو دیدیا، قُوْلْنَ ہوگیا، واؤ اور لام دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے واؤ کو حذف کردیا، قُلْنَ ہوگیا۔

سوال: قَوَلْنَ سے نقل کرکے قَوُلْنَ میں کیوں لائے؟

جواب: اس لئے کہ یہاں واؤ چاہتا ہے کہ الف سے بدل کر حذف ہوجائے؛ لیکن واؤ کے حذف پر دلالت کرنے والی کوئی چیز نہیں تھی؛ لہٰذا ضمہ لے آئے تاکہ وہ واؤ کے حذف پر دلالت کرے۔ اِس کے دوسرے نظائر کو اسی پر قیاس کرلیا جائے۔[2]

دوسری تعلیل: قُلْنَ: اصل میں قَوَلْنَ بروزنِ نَصَرْنَ تھا، واؤ متحرک ہے ماقبل مفتوح؛ لہٰذا واؤ کو الف سے بدل دیا، قَالْنَ ہوگیا، الف اور لام دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کردیا، قَلْنَ ہوگیا، پھر معتلِ عین واوی مفتوح العین ہونے کی وجہ سے فا کلمہ قاف کو ضمہ دیدیا، قُلْنَ ہوگیا۔[3]

سبق (۱۵)

بحث اثبات فعل ماضی مجہول: قِیْلَ، قِیْلَا، قِیْلُوْا، قِیْلَتْ، قِیْلَتَا، قُلْنَ، قُلْتَ قُلْتُمَا، قُلْتُمْ، قُلْتِ، قُلْتُمَا، قُلْتُنَّ، قُلْتُ، قُلْنَا۔

قِیْلَ: (کہا گیا وہ ایک مرد) اصل میں قُوِلَ بروزنِ نُصِرَ تھا، واؤ حرفِ علت ضعیف ہے اور کسرہ حرکتِ قوی، حرفِ علت ضعیف حرکتِ قوی کو برداشت نہیں کرسکتا؛ لہٰذا واؤ پر کسرہ دشوار سمجھ کر، ماقبل کی حرکت دور کرنے کے بعد، کسرہ نقل کرکے ماقبل کو دیدیا، قِوْلَ ہوگیا، پھر ماقبل کے

---

(۱) یہاں واؤ کی ضمہ کے ساتھ مشابہت کو مستقل ضمہ قرار دے کر، واؤ کے ضمہ کو دوسرا ضمہ کہا گیا ہے۔

(۲) چوں کہ مصنف نے مذکورہ بالا قاعدہ پورا بیان نہیں کیا؛ اس لئے یہاں سوال وجواب کی ضرورت پیش آئی، اگر قاعدہ پورا بیان کرتے (جیسا کہ صاحب علم الصیغہ نے کیا ہے) تو اس سوال وجواب کی ضرورت پیش نہ آتی۔

(۳) یہی تعلیل آگے قُلْنَا تک ہوگی۔

مکسور ہو جانے کی وجہ سے واؤ کو یاء سے بدل دیا، قِيْلَ ہو گیا۔[۱] (یہی تعلیل قِيْلَتَا تک ہو گی)

فائدہ: قُلْنَ: (کہی گئی وہ سب عورتیں) اصل میں قُوِلْنَ بروزنِ نُصِرْنَ تھا، واؤ فعلِ ماضی مجہول کے عین کلمہ کی جگہ واقع ہوا؛ لہٰذا ماقبل کو ساکن کرنے کے بعد واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی، پھر ماقبل کے مکسور ہو جانے کی وجہ سے واؤ کو یاء سے بدل دیا، قِيْلْنَ ہو گیا، یاء اور لام دو ساکن جمع ہو گئے؛ اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا، قِلْنَ ہو گیا، پھر معتلِ عین واوی مفتوح العین ہونے کی وجہ سے فا کلمہ کو ضمہ دیدیا، قُلْنَ ہو گیا۔ (یہی تعلیل قُلْنَا تک ہو گی)

سبق (۱۶)

بحث اثبات فعل مضارع معروف: يَقُوْلُ، يَقُوْلَانِ، يَقُوْلُوْنَ، تَقُوْلُ، تَقُوْلَانِ يَقُلْنَ، تَقُوْلُ، تَقُوْلَانِ، تَقُوْلُوْنَ، تَقُوْلِيْنَ، تَقُوْلَانِ، تَقُلْنَ، أَقُوْلُ، نَقُوْلُ.

يَقُوْلُ: (کہتا ہے یا کہے گا وہ ایک مرد) اصل میں يَقْوُلُ بروزنِ يَنْصُرُ تھا، باب کی

---

(۱) **قاعدہ:** ہر وہ واؤ اور یائے متحرکہ جو فعل ماضی مجہول کے عین کلمہ کی جگہ واقع ہوں، ماقبل کو ساکن کرنے کے بعد، اُن کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدیتے ہیں، پھر واؤ کو یاء سے بدل دیتے ہیں؛ جیسے: قِيْلَ، بِيْعَ، اُخْتِيْرَ، اُنْقِيْدَ بِهٖ. اور یہ بھی جائز ہے کہ واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیئے بغیر، واؤ اور یاء کو ساکن کر دیں، اس صورت میں یاء کو واؤ سے بدل دیں گے؛ جیسے: قُوْلَ، بُوْعَ، اُخْتُوْرَ اُنْقُوْدَ. نیز واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینے کی صورت میں ضمہ کا فا کلمہ کے کسرہ کے ساتھ اشمام بھی جائز ہے، اشمام یہ ہے کہ قِيْلَ اور بِيْعَ کو اس طرح اداء کریں کہ "قاف" اور "باء" کے کسرہ میں ضمہ کی بو پائی جائے۔ اس قاعدہ میں شرط یہ ہے کہ ماضی معروف میں تعلیل ہوئی ہو؛ لہٰذا اُعْتُوِرَ میں تعلیل نہیں کریں گے؛ اس لئے کہ اس کی ماضی معروف: اِعْتَوَرَ میں تعلیل نہیں ہوئی ہے۔

جب یہ "یاء" جمع مؤنث غائب سے لے کر آخر تک کے صیغوں میں، اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہو جائے، تو معتل عین واوی مفتوح العین اور مضموم العین میں فا کلمہ کو ضمہ دیدیتے ہیں؛ جیسے: قُلْتُ. اور معتل عین یائی میں مطلقاً، اور واوی مکسور العین میں فا کلمہ میں کوئی تغیر نہیں کرتے؛ جیسے: بِعْتُ اور خِفْتُ، ایسا کرنے کے بعد معروف اور مجہول کے صیغے صورۃً ایک طرح کے ہو جائیں گے۔ اس قاعدے کے اعتبار سے قِيْلَ میں اس طرح تعلیل ہو گی:

قِيْلَ: اصل میں قُوِلَ بروزن نُصِرَ تھا، واؤ متحرک فعل ماضی مجہول کے عین کلمہ کی جگہ واقع ہوا؛ لہٰذا ماقبل کو ساکن کرنے کے بعد، واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی، قِوْلَ ہو گیا، پھر بقاعدہ "مِيْزَانٌ" واؤ کو یاء سے بدل دیا، قِيْلَ ہو گیا۔

موافقت کے لئے واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی، یَقُوْلُ ہوگیا۔[1] اگر باب کی موافقت پیشِ نظر نہ ہوتی، تو یَقْوُلُ میں تعلیل نہ ہوتی؛ اس لئے کہ اگر واؤ اور یاء کا ماقبل ساکن ہو تو واؤ اور یاء پر حرکت دشوار نہیں سمجھتے ہیں؛ بلکہ اُس واؤ اور یاء کا حکم وہی ہوتا ہے جو حرفِ صحیح کا حکم ہے؛ جیسے: دَلْوٌ (ڈول) اور ظَبْیٌ (ہرن)۔[2]

سبق (۱۷)

بحث اثبات فعل مضارع مجہول: یُقَالُ، یُقَالَانِ، یُقَالُوْنَ، تُقَالُ، تُقَالَانِ، یُقَلْنَ، تُقَالُ، تُقَالَانِ، تُقَالُوْنَ، تُقَالِیْنَ، تُقَالَانِ، تُقَلْنَ، أُقَالُ، نُقَالُ.

یُقَالُ: (کہا جاتا ہے یا کہا جائے گا وہ ایک مرد) اصل میں یُقْوَلُ بروزنِ یُنْصَرُ تھا، (واؤ متحرک ماقبل حرفِ صحیح ساکن؛ لہٰذا) واؤ کا فتحہ نقل کر کے ماقبل قاف کو دیدیا، واؤ اصل میں

---

(۱) مصنف کی یہ رائے صحیح نہیں؛ اس لئے کہ یَقُوْلُ میں تعلیل باب کی موافقت کے لئے نہیں؛ بلکہ مندرجہ ذیل قاعدے کے مطابق کی گئی ہے:

قاعدہ: اگر واؤ اور یاء متحرک ہوں اور اُن کا ماقبل حرفِ صحیح ساکن، اور وہ واؤ اور یاء مصدر میں ''الف ساکن'' سے ملے ہوئے نہ ہوں، تو (''قَالَ'' کے قاعدہ میں ذکر کردہ شرائط کے ساتھ) اُس واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدیتے ہیں، پھر اگر وہ حرکت فتحہ ہو تو اُس واؤ اور یاء کو الف سے بدل دیتے ہیں؛ جیسے: یُقَالُ، یُبَاعُ، یہ اصل میں یُقْوَلُ اور یُبْیَعُ تھے۔ اور اگر وہ حرکت ضمہ یا کسرہ ہو، تو اُس واؤ اور یاء کو اپنی حالت پر باقی رکھتے ہیں، الف سے نہیں بدلتے؛ جیسے: یَقُوْلُ، یَبِیْعُ، یہ اصل میں یَقْوُلُ اور یَبْیِعُ تھے۔

اس طرح کے واؤ اور یاء کے بعد اگر کوئی ساکن حرف ہو، تو ضمہ اور کسرہ کی صورت میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے اُس واؤ اور یاء کو حذف کردیتے ہیں؛ جیسے: یَقُلْنَ اور یَبِعْنَ. اور فتحہ کی صورت میں اُن کے بدلے میں آئے ہوئے الف کو حذف کردیتے ہیں؛ جیسے: یُقَلْنَ اور یُبَعْنَ.

کلمہ کا اسم تفضیل، اسم آلہ، فعلِ تعجب یا ملحقات میں سے ہونا نقلِ حرکت کے لئے مانع ہے؛ اسی لئے اَقْوَلُ، مِقْوَلٌ مَا اَقْوَلَهٗ، اَقْوِلْ بِهٖ، شَرْیَفَ اور جَهْوَرَ میں واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو نہیں دی گئی۔

(۲) دوسری تعلیل: یَقْوُلُ: اصل میں یَقْوُلُ بروزنِ یَنْصُرُ تھا، واؤ متحرک ہے ماقبل حرف صحیح ساکن؛ لہٰذا واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی، یَقُوْلُ ہوگیا۔ یَقُلْن اور تَقُلْن کے علاوہ باقی تمام صیغوں میں یہی تعلیل ہوگی۔

یَقُلْنَ: اصل میں یَقْوُلْنَ بروزنِ یَنْصُرْنَ تھا، واؤ متحرک ہے ماقبل حرف صحیح ساکن؛ لہٰذا واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی، یَقُوْلْنَ ہوگیا، واؤ اور لام دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے واؤ کو حذف کردیا، یَقُلْنَ ہوگیا یہی تعلیل تَقُلْنَ میں ہوگی۔

متحرک تھا، اب اُس کا ماقبل مفتوح ہوگیا؛ لہٰذا واؤ کو الف سے بدل دیا، **یُقَالُ** ہوگیا۔[۱]

سوال: **یُقْوَلُ** کے واؤ کا فتحہ نقل کر کے قاف کو کیوں دیا؟

جواب: اِس وجہ سے کہ فعل مجہول فعل معروف سے بنایا جاتا ہے، جب فعل معروف میں واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی گئی ہے، تو فعل مجہول میں بھی واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی جائے گی، تاکہ دونوں کا حکم یکساں ہو جائے۔[۲]

سبق (۱۸)

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف: **لَنْ یَّقُوْلَ، لَنْ یَقُوْلَا، لَنْ یَّقُوْلُوْا، لَنْ تَقُوْلَ، لَنْ تَقُوْلَا، لَنْ یَّقُلْنَ، لَنْ تَقُوْلَ، لَنْ تَقُوْلَا، لَنْ تَقُوْلُوْا، لَنْ تَقُوْلِیْ، لَنْ تَقُوْلَا، لَنْ تَقُلْنَ، لَنْ أَقُوْلَ، لَنْ نَقُوْلَ.**[۳]

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجہول: **لَنْ یُّقَالَ، لَنْ یُّقَالَا، لَنْ یُّقَالُوْا، لَنْ تُقَالَ، لَنْ تُقَالَا، لَنْ یُّقَلْنَ، لَنْ تُقَالَ، لَنْ تُقَالَا، لَنْ تُقَالُوْا، لَنْ تُقَالِیْ، لَنْ تُقَالَا، لَنْ تُقَلْنَ، لَنْ أُقَالَ، لَنْ نُقَالَ.**

بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع معروف: **لَمْ یَقُلْ**[۴]**، لَمْ یَقُوْلَا، لَمْ یَقُوْلُوْا، لَمْ**

---

(۱) **یُقَلْنَ** اور **تُقَلْنَ** کے علاوہ باقی تمام صیغوں میں یہی تعلیل ہوگی۔

یُقَلْنَ: اصل میں **یُقْوَلْنَ** بروزنِ **یُنْصَرْنَ** تھا، واؤ متحرک ہے ماقبل حرف صحیح ساکن؛ لہٰذا واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی، واؤ اصل میں متحرک تھا، اب اس کا ماقبل مفتوح ہوگیا؛ لہٰذا واؤ کو الف سے بدل دیا، **یُقَالْنَ** ہوگیا، الف اور لام دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا، **یُقَلْنَ** ہوگیا۔ یہی تعلیل **تُقَلْنَ** میں ہوگی۔

(۲) **یُقَالُ** میں تعلیل فعل معروف کی موافقت کے لئے نہیں کی گئی؛ بلکہ اس قاعدے کے مطابق کی گئی ہے جو گذشتہ صفحہ کے حاشیہ نمبر (۱) میں لکھا گیا ہے۔

(۳) اسمائے مشتقہ سے پہلے افعال کی جتنی گردانیں ہیں، اُن میں معروف کے صیغوں میں مضارع معروف کی طرح، اور مجہول کے صیغوں میں مضارع مجہول کی طرح تعلیل کر لی جائے۔

(۴) **لَمْ یَقُلْ:** اصل میں **لَمْ یَقْوُلْ** بروزن **لَمْ یَنْصُرْ** تھا، واؤ متحرک ہے ماقبل حرف صحیح ساکن؛ لہٰذا واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی، **لَمْ یَقُوْلْ** ہوگیا، واؤ اور لام دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے واؤ کو حذف کر دیا، **لَمْ یَقُلْ** ہوگیا۔ **لَمْ تَقُلْ، لَمْ أَقُلْ** اور **لَمْ نَقُلْ** میں بھی اسی طرح تعلیل کر لی جائے۔

تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ يَقُلْنَ، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ تَقُوْلُوْا، لَمْ تَقُوْلِيْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ تَقُلْنَ، لَمْ أَقُلْ، لَمْ نَقُلْ.

بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع مجہول: لَمْ يُقَلْ[1]، لَمْ يُقَالَا، لَمْ يُقَالُوْا، لَمْ تُقَلْ، لَمْ تُقَالَا، لَمْ يُقَلْنَ، لَمْ تُقَلْ، لَمْ تُقَالَا، لَمْ تُقَالُوْا، لَمْ تُقَالِيْ، لَمْ تُقَالَا، لَمْ تُقَلْنَ، لَمْ أُقَلْ، لَمْ نُقَلْ.

جان لیجئے کہ جس جگہ معتل عین میں لام کلمہ ساکن ہو، وہاں عین کلمہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہوجاتا ہے؛ جیسے: لَمْ يَقُلْ (اس نے نہیں کہا)، لَمْ يَبِعْ (اس نے نہیں بیچا)، لَا تَقُلْ (تو مت کہہ)، لِيَقُلْ (چاہئے کہ وہ کہے)، قُلْ، (تو کہہ)، قُلْنَ (تم سب عورتیں کہو)، لِيَقُلْنَ (چاہئے کہ وہ سب عورتیں کہیں)۔

سبق (۱۹)

بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف: لَيَقُوْلَنَّ، لَيَقُوْلَانِّ، لَيَقُوْلُنَّ، لَتَقُوْلَنَّ، لَتَقُوْلَانِّ، لَيَقُلْنَانِّ، لَتَقُوْلَنَّ، لَتَقُوْلَانِّ، لَتَقُوْلُنَّ، لَتَقُوْلِنَّ، لَتَقُوْلَانِّ، لَتَقُلْنَانِّ، لَأَقُوْلَنَّ، لَنَقُوْلَنَّ.

بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل مجہول: لَيُقَالَنَّ، لَيُقَالَانِّ، لَيُقَالُنَّ، لَتُقَالَنَّ، لَتُقَالَانِّ، لَيُقَلْنَانِّ، لَتُقَالَنَّ، لَتُقَالَانِّ، لَتُقَالُنَّ، لَتُقَالِنَّ، لَتُقَالَانِّ، لَتُقَلْنَانِّ، لَأُقَالَنَّ، لَنُقَالَنَّ.

بحث لام تاکید بانون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل معروف: لَيَقُوْلَنْ، لَيَقُوْلُنْ، لَتَقُوْلَنْ، لَتَقُوْلَنْ، لَتَقُوْلُنْ، لَتَقُوْلِنْ، لَأَقُوْلَنْ، لَنَقُوْلَنْ.

---

[1] لَمْ يُقَلْ: اصل میں لَمْ يُقْوَلْ بروزنِ لَمْ يُنْصَرْ تھا، واؤ متحرک ہے ماقبل حرف صحیح ساکن؛ لہٰذا واؤ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیدی، واؤ اصل میں متحرک تھا، اب اس کا ماقبل مفتوح ہوگیا؛ لہٰذا واؤ کو الف سے بدل دیا، لَمْ يُقَالْ ہوگیا، الف اور لام دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کردیا، لَمْ يُقَلْ ہوگیا۔ اسی طرح لَمْ تُقَلْ، لَمْ أُقَلْ اور لَمْ نُقَلْ میں تعلیل کرلی جائے۔

بحث لام تاکید با نون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل مجہول: لَيُقَالَنْ، لَيُقَالُنْ، لَتُقَالَنْ، لَتُقَالَنْ، لَتُقَالُنْ، لَتُقَالِنْ، لَأُقَالَنْ، لَنُقَالَنْ.

سبق (۲۰)

بحث امر حاضر معروف: قُلْ(۱)، قُوْلَا، قُوْلُوْا، قُوْلِیْ، قُوْلَا، قُلْنَ.

بحث امر حاضر مجہول: لِتُقَلْ، لِتُقَالَا، لِتُقَالُوْا، لِتُقَالِیْ، لِتُقَالَا، لِتُقَلْنَ.

بحث امر غائب و متکلم معروف: لِیَقُلْ، لِیَقُوْلَا، لِیَقُوْلُوْا، لِتَقُلْ، لِتَقُوْلَا، لِیَقُلْنَ، لِأَقُلْ، لِنَقُلْ.

بحث امر غائب و متکلم مجہول: لِیُقَلْ، لِیُقَالَا، لِیُقَالُوْا، لِتُقَلْ، لِتُقَالَا، لِیُقَلْنَ، لِأُقَلْ، لِنُقَلْ.

بحث امر حاضر معروف با نون ثقیلہ: قُوْلَنَّ، قُوْلَانِّ، قُوْلُنَّ، قُوْلِنَّ، قُوْلَانِّ، قُلْنَانِّ.

بحث امر حاضر مجہول با نون ثقیلہ: لِتُقَالَنَّ، لِتُقَالَانِّ، لِتُقَالُنَّ، لِتُقَالِنَّ، لِتُقَالَانِّ، لِتُقَلْنَانِّ.

بحث امر غائب و متکلم معروف با نون ثقیلہ: لِیَقُوْلَنَّ، لِیَقُوْلَانِّ، لِیَقُوْلُنَّ، لِتَقُوْلَنَّ، لِتَقُوْلَانِّ، لِیَقُلْنَانِّ، لِأَقُوْلَنَّ، لِنَقُوْلَنَّ.

بحث امر غائب و متکلم مجہول با نون ثقیلہ: لِیُقَالَنَّ، لِیُقَالَانِّ، لِیُقَالُنَّ، لِتُقَالَنَّ، لِتُقَالَانِّ، لِیُقَلْنَانِّ، لِأُقَالَنَّ، لِنُقَالَنَّ.

بحث امر حاضر معروف با نون خفیفہ: قُوْلَنْ، قُوْلُنْ، قُوْلِنْ.

بحث امر حاضر مجہول با نون خفیفہ: لِتُقَالَنْ، لِتُقَالُنْ، لِتُقَالِنْ.

بحث امر غائب و متکلم معروف با نون خفیفہ: لِیَقُوْلَنْ، لِیَقُوْلُنْ، لِتَقُوْلَنْ، لِأَقُوْلَنْ، لِنَقُوْلَنْ.

---

(۱) قُلْ : اصل میں اُقْوُلْ بروزن اُنْصُرْ تھا، واؤ متحرک ماقبل حرفِ صحیح ساکن؛ لہٰذا واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی اُقُوْلْ ہوگیا، واؤ اور لام دو ساکن جمع ہو گئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے واؤ کو حذف کردیا، اُقُلْ ہوگیا، پھر ابتدا بالسکون کے ختم ہوجانے کی وجہ سے ہمزۂ وصل کی ضرورت نہ رہی؛ لہٰذا شروع سے ہمزۂ وصل کو بھی حذف کردیا، قُلْ ہوگیا۔

بحث امر غائب ومتکلم مجہول بانون خفیفہ: لِیُقَالَنْ، لِیُقَالُنْ، لِتُقَالَنْ، لِأُقَالَنْ، لِنُقَالَنْ.

سبق (۲۱)

بحث نہی حاضر معروف: لَاتَقُلْ، لَاتَقُوْلَا، لَا تَقُوْلُوْا، لَا تَقُوْلِیْ، لَاتَقُوْلَا، لَا تَقُلْنَ.

بحث نہی حاضر مجہول: لَاتُقَلْ، لَاتُقَالَا، لَا تُقَالُوْا، لَاتُقَالِیْ، لَاتُقَالَا، لَاتُقَلْنَ.

بحث نہی غائب ومتکلم معروف: لَایَقُلْ، لَایَقُوْلَا، لَایَقُوْلُوْا، لَاتَقُلْ، لَاتَقُوْلَا، لَا يَقُلْنَ، لَاأَقُلْ، لَانَقُلْ.

بحث نہی غائب ومتکلم مجہول: لَایُقَلْ، لَایُقَالَا، لَایُقَالُوْا، لَاتُقَلْ، لَاتُقَالَا، لَا يُقَلْنَ، لَا أُقَلْ، لَانُقَلْ.

بحث نہی حاضر معروف بانون ثقیلہ: لَاتَقُوْلَنَّ، لَاتَقُوْلَانِّ، لَاتَقُوْلُنَّ، لَاتَقُوْلِنَّ، لَا تَقُوْلَانِّ، لَاتَقُلْنَانِّ .

بحث نہی حاضر مجہول بانون ثقیلہ: لَاتُقَالَنَّ، لَاتُقَالَانِّ، لَاتُقَالُنَّ، لَاتُقَالِنَّ، لَا تُقَالَانِّ، لَاتُقَلْنَانِّ.

بحث نہی غائب ومتکلم معروف بانون ثقیلہ: لَایَقُوْلَنَّ، لَایَقُوْلَانِّ، لَایَقُوْلُنَّ، لَاتَقُوْلَنَّ، لَاتَقُوْلَانِّ، لَایَقُلْنَانِّ، لَاأَقُوْلَنَّ، لَانَقُوْلَنَّ.

بحث نہی غائب ومتکلم مجہول بانون ثقیلہ: لَایُقَالَنَّ، لَایُقَالَانِّ، لَایُقَالُنَّ، لَاتُقَالَنَّ، لَاتُقَالَانِّ، لَایُقَلْنَانِّ، لَاأُقَالَنَّ، لَانُقَالَنَّ.

بحث نہی حاضر معروف بانون خفیفہ: لَاتَقُوْلَنْ، لَاتَقُوْلُنْ، لَاتَقُوْلِنْ.

بحث نہی حاضر مجہول بانون خفیفہ: لَاتُقَالَنْ، لَاتُقَالُنْ، لَاتُقَالِنْ.

بحث نہی غائب ومتکلم معروف بانون خفیفہ: لَایَقُوْلَنْ، لَایَقُوْلُنْ، لَا تَقُوْلَنْ، لَاأَقُوْلَنْ، لَانَقُوْلَنْ.

بحث نہی غائب ومتکلم مجہول بانون خفیفہ: لَایُقَالَنْ، لَایُقَالُنْ، لَاتُقَالَنْ، لَاأُقَالَنْ، لَانُقَالَنْ.

سبق (۲۲)

بحث اسم فاعل: قَائِلٌ، قَائِلَانِ، قَائِلُوْنَ، قَائِلَةٌ، قَائِلَتَانِ، قَائِلَاتٌ.

بحث اسم مفعول: مَقُوْلٌ، مَقُوْلَانِ، مَقُوْلُوْنَ، مَقُوْلَةٌ، مَقُوْلَتَانِ، مَقُوْلَاتٌ.

بحث اسم ظرف: مَقَالٌ، مَقَالَانِ، مَقَاوِلُ.

بحث اسم آلہ: مِقْوَلٌ، مِقْوَلَانِ، مَقَاوِلُ، مِقْوَلَةٌ، مِقْوَلَتَانِ، مَقَاوِلُ، مِقْوَالٌ، مِقْوَالَانِ، مَقَاوِيْلُ.[1]

بحث اسم تفضیل: أَقْوَلُ، أَقْوَلَانِ، أَقْوَلُوْنَ، أَقَاوِلُ. قُوْلٰی، قُوْلَیَانِ، قُوْلَیَاتٌ، قُوَلٌ.

قَائِلٌ: (کہنے والا ایک مرد) اصل میں قَاوِلٌ بروزن نَاصِرٌ تھا، واؤ قربِ طرف میں ’’الف زائدہ‘‘ کے بعد واقع ہوا؛ لہٰذا واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا، قَائِلٌ ہوگیا۔

اس لئے کہ قاعدہ ہے کہ: ’’ہر وہ واؤ اور یاء جو طرف یا قربِ طرف میں ’’الف زائدہ‘‘ کے بعد واقع ہو، وہ واؤ اور یاء ہمزہ سے بدل جاتے ہیں؛ جیسے: قَائِلٌ (کہنے والا ایک مرد)، بَائِعٌ (بیچنے والا ایک مرد)، دُعَاءٌ (بلانا)، بِنَاءٌ (عمارت)، إِعْلَاءٌ (بلند کرنا)، اِسْتِعْلَاءٌ (بلندی کو طلب کرنا)، یہ اصل میں قَاوِلٌ، بَايِعٌ، دُعَاوٌ، بِنَايٌ، إِعْلَاوٌ اور اِسْتِعْلَاوٌ تھے۔‘‘

مَقُوْلٌ: (کہا ہوا ایک مرد......) اصل میں مَقْوُوْلٌ بروزن مَنْصُوْرٌ تھا، واؤ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن؛ لہٰذا واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل قاف کو دیدی، مَقُوْوْلٌ ہوگیا، واؤ اور واؤ دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے ایک واؤ کو حذف کردیا، مَقُوْلٌ ہوگیا۔

بعض حضرات پہلے واؤ کو حذف کرتے ہیں؛ اس لئے کہ دوسرا واؤ علامت کا ہے اور علامت کو حذف نہیں کیا جاتا۔ اور بعض حضرات دوسرے واؤ کو حذف کرتے ہیں؛ اس لئے کہ وہ زائد ہے اور زائد حذف کئے جانے کے زیادہ لائق ہے۔[2]

---

(۱) اسم آلہ اور اسم تفضیل مذکر کے واحد و تثنیہ کے صیغوں میں اگرچہ واؤ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے؛ لیکن اس کے باوجود یہاں واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو اس لئے نہیں دی گئی کہ ’’کلمہ کا اسم آلہ اور اسم تفضیل ہونا‘‘ نقل حرکت کے لئے مانع ہے۔

(۲) صاحب علم الصیغہ کی رائے یہ ہے کہ اس طرح کے مواقع میں پہلے واؤ کو حذف کیا جائے گا۔

سبق (۲۳)

باب فَعَلَ یَفْعِلُ سے اجوفِ یائی کی گردان: جیسے: اَلْبَیْعُ: خریدنا، بیچنا۔

صرف صغیر: بَاعَ یَبِیْعُ بَیْعًا، فَهُوَ بَائِعٌ، وَبِیْعَ یُبَاعُ بَیْعًا، فَهُوَ مَبِیْعٌ، الامر منه بِعْ، والنهی عنه: لَاتَبِعْ، الظرف منه: مَبِیْعٌ، والآلة منه: مِبْیَعٌ ومِبْیَعَةٌ ومِبْیَاعٌ، و تثنیتهما: مَبِیْعَانِ ومِبْیَعَانِ ومِبْیَعَتَانِ ومِبْیَاعَانِ، والجمع منهما: مَبَایِعُ ومَبَایِیْعُ، افعل التفضیل منه: أَبْیَعُ، والمؤنث منه: بُوْعٰی، وتثنیتهما: أَبْیَعَانِ وبُوْعَیَانِ، و الجمع منهما: أَبْیَعُوْنَ وأَبَایِعُ وبُیَعٌ وبُوْعَیَاتٌ.

سبق (۲۴)

بحث اثبات فعل ماضی معروف: بَاعَ، بَاعَا، بَاعُوْا، بَاعَتْ، بَاعَتَا، بِعْنَ، بِعْتَ، بِعْتُمَا، بِعْتُمْ، بِعْتِ، بِعْتُمَا، بِعْتُنَّ، بِعْتُ، بِعْنَا.

بحث اثبات فعل ماضی مجہول: بِیْعَ، بِیْعَا، بِیْعُوْا، بِیْعَتْ، بِیْعَتَا، بِعْنَ، بِعْتَ، بِعْتُمَا، بِعْتُمْ، بِعْتِ، بِعْتُمَا، بِعْتُنَّ، بِعْتُ، بِعْنَا.

بحث اثبات فعل مضارع معروف: یَبِیْعُ، یَبِیْعَان، یَبِیْعُوْنَ، تَبِیْعُ، تَبِیْعَانِ، یَبِعْنَ، تَبِیْعُ، تَبِیْعَانِ، تَبِیْعُوْنَ، تَبِیْعِیْنَ، تَبِیْعَانِ، تَبِعْنَ، أَبِیْعُ، نَبِیْعُ.

بحث اثبات فعل مضارع مجہول: یُبَاعُ، یُبَاعَانِ، یُبَاعُوْنَ، تُبَاعُ، تُبَاعَانِ، یُبَعْنَ، تُبَاعُ، تُبَاعَانِ، تُبَاعُوْنَ، تُبَاعِیْنَ، تُبَاعَانِ، تُبَعْنَ، أُبَاعُ، نُبَاعُ.

بِعْنَ: (بیچا ان سب عورتوں نے......) اصل میں بَیَعْنَ بروزن ضَرَبْنَ تھا، بَیَعْنَ سے نقل کر کے بَیِعْنَ میں لے آئے، یاء کسرہ کے مشابہ تھی؛ لہٰذا یاء پر دوسرا کسرہ دشوار سمجھ کر، ماقبل کی حرکت دور کرنے کے بعد، کسرہ نقل کر کے ماقبل کو دیدیا، بِیْعْنَ ہوگیا، یاء اور عین دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا، بِعْنَ ہوگیا۔[1]

---

[1] (۱) **دوسری تعلیل:** بِعْنَ: اصل میں بَیَعْنَ بروزن ضَرَبْنَ تھا، یاء متحرک ماقبل مفتوح؛ لہٰذا یاء کو الف سے بدل دیا، بَاعْنَ ہوگیا، الف اور عین دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا، بَعْنَ ہوگیا، پھر معتل عین یائی ہونے کی وجہ سے فاکلمہ: باء کو کسرہ دیدیا، بِعْنَ ہوگیا۔

بِیْعَ: (بیچا گیا وہ ایک مرد......) اصل میں بُیِعَ بروزن ضُرِبَ تھا، یاء کسرہ کے مشابہ تھی، لہٰذا یاء پر دوسرا کسرہ دشوار سمجھ کر، ماقبل کی حرکت دور کرنے کے بعد، کسرہ نقل کرکے ماقبل کو دیدیا، بِیْعَ ہوگیا۔ (یہی تعلیل بِیْعَتَا تک ہوگی)[۱]

یَبِیْعُ: اصل میں یَبْیِعُ تھا، اس کی تعلیل یَقُوْلُ کی طرح ہوگی۔ **یُبَاعُ** اصل میں یُبْیَعُ تھا، اس کی تعلیل یُقَالُ کی طرح ہوگی۔

سبق (۲۵)

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف: لَنْ یَّبِیْعَ، لَنْ یَّبِیْعَا، لَنْ یَّبِیْعُوْا، لَنْ تَبِیْعَ، لَنْ تَبِیْعَا، لَنْ یَّبِعْنَ، لَنْ تَبِیْعَ، لَنْ تَبِیْعَا، لَنْ تَبِیْعُوْا، لَنْ تَبِیْعِیْ، لَنْ تَبِیْعَا، لَنْ تَبِعْنَ، لَنْ أَبِیْعَ، لَنْ نَبِیْعَ.

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجهول: لَنْ یُّبَاعَ، لَنْ یُّبَاعَا، لَنْ یُّبَاعُوْا، لَنْ تُبَاعَ، لَنْ تُبَاعَا، لَنْ یُّبَعْنَ، لَنْ تُبَاعَ، لَنْ تُبَاعَا، لَنْ تُبَاعُوْا، لَنْ تُبَاعِیْ، لَنْ تُبَاعَا، لَنْ تُبَعْنَ، لَنْ أُبَاعَ، لَنْ نُبَاعَ.

بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع معروف: لَمْ یَبِعْ، لَمْ یَبِیْعَا، لَمْ یَبِیْعُوْا، لَمْ تَبِعْ، لَمْ تَبِیْعَا، لَمْ یَبِعْنَ، لَمْ تَبِعْ، لَمْ تَبِیْعَا، لَمْ تَبِیْعُوْا، لَمْ تَبِیْعِیْ، لَمْ تَبِیْعَا، لَمْ تَبِعْنَ، لَمْ أَبِعْ، لَمْ نَبِعْ.

بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع مجهول: لَمْ یُبَعْ، لَمْ یُبَاعَا، لَمْ یُبَاعُوْا، لَمْ تُبَعْ، لَمْ تُبَاعَا، لَمْ یُبَعْنَ، لَمْ تُبَعْ، لَمْ تُبَاعَا، لَمْ تُبَاعُوْا، لَمْ تُبَاعِیْ، لَمْ تُبَاعَا، لَمْ تُبَعْنَ، لَمْ أُبَعْ، لَمْ نُبَعْ.

بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف: لَیَبِیْعَنَّ، لَیَبِیْعَانِّ، لَیَبِیْعُنَّ،

---

(۱) **دوسری تعلیل**: بِیْعَ: اصل میں بُیِعَ بروزن ضُرِبَ تھا، یاء متحرک فعل ماضی مجہول کے عین کلمہ کی جگہ واقع ہوئی؛ لہٰذا یاء کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیدی، بِیْعَ ہوگیا۔

بِعْنَ: (مجہول) اصل میں بُیِعْنَ بروزن ضُرِبْنَ تھا، یاء متحرک فعل ماضی مجہول کے عین کلمہ کی جگہ واقع ہوئی؛ لہٰذا یاء کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیدی، بِیْعْنَ ہوگیا، یاء اور عین دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کردیا، بِعْنَ ہوگیا۔ یہی تعلیل بِعْنَا تک ہوگی۔

لَتَبِیْعَنَّ، لَتَبِیْعَانِّ، لَیَبِعْنَانِّ، لَتَبِیْعَنَّ، لَتَبِیْعَانِّ، لَتَبِیْعُنَّ، لَتَبِیْعِنَّ، لَتَبِیْعَانِّ، لَتَبِعْنَانِّ، لَأَبِیْعَنَّ، لَنَبِیْعَنَّ.

بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل مجہول: لَیُبَاعَنَّ، لَیُبَاعَانِّ، لَیُبَاعُنَّ، لَتُبَاعَنَّ، لَتُبَاعَانِّ، لَیُبَعْنَانِّ، لَتُبَاعَنَّ، لَتُبَاعَانِّ، لَتُبَاعُنَّ، لَتُبَاعِنَّ، لَتُبَاعَانِّ، لَتُبَعْنَانِّ، لَأُبَاعَنَّ، لَنُبَاعَنَّ.

بحث لام تاکید با نون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل معروف: لَیَبِیْعَنْ، لَیَبِیْعُنْ، لَتَبِیْعَنْ، لَتَبِیْعَنْ، لَتَبِیْعُنْ، لَتَبِیْعِنْ، لَأَبِیْعَنْ، لَنَبِیْعَنْ.

بحث لام تاکید با نون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل مجہول: لَیُبَاعَنْ، لَیُبَاعُنْ، لَتُبَاعَنْ، لَتُبَاعَنْ، لَتُبَاعُنْ، لَتُبَاعِنْ، لَأُبَاعَنْ، لَنُبَاعَنْ.

سبق (۲۶)

بحث امر حاضر معروف: بِعْ[ا]، بِیْعَا، بِیْعُوْا، بِیْعِیْ، بِیْعَا، بِعْنَ.

بحث امر حاضر مجہول: لِتُبَعْ، لِتُبَاعَا، لِتُبَاعُوْا، لِتُبَاعِیْ، لِتُبَاعَا، لِتُبَعْنَ.

بحث امر غائب و متکلم معروف: لِیَبِعْ، لِیَبِیْعَا، لِیَبِیْعُوْا، لِتَبِعْ، لِتَبِیْعَا، لِیَبِعْنَ، لِأَبِعْ، لِنَبِعْ.

بحث امر غائب و متکلم مجہول: لِیُبَعْ، لِیُبَاعَا، لِیُبَاعُوْا، لِتُبَعْ، لِتُبَاعَا، لِیُبَعْنَ، لِأُبَعْ، لِنُبَعْ.

بحث امر حاضر معروف با نون ثقیلہ: بِیْعَنَّ، بِیْعَانِّ، بِیْعُنَّ، بِیْعِنَّ، بِیْعَانِّ، بِعْنَانِّ.

بحث امر حاضر مجہول با نون ثقیلہ: لِتُبَاعَنَّ، لِتُبَاعَانِّ، لِتُبَاعُنَّ، لِتُبَاعِنَّ، لِتُبَاعَانِّ،

(ا) بِعْ: اصل میں اِبْیِعْ بروزن اِضْرِبْ تھا، یاء متحرک ہے ماقبل حرف صحیح ساکن؛ لہٰذا یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی، اِبِیْعْ ہوگیا، یاء اور عین دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا، اِبِعْ ہوگیا، پھر ابتداء بالسکون کے ختم ہوجانے کی وجہ سے شروع میں ہمزۂ وصل کی ضرورت نہ رہی؛ لہٰذا شروع سے ہمزۂ وصل کو بھی حذف کر دیا، بِعْ ہوگیا۔

لِتُبَعْنَانِّ.

بحث امر غائب ومتکلم معروف با نون ثقیلہ: لِيَبِيْعَنَّ، لِيَبِيْعَانِّ، لِيَبِيْعُنَّ، لِتَبِيْعَنَّ، لِتَبِيْعَانِّ، لِيَبِعْنَانِّ، لِأَبِيْعَنَّ، لِنَبِيْعَنَّ.

بحث امر غائب ومتکلم مجہول با نون ثقیلہ: لِيُبَاعَنَّ، لِيُبَاعَانِّ، لِيُبَاعُنَّ، لِتُبَاعَنَّ، لِتُبَاعَانِّ، لِيُبَعْنَانِّ، لِأُبَاعَنَّ، لِنُبَاعَنَّ.

بحث امر حاضر معروف با نون خفیفہ: بِيْعَنْ، بِيْعُنْ، بِيْعِنْ.

بحث امر حاضر مجہول با نون خفیفہ: لِتُبَاعَنْ، لِتُبَاعُنْ، لِتُبَاعِنْ.

بحث امر غائب ومتکلم معروف با نون خفیفہ: لِيَبِيْعَنْ، لِيَبِيْعُنْ، لِتَبِيْعَنْ، لِأَبِيْعَنْ، لِنَبِيْعَنْ.

بحث امر غائب ومتکلم مجہول با نون خفیفہ: لِيُبَاعَنْ، لِيُبَاعُنْ، لِتُبَاعَنْ، لِأُبَاعَنْ، لِنُبَاعَنْ.

سبق (۲۷)

بحث نہی حاضر معروف: لَاتَبِعْ، لَاتَبِيْعَا، لَاتَبِيْعُوْا، لَاتَبِيْعِيْ، لَاتَبِيْعَا، لَاتَبِعْنَ.

بحث نہی حاضر مجہول: لَاتُبَعْ، لَاتُبَاعَا، لَاتُبَاعُوْا، لَاتُبَاعِيْ، لَاتُبَاعَا، لَاتُبَعْنَ.

بحث نہی غائب ومتکلم معروف: لَايَبِعْ، لَايَبِيْعَا، لَايَبِيْعُوْا، لَاتَبِعْ، لَاتَبِيْعَا، لَايَبِعْنَ، لَاأَبِعْ، لَانَبِعْ.

بحث نہی غائب ومتکلم مجہول: لَايُبَعْ، لَايُبَاعَا، لَايُبَاعُوْا، لَاتُبَعْ، لَاتُبَاعَا، لَايُبَعْنَ لَاأُبَعْ، لَانُبَعْ.

بحث نہی حاضر معروف با نون ثقیلہ: لَاتَبِيْعَنَّ، لَاتَبِيْعَانِّ، لَاتَبِيْعُنَّ، لَاتَبِيْعِنَّ، لَاتَبِيْعَانِّ، لَاتَبِعْنَانِّ.

بحث نہی حاضر مجہول با نون ثقیلہ: لَاتُبَاعَنَّ، لَاتُبَاعَانِّ، لَاتُبَاعُنَّ، لَاتُبَاعِنَّ، لَاتُبَاعَانِّ، لَاتُبَعْنَانِّ.

بحث نہی غائب ومتکلم معروف بانون ثقیلہ: لَایَبِیْعَنَّ، لَایَبِیْعَانِّ، لَایَبِیْعُنَّ، لَاتَبِیْعَنَّ، لَاتَبِیْعَانِّ، لَایَبِعْنَانِّ، لَاأَبِیْعَنَّ، لَانَبِیْعَنَّ.

بحث نہی غائب ومتکلم مجہول بانون ثقیلہ: لَایُبَاعَنَّ، لَایُبَاعَانِّ، لَایُبَاعُنَّ، لَاتُبَاعَنَّ، لَاتُبَاعَانِّ، لَایُبَعْنَانِّ، لَاأُبَاعَنَّ، لَانُبَاعَنَّ.

بحث نہی حاضر معروف بانون خفیفہ: لَا تَبِیْعَنْ، لَاتَبِیْعُنْ، لَاتَبِیْعِنْ.

بحث نہی حاضر مجہول بانون خفیفہ: لَاتُبَاعَنْ، لَاتُبَاعُنْ، لَاتُبَاعِنْ.

بحث نہی غائب ومتکلم معروف بانون خفیفہ: لَا یَبِیْعَنْ، لَایَبِیْعُنْ، لَا تَبِیْعَنْ، لَا أَبِیْعَنْ، لَانَبِیْعَنْ.

بحث نہی غائب ومتکلم مجہول بانون خفیفہ: لَا یُبَاعَنْ، لَایُبَاعُنْ، لَاتُبَاعَنْ، لَا أُبَاعَنْ، لَانُبَاعَنْ.

سبق (۲۸)

بحث اسم فاعل: بَائِعٌ، بَائِعَانِ، بَائِعُوْنَ، بَائِعَةٌ، بَائِعَتَانِ، بَائِعَاتٌ.

بحث اسم مفعول: مَبِیْعٌ، مَبِیْعَانِ، مَبِیْعُوْنَ، مَبِیْعَةٌ، مَبِیْعَتَانِ، مَبِیْعَاتٌ.

بحث اسم ظرف: مَبِیْعٌ، مَبِیْعَانِ، مَبَایِعُ.

بحث اسم آلہ: مِبْیَعٌ، مِبْیَعَانِ، مَبَایِعُ، مِبْیَعَةٌ، مِبْیَعَتَانِ، مَبَایِعُ، مِبْیَاعٌ، مِبْیَاعَانِ، مَبَایِیْعُ.

بحث اسم تفضیل: أَبْیَعُ، أَبْیَعَانِ، أَبْیَعُوْنَ، أَبَایِعُ. بُوْعٰی[۱] بُوْعَیَانِ، بُوْعَیَاتٌ، بُیَعٌ.

بَائِعٌ: (بیچنے والا ایک مرد......) اصل میں بَایِعٌ بروزن ضَارِبٌ تھا، یاء قرب طرف میں ''الف زائدہ'' کے بعد واقع ہوئی؛ لہٰذا یاء کو ہمزہ سے بدل دیا، بَائِعٌ ہوگیا۔

مَبِیْعٌ: (بیچا ہوا ایک مرد......) اصل میں مَبْیُوْعٌ بروزن مَضْرُوْبٌ تھا، مَبْیُوْعٌ سے نقل کر کے مَبُیْوْعٌ میں لے آئے، پھر واؤ ساکن ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے واؤ کو یاء سے بدل دیا، مَبُیْیٌعٌ ہوگیا، اس کے بعد یاء کا کسرہ نقل کر کے ماقبل کو دیدیا، مَبِیْیْعٌ ہوگیا، یاء اور یاء دو ساکن جمع

---

(۱) بُوْعٰی: اصل میں بُیْعٰی بروزن ضُرْبٰی تھا، یاء ساکن غیر مدغم ضمہ کے بعد واقع ہوئی؛ لہٰذا یاء کو واؤ سے بدل دیا، بُوْعٰی ہوگیا۔ یہی تعلیل بُوْعَیَان اور بُوْعَیَاتٌ میں ہوگی۔

ہوگئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے پہلی یاء کو حذف کردیا، مَبِیْعٌ ہوگیا۔[1]

سبق (۲۹)

باب فَعِلَ یَفْعَلُ سے اجوف واوی کی گردان: جیسے: الخَوْفُ: ڈرنا۔

صرف صغیر: خَافَ یَخَافُ خَوْفًا، فهو خَائِفٌ، وخِیْفَ یُخَافُ خَوْفًا، فهو مَخُوْفٌ، الامر منه: خَفْ، والنهي عنه: لَاتَخَفْ، الظرف منه: مَخَافٌ، والآلة منه مِخْوَفٌ ومِخْوَفَةٌ ومِخْوَافٌ، وتثنيتهما: مَخَافَانِ ومِخْوَفَانِ ومِخْوَفَتَانِ و مِخْوَافَانِ، و الجمع منهما: مَخَاوِفُ ومَخَاوِیْفُ، افعل التفضيل منه: أَخْوَفُ، و المؤنث منه: خُوْفٰی، و تثنيتهما: أَخْوَفَانِ وخُوْفَیَانِ، والجمع منهما: أَخْوَفُوْنَ و أَخَاوِفُ وخُوَفٌ و خُوْفَیَاتٌ.

سبق (۳۰)

بحث اثبات فعل ماضی معروف: خَافَ، خَافَا، خَافُوْا، خَافَتْ، خَافَتَا، خِفْنَ، خِفْتَ، خِفْتُمَا، خِفْتُمْ، خِفْتِ، خِفْتُمَا، خِفْتُنَّ، خِفْتُ، خِفْنَا.

بحث اثبات فعل ماضی مجہول: خِیْفَ، خِیْفَا، خِیْفُوْا، خِیْفَتْ، خِیْفَتَا، خِفْنَ، خِفْتَ، خِفْتُمَا، خِفْتُمْ، خِفْتِ، خِفْتُمَا، خِفْتُنَّ، خِفْتُ، خِفْنَا.

خَافَ: (ڈرا وہ ایک مرد......) اصل میں خَوِفَ بروزن سَمِعَ تھا، واؤ متحرک ماقبل مفتوح؛ لہٰذا واؤ کو الف سے بدل دیا، خَافَ ہوگیا۔ (یہی تعلیل خَافَتَا تک ہوگی)

خِفْنَ: (ڈریں وہ سب عورتیں......) اصل میں خَوِفْنَ بروزن سَمِعْنَ تھا، واؤ حرفِ علت ضعیف ہے اور کسرہ حرکتِ قوی، حرف علتِ ضعیف حرکتِ قوی کو برداشت نہیں کرسکتا؛ لہٰذا

---

[1] (۱) **دوسری تعلیل:** مَبِیْعٌ: اصل میں مَبْیُوْعٌ بروزنِ مَضْرُوْبٌ تھا، یاء متحرک ہے ماقبل حرف صحیح ساکن؛ لہٰذا یاء کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیدی، مَبُیْوْعٌ ہوگیا، یاء ساکن غیر مدغم ضمہ کے بعد واقع ہوئی؛ لہٰذا یاء کو واؤ سے بدل دیا، مَبُوْوْعٌ ہوگیا، واؤ اور واؤ دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے پہلے واؤ کو (جو کہ یاء کے بدلہ میں آیا تھا) حذف کردیا، مَبُوْعٌ ہوگیا، پھر فا کلمہ: باء کو کسرہ دیدیا، تاکہ یاء کے حذف پر دلالت کرے، مَبِوْعٌ ہوگیا، اب واؤ ساکن غیر مدغم کسرہ کے بعد واقع ہوگیا؛ لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل دیا، مَبِیْعٌ ہوگیا۔

واؤ پر کسرہ دشوار سمجھ کر، ماقبل کی حرکت دور کرنے کے بعد، کسرہ نقل کر کے ماقبل کو دیدیا، خِوْفْنَ ہوگیا، پھر واؤ ساکن ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے واؤ کو یاء سے بدل دیا، خِیْفْنَ ہوگیا، یاء اور فاء دو ساکن جمع ہو گئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا، خِفْنَ ہوگیا۔[1]

سبق (۳۱)

بحث اثبات فعل مضارع معروف: یَخَافُ، یَخَافَانِ، یَخَافُوْنَ، تَخَافُ تَخَافَانِ، یَخَفْنَ، تَخَافُ تَخَافَانِ، تَخَافُوْنَ، تَخَافِیْنَ، تَخَافَانِ، تَخَفْنَ، أَخَافُ نَخَافُ.

بحث اثبات فعل مضارع مجہول: یُخَافُ، یُخَافَانِ، یُخَافُوْنَ، تُخَافُ، تُخَافَانِ یُخَفْنَ، تُخَافُ، تُخَافَانِ، تُخَافُوْنَ، تُخَافِیْنَ، تُخَافَانِ، تُخَفْنَ، أُخَافُ، نُخَافُ .

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف: لَنْ یَّخَافَ، لَنْ یَّخَافَا، لَنْ یَّخَافُوْا، لَنْ تَخَافَ، لَنْ تَخَافَا، لَنْ یَّخَفْنَ، لَنْ تَخَافَ، لَنْ تَخَافَا، لَنْ تَخَافُوْا، لَنْ تَخَافِیْ، لَنْ تَخَافَا، لَنْ تَخَفْنَ، لَنْ أَخَافَ، لَنْ نَخَافَ.

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجہول: لَنْ یُّخَافَ، لَنْ یُّخَافَا، لَنْ یُّخَافُوْا، لَنْ تُخَافَ، لَنْ تُخَافَا، لَنْ یُّخَفْنَ، لَنْ تُخَافَ، لَنْ تُخَافَا، لَنْ تُخَافُوْا، لَنْ تُخَافِیْ، لَنْ تُخَافَا، لَنْ تُخَفْنَ، لَنْ أُخَافَ، لَنْ نُخَافَ.

یَخَافُ : (ڈرتا ہے یا ڈرے گا وہ ایک مرد......) اصل میں یَخْوَفُ بروزن یَسْمَعُ تھا، واؤ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن؛ لہٰذا واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی، واؤ اصل میں متحرک تھا اب اُس کا ماقبل مفتوح ہوگیا؛ لہٰذا واؤ کو الف سے بدل دیا، یَخَافُ ہوگیا۔[2]

اور باقی صیغوں کو اسی طرح سمجھ لیجئے۔

---

(۱) **دوسری تعلیل**: خِفْنَ: اصل میں خَوِفْنَ بروزن سَمِعْنَ تھا، واؤ متحرک ماقبل مفتوح؛ لہٰذا واؤ کو الف سے بدل دیا، خَافْنَ ہوگیا، الف اور فاء دو ساکن جمع ہو گئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا، خَفْنَ ہوگیا، پھر معتل عین واوی مکسور العین ہونے کی وجہ سے فاکلمہ: خاء کو کسرہ دیدیا، خِفْنَ ہوگیا۔ یہی تعلیل خِفْنَا تک ہوگی۔

خِیْفَ: میں وہ تعلیل ہوگی جو قِیْلَ میں ہوئی ہے، اور خِفْنَ (مجہول) میں وہ تعلیل ہوگی جو قُلْنَ (مجہول) میں ہوئی ہے۔

(۲) یَخَفْنَ اور تَخَفْنَ کے علاوہ باقی تمام صیغوں میں یہی تعلیل ہوگی۔ یَخَفْنَ اور تَخَفْنَ میں یُقَلْنَ اور تُقَلْنَ =

سبق (۳۲)

بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع معروف: لَمْ يَخَفْ[1]، لَمْ يَخَافَا، لَمْ يَخَافُوْا، لَمْ تَخَفْ، لَمْ تَخَافَا ، لَمْ يَخَفْنَ، لَمْ تَخَفْ، لَمْ تَخَافَا ، لَمْ تَخَافُوْا، لَمْ تَخَافِيْ، لَمْ تَخَافَا، لَمْ تَخَفْنَ، لَمْ أَخَفْ، لَمْ نَخَفْ.

بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع مجہول: لَمْ يُخَفْ، لَمْ يُخَافَا، لَمْ يُخَافُوْا، لَمْ تُخَفْ، لَمْ تُخَافَا،لَمْ يُخَفْنَ، لَمْ تُخَفْ، لَمْ تُخَافَا، لَمْ تُخَافُوْا، لَمْ تُخَافِيْ، لَمْ تُخَافَا، لَمْ تُخَفْنَ،لَمْ أُخَفْ، لَمْ نُخَفْ.

بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف: لَيَخَافَنَّ، لَيَخَافَانِّ لَيَخَافُنَّ، لَتَخَافَنَّ، لَتَخَافَانِّ، لَيَخَفْنَانِّ، لَتَخَافَنَّ، لَتَخَافَانِّ، لَتَخَافُنَّ، لَتَخَافِنَّ، لَتَخَافَانِّ، لَتَخَفْنَانِّ، لَأَخَافَنَّ، لَنَخَافَنَّ .

بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل مجہول: لَيُخَافَنَّ، لَيُخَافَانِّ لَيُخَافُنَّ، لَتُخَافَنَّ، لَتُخَافَانِّ، لَيُخَفْنَانِّ، لَتُخَافَنَّ، لَتُخَافَانِّ، لَتُخَافُنَّ، لَتُخَافِنَّ، لَتُخَافَانِّ، لَتُخَفْنَانِّ، لَأُخَافَنَّ، لَنُخَافَنَّ .

بحث لام تاکید با نون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل معروف: لَيَخَافَنْ، لَيَخَافُنْ، لَتَخَافَنْ، لَتَخَافَنْ، لَتَخَافُنْ، لَتَخَافِنْ، لَأَخَافَنْ، لَنَخَافَنْ .

بحث لام تاکید با نون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل مجہول: لَيُخَافَنْ، لَيُخَافُنْ، لَتُخَافَنْ، لَتُخَافَنْ، لَتُخَافُنْ، لَتُخَافِنْ، لَأُخَافَنْ، لَنُخَافَنْ .

= کی طرح تعلیل کرلی جائے۔ آگے اسمائے مشتقہ سے پہلے افعال کی جتنی گردانیں آرہی ہیں، خواہ معروف کی گردانیں ہوں یا مجہول کی، اُن سب میں وہی تعلیل ہوگی جو یہاں مضارع معروف میں ہوئی ہے۔

[1] لَمْ يَخَفْ: اصل میں لَمْ يَخْوَفْ بروزن لَمْ يَسْمَعْ تھا، واؤ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن؛ لہٰذا واؤ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیدی، واؤ اصل میں متحرک تھا، اب اس کا ماقبل مفتوح ہوگیا؛ لہٰذا واؤ کو الف سے بدل دیا، لَمْ يَخَافْ ہوگیا، الف اور فاء دو ساکن جمع ہوگئے: اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کردیا، لَمْ يَخَفْ ہوگیا۔ یہی تعلیل لَمْ تَخَفْ، لَمْ أَخَفْ، لَمْ نَخَفْ، لَمْ يُخَفْ، لَمْ تُخَفْ، لَم أُخَفْ اور لَمْ نُخَفْ میں ہوئی ہے۔

سبق (۳۴)

بحث امر حاضر معروف: خَفْ(۱) خَافَا، خَافُوْا، خَافِيْ، خَافَا، خَفْنَ.

بحث امر حاضر مجہول: لِتُخَفْ، لِتُخَافَا، لِتُخَافُوْا، لِتُخَافِيْ، لِتُخَافَا، لِتُخَفْنَ.

بحث امر غائب و متکلم معروف: لِيَخَفْ، لِيَخَافَا، لِيَخَافُوْا، لِتَخَفْ، لِتَخَافَا، لِيَخَفْنَ، لِأَخَفْ، لِنَخَفْ.

بحث امر غائب و متکلم مجہول: لِيُخَفْ، لِيُخَافَا، لِيُخَافُوْا، لِتُخَفْ، لِتُخَافَا، لِيُخَفْنَ، لِأُخَفْ، لِنُخَفْ.

بحث امر حاضر معروف با نون ثقیلہ: خَافَنَّ، خَافَانِّ، خَافُنَّ، خَافِنَّ، خَافَانِّ، خَفْنَانِّ.

بحث امر حاضر مجہول با نون ثقیلہ: لِتُخَافَنَّ، لِتُخَافَانِّ، لِتُخَافُنَّ، لِتُخَافِنَّ، لِتُخَافَانِّ، لِتُخَفْنَانِّ.

بحث امر غائب و متکلم معروف با نون ثقیلہ: لِيَخَافَنَّ، لِيَخَافَانِّ، لِيَخَافُنَّ، لِتَخَافَنَّ، لِتَخَافَانِّ، لِيَخَفْنَانِّ، لِأَخَافَنَّ، لِنَخَافَنَّ.

بحث امر غائب و متکلم مجہول با نون ثقیلہ: لِيُخَافَنَّ، لِيُخَافَانِّ، لِيُخَافُنَّ، لِتُخَافَنَّ، لِتُخَافَانِّ، لِيُخَفْنَانِّ، لِأُخَافَنَّ، لِنُخَافَنَّ.

بحث امر حاضر معروف با نون خفیفہ: خَافَنْ، خَافُنْ، خَافِنْ.

بحث امر حاضر مجہول با نون خفیفہ: لِتُخَافَنْ، لِتُخَافُنْ، لِتُخَافِنْ.

بحث امر غائب و متکلم معروف با نون خفیفہ: لِيَخَافَنْ، لِيَخَافُنْ، لِتَخَافَنْ، لِأَخَافَنْ، لِنَخَافَنْ.

بحث امر غائب و متکلم مجہول با نون خفیفہ: لِيُخَافَنْ، لِيُخَافُنْ، لِتُخَافَنْ، لِأُخَافَنْ، لِنُخَافَنْ.

---

(۱) خَفْ: اصل میں اِخْوَفْ بروزن اِسْمَعْ تھا، واؤ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن؛ لہٰذا واؤ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیدی، واؤ اصل میں متحرک تھا، اب اس کا ماقبل مفتوح ہوگیا؛ لہٰذا واؤ کو الف سے بدل دیا، اِخَافْ ہوگیا، الف اور فاء دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کردیا، اِخَفْ ہوگیا، پھر ابتداء بالسکون کے ختم ہوجانے کی وجہ سے شروع میں ہمزۂ وصل کی ضرورت نہ رہی؛ لہٰذا شروع سے ہمزۂ وصل کو بھی حذف کردیا، خَفْ ہوگیا۔

سبق (۳۴)

بحث نہی حاضر معروف: لَا تَخَفْ، لَا تَخَافَا، لَا تَخَافُوْا، لَا تَخَافِيْ، لَا تَخَافَا، لَا تَخَفْنَ.

بحث نہی حاضر مجہول: لَا تُخَفْ لَا تُخَافَا، لَا تُخَافُوْا، لَا تُخَافِيْ لَا تُخَافَا، لَا تُخَفْنَ.

بحث نہی غائب ومتکلم معروف: لَا يَخَفْ، لَا يَخَافَا، لَا يَخَافُوْا، لَا تَخَفْ، لَا تَخَافَا، لَا يَخَفْنَ، لَا أَخَفْ، لَا نَخَفْ .

بحث نہی غائب ومتکلم مجہول: لَا يُخَفْ، لَا يُخَافَا، لَا يُخَافُوْا، لَا تُخَفْ، لَا تُخَافَا لَا يُخَفْنَ، لَا أُخَفْ، لَا نُخَفْ .

بحث نہی حاضر معروف با نون ثقیلہ: لَا تَخَافَنَّ، لَا تَخَافَانِّ، لَا تَخَافُنَّ، لَا تَخَافِنَّ لَا تَخَافَانِّ، لَا تَخَفْنَانِّ.

بحث نہی حاضر مجہول با نون ثقیلہ: لَا تُخَافَنَّ ، لَا تُخَافَانِّ، لَا تُخَافُنَّ، لَا تُخَافِنَّ، لَا تُخَافَانِّ، لَا تُخَفْنَانِّ .

بحث نہی غائب ومتکلم معروف با نون ثقیلہ: لَا يَخَافَنَّ، لَا يَخَافَانِّ، لَا يَخَافُنَّ، لَا تَخَافَنَّ، لَا تَخَافَانِّ، لَا يَخَفْنَانِّ، لَا أَخَافَنَّ، لَا نَخَافَنَّ .

بحث نہی غائب ومتکلم مجہول با نون ثقیلہ: لَا يُخَافَنَّ، لَا يُخَافَانِّ، لَا يُخَافُنَّ، لَا تُخَافَنَّ، لَا تُخَافَانِّ، لَا يُخَفْنَانِّ، لَا أُخَافَنَّ، لَا نُخَافَنَّ .

بحث نہی حاضر معروف با نون خفیفہ: لَا تَخَافَنْ، لَا تَخَافُنْ، لَا تَخَافِنْ.

بحث نہی حاضر مجہول با نون خفیفہ: لَا تُخَافَنْ، لَا تُخَافُنْ، لَا تُخَافِنْ.

بحث نہی غائب ومتکلم معروف با نون خفیفہ: لَا يَخَافَنْ، لَا يَخَافُنْ، لَا تَخَافَنْ، لَا أَخَافَنْ، لَا نَخَافَنْ.

بحث نہی غائب ومتکلم مجہول با نون خفیفہ: لَا يُخَافَنْ، لَا يُخَافُنْ، لَا تُخَافَنْ، لَا أُخَافَنْ، لَا نُخَافَنْ.

سبق (۳۵)

بحث اسم فاعل: خَائِفٌ، خَائِفَانِ، خَائِفُوْنَ، خَائِفَةٌ، خَائِفَتَان، خَائِفَاتٌ.[۱]

بحث اسم مفعول: مَخُوْفٌ، مَخُوْفَانِ، مَخُوْفُوْنَ، مَخُوْفَةٌ، مَخُوْفَتَانِ، مَخُوْفَاتٌ.[۲]

بحث اسم ظرف: مَخَافٌ، مَخَافَانِ، مَخَاوِفُ.[۳]

بحث اسم آلہ: مِخْوَفٌ، مِخْوَفَانِ، مَخَاوِفُ. مِخْوَفَةٌ، مِخْوَفَتَانِ، مَخَاوِفُ. مِخْوَافٌ، مِخْوَافَان، مَخَاوِيْفُ.

بحث اسم تفضیل: أَخْوَفُ، أَخْوَفَانِ، أَخْوَفُوْنَ، أَخَاوِفُ. خُوْفٰی، خُوْفَیَانِ، خُوْفَیَاتٌ، خُوَفٌ.

جان لیجئے کہ جب اسم مفعول معتل عین واوی ہو، تو اُس کو (تعلیل میں) ''مَقُوْلٌ'' پر قیاس کریں گے؛ جیسے: مَخُوْفٌ، مَخُوْفَان. اور جب معتل عین یائی ہو تو اُس کو ''مَبِیْعٌ'' پر قیاس کریں گے؛ جیسے: مَنِیْلٌ، مَنِیْلَانِ، مَنِیْلُوْنَ، مَنِیْلَةٌ، مَنِیْلَتَانِ، مَنِیْلَاتٌ.

ثلاثی مزید فیہ اجوف کی گردانوں کو بھی اسی پر قیاس کر لیا جائے۔[۴]

....

....

....

---

(۱) اس پوری گردان میں وہی تعلیل ہوگی جو قَائِلٌ، قَائِلَانِ...... میں ہوئی ہے۔

(۲) اس پوری گردان میں ''مَقُوْلٌ'' والی تعلیل کر لی جائے۔

(۳) اس گردان کے شروع کے دو صیغوں میں ''یَخَافُ'' والی تعلیل ہوگی۔ اور آخری صیغہ اپنی اصل پر ہے۔

نوٹ: اسم آلہ اور اسم تفضیل کے تمام صیغے اپنی اصل پر ہیں، اُن میں کوئی تعلیل نہیں ہوئی۔

(۴) یعنی جس طرح ثلاثی مجرد کی مذکورہ بالا گردانوں میں تعلیل کی گئی ہے، اسی طرح ثلاثی مزید اجوف کی گردانوں میں تعلیل کر لی جائے۔ آگے مصنف نے بطور نمونہ ثلاثی مزید فیہ اجوف کی چند گردانیں ذکر کی ہیں۔

سبق (۳۶)

باب إِفْعَال سے اجوف واوی کی گردان: جیسے: الإِغَاثَةُ: مدد کرنا۔

صرف صغیر: أَغَاثَ[1] يُغِيثُ[2] إِغَاثَةً، فهو مُغِيثٌ، وأُغِيثَ يُغَاثُ إِغَاثَةً، فهو مُغَاثٌ، الامر منه: أَغِثْ[3]، والنهي عنه: لَاتُغِثْ، الظرف منه: مُغَاثٌ.

باب اِسْتِفْعَال سے اجوف واوی کی گردان: جیسے: الاِسْتِعَانَةُ: مدد طلب کرنا۔

صرف صغیر: اِسْتَعَانَ يَسْتَعِينُ اِسْتِعَانَةً، فهو مُسْتَعِينٌ، واُسْتُعِينَ يُسْتَعَانُ اِسْتِعَانَةً، فهو مُسْتَعَانٌ، الامر منه: اِسْتَعِنْ، والنهي عنه: لَاتَسْتَعِنْ، الظرف منه: مُسْتَعَانٌ.

باب اِفْتِعَال سے اجوف یائی کی گردان: جیسے: الاِخْتِيَارُ: پسند کرنا۔

صرف صغیر: اِخْتَارَ[4] يَخْتَارُ اِخْتِيَارًا، فهو مُخْتَارٌ، واُخْتِيرَ يُخْتَارُ اِخْتِيَارًا، فهو مُخْتَارٌ، الامر منه: اِخْتَرْ[5]، والنهي عنه: لَاتَخْتَرْ، الظرف منه: مُخْتَارٌ.

---

(۱) أَغَاثَ: اصل میں أَغْوَثَ بروزن أَكْرَمَ تھا، واؤ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن؛ لہٰذا واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی، واؤ اصل میں متحرک تھا، اب اُس کا ماقبل مفتوح ہوگیا؛ لہٰذا واؤ کو الف سے بدل دیا، أَغَاثَ ہوگیا۔ یہی تعلیل آگے يُغَاثُ، مُغَاثٌ، اِسْتَعَانَ، يُسْتَعَانُ اور مُسْتَعَانٌ میں ہوگی۔

(۲) يُغِيثُ: اصل میں يُغْوِثُ بروزنِ يُكْرِمُ تھا، واؤ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن؛ لہٰذا واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی، پھر واؤ ساکن ماقبل مکسور ہو جانے کی وجہ سے واؤ کو یاء سے بدل دیا، يُغِيثُ ہوگیا۔ یہی تعلیل مُغِيثٌ، أُغِيثَ، يَسْتَعِينُ، مُسْتَعِينٌ اور اُسْتُعِينَ میں ہوگی۔

(۳) أَغِثْ: اصل میں أَغْوِثْ بروزن أَكْرِمْ تھا، واؤ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن؛ لہٰذا واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی، پھر واؤ ساکن ماقبل مکسور ہو جانے کی وجہ سے واؤ کو یاء سے بدل دیا، أَغِيثْ ہوگیا، یاء اور ثاء دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا، أَغِثْ ہوگیا۔ یہی تعلیل لَاتُغِثْ، اِسْتَعِنْ اور لَاتَسْتَعِنْ میں ہوگی۔

(۴) اِخْتَارَ، يَخْتَارُ، يُخْتَارُ، مُخْتَارٌ (اسم فاعل، اسم مفعول واسم ظرف)، اِنْقَادَ، يَنْقَادُ، مُنْقَادٌ (اسم فاعل واسم ظرف) میں ”بَاعَ“ اور ”قَالَ“ کی طرح، اور اُخْتِيرَ اور اُنْقِيدَ میں ”بِيعَ“ اور ”قِيلَ“ کی طرح تعلیل کر لی جائے۔

(۵) اِخْتَرْ: اصل میں اِخْتَيِرْ بروزن اِجْتَنِبْ تھا، یاء متحرک ماقبل مفتوح؛ لہٰذا یاء کو الف سے بدل دیا، اِخْتَارْ ہوگیا، الف اور راء دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا، اِخْتَرْ ہوگیا۔ یہی تعلیل لَاتَخْتَرْ، اِنْقَدْ اور لَاتَنْقَدْ میں ہوگی۔ بس اتنا فرق ہے کہ اِنْقَدْ اور لَاتَنْقَدْ میں حرف علت واؤ ہے۔

باب اِنۡفِعَال سے اجوف واوی کی گردان: جیسے: اِلاِنۡقِیَادُ: تابعداری کرنا۔

صرف صغیر: اِنۡقَادَ یَنۡقَادُ اِنۡقِیَادًا [1]، فھو مُنۡقَادٌ، الامر منہ: اِنۡقَدۡ، والنھی عنہ: لَاتَنۡقَدۡ، الظرف منہ: مُنۡقَادٌ.

اگر غور کیا جائے تو اِن ابواب کی تعلیل اُن قواعد سے نکل سکتی ہے جو پیچھے بیان کئے گئے ہیں۔

إِغَاثَةً (مصدر): اصل میں إِغۡوَاثًا بروزن إِکۡرَامًا تھا، واؤ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن لہٰذا واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی، واؤ اصل میں متحرک تھا، اب اُس کا ماقبل مفتوح ہو گیا؛ لہٰذا واؤ کو الف سے بدل دیا، إِغَااثًا ہو گیا، الف اور الف دو ساکن جمع ہو گئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے پہلے الف کو حذف کر کے آخر میں اُس کے عوض تاء زیادہ کر دی، إِغَاثَةً ہو گیا۔[2]

چوں کہ ثلاثی مزید فیہ ثلاثی مجرد کے ابواب کی فرع ہے؛ لہٰذا ثلاثی مزید فیہ کو تعلیل و تغیر میں ثلاثی مجرد پر قیاس کریں گے، تاکہ اصل و فرع کا حکم یکساں ہو جائے۔

---

[1] اِنۡقِیَادًا: اصل میں اِنۡقِوَادًا بروزن اِنۡفِطَارًا تھا، واؤ مصدر کے عین کلمہ کی جگہ، کسرہ کے بعد واقع ہوا، اور اس کے فعل: اِنۡقَادَ میں تعلیل ہوئی ہے؛ لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل دیا، اِنۡقِیَادًا ہو گیا۔

قاعدہ: ہر وہ واؤ جو مصدر کے عین کلمہ کی جگہ، کسرہ کے بعد واقع ہو، اُس کو یاء سے بدل دیتے ہیں، بشرطیکہ اُس مصدر کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو؛ جیسے: قَامَ کا مصدر قِیَامًا، اور صَامَ کا مصدر صِیَامًا، نہ کہ قَاوَمَ کا مصدر قِوَامًا.

اِسی طرح جو واؤ جمع میں الف سے پہلے، عین کلمہ کی جگہ واقع ہو، اور واحد میں ساکن یا تعلیل شدہ ہو، اُس کو بھی یاء سے بدل دیتے ہیں؛ جیسے: حَوۡضٌ کی جمع حِیَاضٌ، اور جَیِّدٌ کی جمع جِیَادٌ۔

[2] یہی تعلیل اِسۡتِعَانَةٌ میں ہوگی۔ لیکن اس تعلیل پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہاں "یُقَالُ" کے قاعدے کے مطابق واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی گئی ہے، اور اس قاعدے کی شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ واؤ اور یاء "مدہ زائدہ" سے پہلے نہ ہوں، جب کہ یہاں واؤ "الف مدہ زائدہ" سے پہلے ہے۔

نوٹ: صاحب علم الصیغہ کی تحقیق یہ ہے کہ "باب افعال" اور "باب استفعال" اجوف کے جن افعال میں تعلیل ہوئی ہے، اُن کے مصادر "إِفۡعَلَةٌ" اور "اِسۡتِفۡعَلَةٌ" کے وزن پر آتے ہیں۔ اس اعتبار سے إِغَاثَةً اور اِسۡتِعَانَةً کی اصل: إِغۡوَثَةً اور اِسۡتِعۡوَنَةً ہوگی، نہ کہ إِغۡوَاثًا اور اِسۡتِعۡوَانًا (اور یہی صحیح ہے؛ کیوں کہ اس صورت میں مذکورہ بالا اعتراض وارد نہیں ہوگا). اس صورت میں تعلیل اس طرح ہوگی:

إِغَاثَةً: اصل میں إِغۡوَثَةً بروزن إِفۡعَلَةً تھا، واؤ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن؛ لہٰذا واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی، واؤ اصل میں متحرک تھا، اب اس کا ماقبل مفتوح ہو گیا؛ لہٰذا واؤ کو الف سے بدل دیا، إِغَاثَةً ہو گیا۔ یہی تعلیل اِسۡتِعَانَةٌ میں ہوگی۔

سبق (۳۷)

باب **فَعَلَ يَفْعُلُ** سے ناقص واوی کی گردان: جیسے: الدُّعَاءُ و الدَّعْوَةُ: چاہنا، بلانا۔

صرف صغیر: دَعَا يَدْعُوْ دُعَاءً ودَعْوَةً، فهو دَاعٍ، ودُعِيَ يُدْعٰى دُعَاءً ودَعْوَةً، فهو مَدْعُوٌّ، الامر منه: اُدْعُ، والنهى عنه: لَاتَدْعُ، الظرف منه: مَدْعًى، والآلة منه: مِدْعًى ومِدْعَاةٌ ومِدْعَاءٌ، وتثنيتهما: مَدْعَيَانِ ومِدْعَيَانِ ومِدْعَاتَانِ ومِدْعَاءَ انِ، و الجمع منهما: مَدَاعٍ ومَدَاعِيُّ، افعل التفضيل منه: اَدْعٰى، والمؤنث منه: دُعْيٰى، وتثنيتهما: أَدْعَيَانِ و دُعْيَيَانِ، والجمع منهما: أَدْعَوْنَ وأَدَاعٍ ودُعًى ودُعْيَيَاتٌ.

سبق (۳۸)

بحث اثبات فعل ماضی معروف: دَعَا[1]، دَعَوَا، دَعَوْا[2]، دَعَتْ، دَعَتَا، دَعَوْنَ، دَعَوْتَ، دَعَوْتُمَا، دَعَوْتُمْ، دَعَوْتِ، دَعَوْتُمَا، دَعَوْتُنَّ، دَعَوْتُ، دَعَوْنَا.

بحث اثبات فعل ماضی مجہول: دُعِيَ، دُعِيَا، دُعُوْا، دُعِيَتْ، دُعِيَتَا، دُعِيْنَ، دُعِيْتَ، دُعِيْتُمَا، دُعِيْتُمْ، دُعِيْتِ، دُعِيْتُمَا، دُعِيْتُنَّ، دُعِيْتُ، دُعِيْنَا.

دُعِيَ (بلایا گیا وہ ایک مرد......): اصل دُعِوَ بروزن نُصِرَ تھا، واؤ آخر کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہوا؛ لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل دیا، دُعِيَ ہوگیا؛ اس لئے کہ قاعدہ ہے کہ ہر واؤ جو (حقیقةً یا حکماً) آخر کلمہ میں واقع ہو، اور اس سے پہلے کسرہ ہو، وہ واؤ یاء سے بدل جاتا ہے؛ کیوں کہ واؤ کسرہ کے بعد ضمہ کے درجہ میں ہوتا ہے، اور ضمہ کو کسرہ کے بعد دشوار سمجھتے ہیں، کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ "فِعُلَ" کا وزن کلامِ عرب میں نہیں آیا ہے۔[3]

---

[1] دَعَا: اصل میں دَعَوَ بروزن نَصَرَ تھا، واؤ متحرک ماقبل مفتوح؛ لہٰذا واؤ کو الف سے بدل دیا، دَعَا ہوگیا۔

[2] دَعَوْا: اصل میں دَعَوُوْا بروزن نَصَرُوْا تھا، واؤ متحرک ماقبل مفتوح؛ لہٰذا واؤ کو الف سے بدل دیا، دَعَاوْا ہوگیا الف اور واؤ دو ساکن جمع ہو گئے: اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا، دَعَوْا ہوگیا۔ یہی تعلیل دَعَتْ، دَعَتَا میں ہوگی۔

نوٹ: فعل ماضی کی تائے تانیث اصل کے اعتبار سے ساکن ہوتی ہے، اور جب کبھی اُس پر حرکت آتی ہے تو وہ عارضی ہوتی ہے، تعلیل میں اُس کا اعتبار نہیں ہوتا، اسی لئے دَعَتَا جیسے صیغوں میں الف کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف کیا گیا ہے۔

[3] دُعُوْا کے علاوہ اس گردان کے باقی تمام صیغوں میں یہی تعلیل ہوگی۔

دُعُوْا (بلائے گئے وہ سب مرد......): اصل **دُعِوُوْا** بروزن **نُصِرُوْا** تھا، واؤ حکماً[1] آخر کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہوا؛ لٰہذا واؤ کو یاء سے بدل دیا، **دُعِیُوْا** ہوگیا، پھر کسرہ کے بعد یاء پر ضمہ دشوار سمجھ کر، ماقبل کی حرکت دور کرنے کے بعد، ضمہ نقل کر کے ماقبل کو دیدیا، یاء اور واؤ دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کردیا، **دُعُوْا** ہوگیا۔

سبق (۳۹)

بحث اثبات فعل مضارع معروف: یَدْعُوْ، یَدْعُوَانِ، یَدْعُوْنَ، تَدْعُوْ، تَدْعُوَانِ، یَدْعُوْنَ، تَدْعُوْ، تَدْعُوَانِ، تَدْعُوْنَ، تَدْعِیْنَ، تَدْعُوَانِ، تَدْعُوْنَ، أَدْعُوْ، نَدْعُوْ.

یَدْعُوْ (بلاتا ہے یا بلائے گا وہ ایک مرد......): اصل میں **یَدْعُوُ** بروزن **یَنْصُرُ** تھا، واؤ ضمہ کے مشابہ تھا؛ لٰہذا واؤ پر دوسرا ضمہ دشوار سمجھ کر، واؤ کو ساکن کردیا، **یَدْعُوْ** ہوگیا۔[2]

یَدْعُوْنَ (بلاتے ہیں یا بلائیں گے وہ سب مرد): اصل میں **یَدْعُوُوْنَ** بروزن **یَنْصُرُوْنَ** تھا واؤ ضمہ کے مشابہ تھا؛ لٰہذا واؤ پر دوسرا ضمہ دشوار سمجھ کر واؤ کو ساکن کردیا، **یَدْعُوْوْنَ** ہوگیا، واؤ اور

---

[1] **نوٹ**: اگر واؤ اور یاء ''تائے تانیث''، یا ''تثنیہ کے الف''، یا ''جمع کے واؤ'' سے پہلے واقع ہوں، تو وہ حکماً طرف میں ہوں گے، بشرطیکہ ''تائے تانیث'' اور ''تثنیہ کا الف'' وضع کے اعتبار سے کلمہ کے لئے لازم نہ ہوں، پس اگر اِس طرح کے ''واؤ'' سے پہلے کسرہ، اور ''یاء'' سے پہلے ضمہ ہو، تو اُس واؤ کو یاء سے؛ اور ''یاء'' کو واؤ سے بدل دیا جائے گا۔ دیکھئے: نوادر الاصول (ص: ۱۶۵)

[2] یہی تعلیل **تَدْعُوْ، أَدْعُوْ، نَدْعُوْ** میں ہوگی۔

قاعدہ: ہر وہ واؤ اور یائے متحرکہ جو فعل کے لام کلمہ کی جگہ، کسرہ یا ضمہ کے بعد واقع ہوں، اُن کو پانچ صیغوں: واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم میں ساکن کردیتے ہیں؛ جیسے: یَدْعُوْ، تَدْعُوْ، اَدْعُوْ، نَدْعُوْ؛ یَرْمِیْ، تَرْمِیْ، اَرْمِیْ، نَرْمِیْ، یہ اصل میں یَدْعُوُ، تَدْعُوُ، أَدْعُوُ، نَدْعُوُ؛ یَرْمِیُ، تَرْمِیُ، أَرْمِیُ، نَرْمِیُ تھے۔ اور اگر فتحہ کے بعد واقع ہوں، تو اُن کو ''قَالَ'' کے قاعدہ کے مطابق الف سے بدل دیتے ہیں؛ جیسے: یَخْشٰی، تَخْشٰی، أَخْشٰی، نَخْشٰی، یہ اصل میں یَخْشَیُ، تَخْشَیُ، أَخْشَیُ، نَخْشَیُ تھے۔ اس قاعدے کے اعتبار سے یَدْعُوْ میں اس طرح تعلیل ہوگی:

یَدْعُوْ: اصل میں یَدْعُوُ بروزنِ یَنْصُرُ تھا، واؤ متحرک صیغہ واحد مذکر غائب میں لام کلمہ کی جگہ، ضمہ کے بعد واقع ہوا؛ لٰہذا واؤ کو ساکن کردیا، یَدْعُوْ ہوگیا۔ یہی تعلیل تَدْعُوْ، أَدْعُوْ اور نَدْعُوْ میں ہوگی۔

واؤ دو ساکن جمع ہوگئے: اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے پہلے واؤ کو حذف کر دیا، یَدْعُوْنَ ہوگیا۔[1]

یَدْعُوْنَ (بلاتی ہیں یا بلائیں گی وہ سب عورتیں، صیغہ جمع مؤنث غائب): اپنی اصل پر ہے۔

تَدْعِیْنَ (بلاتی ہے یا بلائے گی تو ایک عورت): اصل میں تَدْعُوِیْنَ بروزن تَنْصُرِیْنَ تھا، واؤ پر کسرہ دشوار سمجھ کر، ماقبل کی حرکت دور کرنے کے بعد، کسرہ نقل کر کے ماقبل کو دیدیا، تَدْعِوْیْنَ ہوگیا، پھر واؤ ساکن ماقبل مکسور ہوجانے کی وجہ سے واؤ کو یاء سے بدل دیا، تَدْعِیْیْنَ ہوگیا، یاء اور یاء دو ساکن جمع ہوگئے: اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے پہلی یاء کو حذف کر دیا، تَدْعِیْنَ ہوگیا۔

سبق (۴۰)

بحث اثبات فعل مضارع مجہول: یُـدْعٰـی، یُدْعَیَانِ، یُدْعَوْنَ، تُدْعٰی، تُدْعَیَانِ، یُدْعَیْنَ، تُدْعٰی، تُدْعَیَانِ، تُدْعَوْنَ، تُدْعَیْنَ، تُدْعَیَانِ، تُدْعَیْنَ، أُدْعٰی، نُدْعٰی.

یُـدْعٰی (بلایا جاتا ہے یا بلایا جائے گا وہ ایک مرد): اصل میں یُدْعَوُ بروزن یُـنْصَرُ تھا، واؤ جو ثلاثی مجرد کی ماضی میں تیسرا حرف تھا، اب یہاں چوتھا حرف ہوگیا، اور ماقبل کی حرکت واؤ

---

[1] **قاعدہ:** اگر ''واؤ'' ضمہ کے بعد ہو اور اُس کے بعد پھر دوسرا واؤ ہو؛ یا ''یاء'' کسرہ کے بعد ہو اور اُس کے بعد پھر دوسری یاء ہو، تو اُس واؤ اور یاء کو ساکن کر دیتے ہیں، پھر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے اُن کو حذف کر دیتے ہیں؛ جیسے: یَـدْعُوْنَ، اور تَرْمِیْنَ، یہ اصل میں یَدْعُوُوْنَ اور تَرْمِیِیْنَ تھے۔

اور اگر ''واؤ'' ضمہ کے بعد ہو اور اُس کے بعد یاء ہو؛ یا ''یاء'' کسرہ کے بعد ہو اور اُس کے بعد واؤ ہو، تو ماقبل کو ساکن کرنے کے بعد، اُس واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدیتے ہیں، پھر واؤ کو یاء سے اور یاء کو واؤ سے بدل کر، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف کر دیتے ہیں؛ جیسے: تَدْعِیْنَ، یَرْمُوْنَ اور رُمُوْا، یہ اصل میں تَدْعُوِیْنَ، یَرْمِیُوْنَ، اور رُمِیُوْا تھے۔ اس قاعدے کے اعتبار سے یَدْعُوْنَ اور تَدْعِیْنَ میں اس طرح تعلیل ہوگی:

یَدْعُوْنَ: اصل میں یَدْعُوُوْنَ بروزنِ یَنْصُرُوْنَ تھا، واؤ ضمہ کے بعد ہے، اور اُس کے بعد پھر دوسرا واؤ ہے؛ لہٰذا واؤ کو ساکن کر دیا، یَـدْعُـوْوْنَ ہوگیا، واؤ اور واؤ دو ساکن جمع ہوگئے: اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے پہلے واؤ کو حذف کر دیا، یَدْعُوْنَ ہوگیا۔ یہی تعلیل تَدْعُوْنَ میں ہوگی۔

تَدْعِیْنَ: اصل میں تَدْعُوِیْنَ بروزنِ تَنْصُرِیْنَ تھا، واؤ ضمہ کے بعد ہے، اور اُس کے بعد یاء ہے؛ لہٰذا ماقبل کو ساکن کرنے کے بعد، واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی، تَـدْعِـوْیْنَ ہوگیا، پھر بقاعدۂ اِیْـجَلُ واؤ کو یاء سے بدل دیا، تَدْعِیْیْنَ ہوگیا، یاء اور یاء دو ساکن جمع ہوگئے: اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے پہلی یاء کو حذف کر دیا، تَدْعِیْنَ ہوگیا۔

کے مخالف ہے؛ لہٰذا واوٗ کو یاء سے بدل دیا، یُدْعَيُ ہوگیا، پھر یاء متحرک ماقبل مفتوح؛ لہٰذا یاء کو الف سے بدل دیا، یُدْعٰی ہوگیا؛ اس لئے کہ قاعدہ ہے کہ: ہر وہ واوٗ جو ثلاثی مجرد کی ماضی میں تیسرا حرف ہو[1]، جب وہ چوتھا یا چوتھے سے زائد حرف ہو جائے اور ماقبل کی حرکت واوٗ کے مخالف ہو، تو وہ واوٗ یاء سے بدل جاتا ہے؛ جیسے: أَعْلَيْتُ (میں نے بلند کیا)، اِسْتَعْلَيْتُ (میں نے بلندی کو طلب کیا)، یہ اصل میں أَعْلَوْتُ اور اِسْتَعْلَوْتُ تھے۔[2]

سبق (۴۱)

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف: لَنْ يَّدْعُوَ، لَنْ يَّدْعُوَا، لَنْ يَّدْعُوْا، لَنْ تَدْعُوَ، لَنْ تَدْعُوَا، لَنْ يَّدْعُوْنَ ،لَنْ تَدْعُوَ، لَنْ تَدْعُوَا، لَنْ تَدْعُوْا، لَنْ تَدْعِيْ، لَنْ تَدْعُوَا، لَنْ تَدْعُوْنَ، لَنْ أَدْعُوَ، لَنْ نَدْعُوَ.

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجہول: لَنْ يُّدْعٰى، لَنْ يُّدْعَيَا، لَنْ يُّدْعَوْا، لَنْ تُدْعٰى، لَنْ تُدْعَيَا، لَنْ يُّدْعَيْنَ، لَنْ تُدْعٰى، لَنْ تُدْعَيَا، لَنْ تُدْعَوْا، لَنْ تُدْعَيْ، لَنْ تُدْعَيَا، لَنْ تُدْعَيْنَ ،لَنْ أُدْعٰى، لَنْ نُدْعٰى.

بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع معروف: لَمْ يَدْعُ، لَمْ يَدْعُوَا، لَمْ يَدْعُوْا، لَمْ تَدْعُ، لَمْ تَدْعُوَا، لَمْ يَدْعُوْنَ، لَمْ تَدْعُ، لَمْ تَدْعُوَا، لَمْ تَدْعُوْا، لَمْ تَدْعِيْ، لَمْ تَدْعُوَا، لَمْ تَدْعُوْنَ، لَمْ أَدْعُ، لَمْ نَدْعُ.

بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع مجہول: لَمْ يُدْعَ، لَمْ يُدْعَيَا، لَمْ يُدْعَوْا، لَمْ تُدْعَ،

---

[1] مصنف کی طرح اکثر علمائے صرف نے اس قاعدے میں یہ قید لگائی ہے کہ واوٗ پہلے تیسرا حرف ہو پھر چوتھا یا چوتھے سے زائد حرف ہوا ہو، جب کہ محققین کی رائے یہ ہے کہ اس قید کی نہ صرف یہ کہ ضرورت نہیں، بلکہ یہ قید لگانا مضر ہے؛ اس لئے کہ ”اِدْعَوٰی“ جیسے کلمات میں یہ شرط نہیں پائی جاتی؛ لیکن اس کے باوجود واوٗ کو کلمہ میں چوتھا حرف ہونے کی وجہ سے یاء سے بدلا گیا ہے۔

[2] مضارع مجہول کے تمام صیغوں میں ”أَعْلَيْتُ“ والے قاعدے کے مطابق واوٗ کو یاء سے بدلا گیا ہے، پھر واحد مذکر و مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم میں اُس یاء کو ”بَاعَ“ کے قاعدہ کے مطابق الف سے بدل دیا، اور جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث حاضر میں الف کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف کر دیا۔

لَمْ تُدْعَيَا، لَمْ يُدْعَيْنَ، لَمْ تُدْعَ، لَمْ تُدْعَيَا، لَمْ تُدْعَوْا، لَمْ تُدْعَیْ، لَمْ تُدْعَيَا، لَمْ تُدْعَيْنَ، لَمْ أُدْعَ، لَمْ نُدْعَ.

لَمْ يَدْعُ (نہیں بلایا اس ایک مرد نے): اصل میں لَمْ يَدْعُوْ بروزن لَمْ يَنْصُرْ تھا، واوٗ علامت جزمی کی وجہ سے حذف ہوگیا، لَمْ يَدْعُ ہوگیا۔

اس لئے کہ قاعدہ ہے کہ ہر وہ واوٗ، الف اور یاء جو آخر کلمہ میں ساکن ہوں، وہ حالت جزمی اور وقفی میں حذف ہوجاتے ہیں؛ جیسے: لَمْ يَخْشَ (وہ نہیں ڈرا)، لَمْ يَرْمِ (اس نے نہیں پھینکا) لَمْ يَدْعُ (اس نے نہیں بلایا)، اِخْشَ (تو ڈر)، اِرْمِ (تو پھینک)، اُدْعُ (تو بُلا)۔[1]

سبق (۴۲)

بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف: لَيَدْعُوَنَّ، لَيَدْعُوَانِّ، لَيَدْعُنَّ[2]، لَتَدْعُوَنَّ، لَتَدْعُوَانِّ، لَيَدْعُوْنَانِّ، لَتَدْعُوَنَّ، لَتَدْعُوَانِّ، لَتَدْعُنَّ، لَتَدْعِنَّ[3]، لَتَدْعُوَانِّ، لَتَدْعُوْنَانِّ، لَأَدْعُوَنَّ، لَنَدْعُوَنَّ.

بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل مجہول: لَيُدْعَيَنَّ، لَيُدْعَيَانِّ لَيُدْعَوُنَّ[4]، لَتُدْعَيَنَّ، لَتُدْعَيَانِّ، لَيُدْعَيْنَانِّ، لَتُدْعَيَنَّ، لَتُدْعَيَانِّ، لَتُدْعَوُنَّ، لَتُدْعَيِنَّ،

---

[1] یہی تعلیل لَمْ تَدْعُ، لَمْ تَدْعُ، لَمْ أَدْعُ اور لَمْ نَدْعُ میں ہوگی۔

[2] لَيَدْعُنَّ: اصل میں لَيَدْعُوُوْنَّ تھا، واوٗ ضمہ کے بعد ہے اور اس کے بعد پھر دوسرا واوٗ ہے؛ لہٰذا واوٗ کو ساکن کردیا، لَيَدْعُوْوْنَّ ہوگیا، واوٗ لام کلمہ، واوٗ ضمیر اور نون تین ساکن جمع ہوگئے، چوں کہ دونوں واوٗ مدہ ہیں، اس لئے دونوں واوٗں کو حذف کردیا، لَيَدْعُنَّ ہوگیا۔ یہی تعلیل لَتَدْعُنَّ، لَيَدْعُنْ اور لَتَدْعُنْ میں ہوئی ہے۔

[3] لَتَدْعِنَّ: اصل میں لَتَدْعُوِيْنَّ تھا، واوٗ ضمہ کے بعد ہے اور اس کے بعد یاء ہے؛ لہٰذا ماقبل کو ساکن کرنے کے بعد، واوٗ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیدی، لَتَدْعِوْيْنَّ ہوگیا، پھر واوٗ ساکن ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے واوٗ کو یاء سے بدل دیا، لَتَدْعِيْيْنَّ ہوگیا، یاء (جو کہ واوٗ کے بدلے میں آئی ہے)، یاء ضمیر اور نون تین ساکن جمع ہوگئے، چوں کہ دونوں یاء مدہ ہیں، اس لئے دونوں یاؤں کو حذف کردیا، لَتَدْعِنَّ ہوگیا۔ یہی تعلیل لَتَدْعِنْ میں ہوئی ہے۔

[4] لَيُدْعَوُنَّ: اصل میں لَيُدْعَوُوْنَّ تھا، واوٗ متحرک ہے ماقبل مفتوح؛ لہٰذا واوٗ کو الف سے بدل دیا، لَيُدْعَاوْنَّ ہوگیا، الف مدہ اور واوٗ ضمیر دو ساکن جمع ہوگئے: اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف مدہ کو حذف کردیا، لَيُدْعَوْنَّ ہوگیا، پھر واوٗ غیر مدہ اور نون دو ساکن جمع ہوگئے: لہٰذا واوٗ غیر مدہ کو ضمہ دیدیا، لَيُدْعَوُنَّ ہوگیا۔ یہی تعلیل لَتُدْعَوُنَّ اور لَتُدْعَيِنَّ میں ہوئی ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ لَتُدْعَيِنَّ میں الف کو حذف کرنے کے بعد، یاء کو غیر مدہ ہونے کی وجہ سے کسرہ دیا گیا ہے۔

لَتُدْعَیَانِّ، لَتُدْعَیْنَانِّ، لَأُدْعَیَنَّ، لَنُدْعَیَنَّ.

بحث لام تاکید بانون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل معروف: لَیَدْعُوَنْ، لَیَدْعُنْ، لَتَدْعُوَنْ، لَتَدْعُوَنْ، لَتَدْعُنْ، لَتَدْعِنْ، لَأَدْعُوَنْ، لَنَدْعُوَنْ.

بحث لام تاکید بانون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل مجہول: لَیُدْعَیَنْ، لَیُدْعَوُنْ، لَتُدْعَیَنْ، لَتُدْعَیَنْ، لَتُدْعَوُنْ، لَتُدْعَیِنْ، لَأُدْعَیَنْ، لَنُدْعَیَنْ.

فائدہ: اجتماعِ ساکنین[1] کے وقت، اگر پہلا ساکن حرف: مدہ ہو، تو اس کو حذف کر دیتے ہیں؛ اور اگر غیر مدہ ہو تو واؤ کو ضمہ اور یاء کو کسرہ دیدیتے ہیں۔

---

[1] اجتماعِ ساکنین کی دو قسمیں ہیں: (۱) اجتماعِ ساکنین علی حدّہ (۲) اجتماعِ ساکنین علی غیر حدّہ۔ یہاں اجتماعِ ساکنین علی غیر حدہ مراد ہے۔

اجتماعِ ساکنین علی حدہ: یہ ہے کہ ایک کلمہ میں ایسے دو ساکن حرف جمع ہو جائیں جن میں سے پہلا حرف مدّہ ہو اور دوسرا مدغم؛ جیسے: دَابَّةٌ، یہاں الف اور باء کے درمیان اجتماعِ ساکنین ہے، الف مدّہ ہے اور باء مدغم ہے۔ اجتماعِ ساکنین علی حدہ جائز ہے، اُس کو ختم کرنا ضروری نہیں۔

اجتماعِ ساکنین علی غیر حدہ: کی چند صورتیں ہیں: (۱) ایک کلمہ میں ایسے دو ساکن حرف جمع ہو جائیں جن میں سے پہلا حرف مدہ ہو اور دوسرا غیر مدغم۔ (۲) دو ساکن حرف ایک کلمہ میں ہوں اور اُن میں سے پہلا حرف غیر مدہ ہو اور دوسرا مدغم۔ (۳) دو ساکن حرف ایک کلمہ میں ہوں اور اُن میں سے پہلا حرف غیر مدہ ہو اور دوسرا غیر مدغم۔ (۴) دو ساکن حرف ایک کلمہ میں نہ ہوں؛ بلکہ دو کلموں میں ہوں، خواہ پہلا حرف مدہ ہو یا غیر مدہ، نیز خواہ دوسرا حرف مدغم ہو یا غیر مدغم۔

اجتماعِ ساکن علی غیر حدہ کی ان تمام صورتوں میں اجتماعِ ساکنین کو ختم کرنا ضروری ہے، اگر پہلا ساکن حرف مدہ ہے تو اس کو حذف کر کے اجتماعِ ساکنین کو ختم کریں گے، اور اگر پہلا ساکن حرف غیر مدہ ہے تو دیکھیں گے: وہ واؤ ہے یا یاء؟ اگر واؤ ہے تو اجتماعِ ساکنین کو ختم کرنے کے لئے اُس کو ضمہ دیدیں گے، اور اگر یاء ہے تو اُس کو کسرہ دیدیں گے۔

نوٹ: تثنیہ اور جمع مؤنث کے وہ صیغے جن کے آخر میں "نون ثقیلہ" ہو؛ جیسے: لَیَدْعُوَانِّ، لَیَدْعُوْنَانِّ وغیرہ، اُن میں اجتماعِ ساکنین علی غیر حدہ ہوتا ہے؛ کیوں کہ اُن میں دو ساکن حرف (الف اور نون) دو کلموں میں ہوتے ہیں؛ اس لئے کہ "نون ثقیلہ" الگ کلمہ ہے؛ قیاس کا تقاضا یہ تھا کہ اُن میں اجتماعِ ساکنین کو ختم کرنے کے لئے الف کو حذف کر دیا جاتا؛ مگر ایسا اس لئے نہیں کرتے کہ الف کو حذف کرنے کی صورت میں تثنیہ کا واحد کے صیغوں کے ساتھ التباس لازم آئے گا، اور جمع مؤنث میں پے در پے تین نون جمع ہو جائیں گے، اور یہ جائز نہیں، اس لئے ان میں اجتماعِ ساکنین علی غیر حدہ ہونے کے باوجود، الف کو حذف نہیں کیا جاتا۔ دیکھئے: غایۃ التحقیق (ص: ۴۵۴)، درایۃ النحو (ص: ۲۸۰)۔

مدہ: وہ حرفِ علت ساکن ہے جس کے ماقبل کی حرکت اُس کے موافق ہو؛ جیسے: یَدْعُوْنَ کا واوْ، تَدْعِیْنَ کی یاء اور دَعَا کا الف۔

غیر مدہ: وہ حرف علت ساکن ہے جس کے ماقبل کی حرکت اُس کے موافق نہ ہو؛ جیسے: یُدْعَوْنَ کا واوْ اور تُدْعَیْنَ کی یاء۔

سبق (۴۳)

بحث امر حاضر معروف: اُدْعُ،[1] اُدْعُوَا، اُدْعُوْا، اُدْعِیْ، اُدْعُوَا، اُدْعُوْنَ.

بحث امر حاضر مجہول: لِتُدْعَ، لِتُدْعَیَا، لِتُدْعَوْا، لِتُدْعَیْ، لِتُدْعَیَا، لِتُدْعَیْنَ.

بحث امر غائب و متکلم معروف: لِیَدْعُ، لِیَدْعُوَا، لِیَدْعُوْا، لِتَدْعُ، لِتَدْعُوَا، لِیَدْعُوْنَ، لِأَدْعُ، لِنَدْعُ.

بحث امر غائب و متکلم مجہول: لِیُدْعَ، لِیُدْعَیَا، لِیُدْعَوْا، لِتُدْعَ، لِتُدْعَیَا، لِیُدْعَیْنَ لِأُدْعَ، لِنُدْعَ.

بحث امر حاضر معروف با نون ثقیلہ: اُدْعُوَنَّ، اُدْعُوَانِّ، اُدْعُنَّ، اُدْعِنَّ، اُدْعُوَانِّ، اُدْعُوْنَانِّ.

بحث امر حاضر مجہول با نون ثقیلہ: لِتُدْعَیَنَّ، لِتُدْعَیَانِّ، لِتُدْعَوُنَّ، لِتُدْعَیِنَّ، لِتُدْعَیَانِّ، لِتُدْعَیْنَانِّ.

بحث امر غائب و متکلم معروف با نون ثقیلہ: لِیَدْعُوَنَّ، لِیَدْعُوَانِّ، لِیَدْعُنَّ، لِتَدْعُوَنَّ، لِتَدْعُوَانِّ، لِیَدْعُوْنَانِّ، لِأَدْعُوَنَّ، لِنَدْعُوَنَّ.

بحث امر غائب و متکلم مجہول با نون ثقیلہ: لِیُدْعَیَنَّ، لِیُدْعَیَانِّ، لِیُدْعَوُنَّ، لِتُدْعَیَنَّ، لِتُدْعَیَانِّ، لِیُدْعَیْنَانِّ، لِأُدْعَیَنَّ، لِنُدْعَیَنَّ.

بحث امر حاضر معروف با نون خفیفہ: اُدْعُوَنْ، اُدْعُنْ، اُدْعِنْ.

---

[1] اُدْعُ: اصل میں اُدْعُوْ بروزن اُنْصُرْ تھا، واوْ وقف کی وجہ سے حذف ہوگیا، اُدْعُ ہوگیا؛ اس لئے کہ پیچھے گذر چکا ہے کہ ہر وہ واوْ، الف اور یاء جو آخر کلمہ میں ساکن ہوں، وہ حالت جزمی اور وقفی میں حذف ہو جاتے ہیں۔

بحث امر حاضر مجہول با نون خفیفہ: لِتُدْعَيَنْ، لِتُدْعَوُنْ، لِتُدْعَيِنْ.

بحث امر غائب و متکلم معروف با نون خفیفہ: لِيَدْعُوَنْ، لِيَدْعُنْ، لِتَدْعُوَنْ، لِأَدْعُوَنْ، لِنَدْعُوَنْ.

بحث امر غائب و متکلم مجہول با نون خفیفہ: لِيُدْعَيَنْ، لِيُدْعَوُنْ، لِتُدْعَيَنْ، لِأُدْعَيَنْ، لِنُدْعَيَنْ.

سبق (۴۴)

بحث نہی حاضر معروف: لَا تَدْعُ، لَا تَدْعُوَا، لَاتَدْعُوْا، لَاتَدْعِيْ، لَاتَدْعُوَا، لَاتَدْعُوْنَ.

بحث نہی حاضر مجہول: لَاتُدْعَ، لَا تُدْعَيَا، لَا تُدْعَوْا، لَاتُدْعَيْ، لَا تُدْعَيَا، لَاتُدْعَيْنَ.

بحث نہی غائب و متکلم معروف: لَايَدْعُ، لَا يَدْعُوَا، لَايَدْعُوْا، لَا تَدْعُ، لَا تَدْعُوَا لَايَدْعُوْنَ، لَا أَدْعُ، لَا نَدْعُ.

بحث نہی غائب و متکلم مجہول: لَايُدْعَ، لَايُدْعَيَا، لَايُدْعَوْا، لَاتُدْعَ، لَا تُدْعَيَا، لَايُدْعَيْنَ، لَا أُدْعَ، لَا نُدْعَ.

بحث نہی حاضر معروف با نون ثقیلہ: لَا تَدْعُوَنَّ، لَا تَدْعُوَانِّ، لَاتَدْعُنَّ، لَاتَدْعِنَّ، لَا تَدْعُوَانِّ، لَاتَدْعُوْنَانِّ.

بحث نہی حاضر مجہول با نون ثقیلہ: لَا تُدْعَيَنَّ، لَا تُدْعَيَانِّ، لَاتُدْعَوُنَّ، لَاتُدْعَيِنَّ، لَا تُدْعَيَانِّ، لَاتُدْعَيْنَانِّ.

بحث نہی غائب و متکلم معروف با نون ثقیلہ: لَايَدْعُوَنَّ، لَا يَدْعُوَانِّ، لَايَدْعُنَّ، لَا تَدْعُوَنَّ، لَا تَدْعُوَانِّ، لَايَدْعُوْنَانِّ، لَاأَدْعُوَنَّ، لَا نَدْعُوَنَّ.

بحث نہی غائب و متکلم مجہول با نون ثقیلہ: لَايُدْعَيَنَّ، لَا يُدْعَيَانِّ، لَايُدْعَوُنَّ، لَا تُدْعَيَنَّ، لَا تُدْعَيَانِّ، لَايُدْعَيْنَانِّ، لَا أُدْعَيَنَّ، لَا نُدْعَيَنَّ.

بحث نہی حاضر معروف با نون خفیفہ: لَا تَدْعُوَنْ، لَا تَدْعُنْ، لَاتَدْعِنْ.

بحث نہی حاضر مجہول با نون خفیفہ: لَا تُدْعَيَنْ، لَا تُدْعَوُنْ، لَاتُدْعَيِنْ.

بحث نہی غائب و متکلم معروف با نون خفیفہ: لَایَدْعُوَنْ، لَا یَدْعُنْ، لَا تَدْعُوَنْ، لَا أَدْعُوَنْ، لَا نَدْعُوَنْ.

بحث نہی غائب و متکلم مجہول با نون خفیفہ: لَایُدْعَیَنْ، لَا یُدْعَوُنْ، لَا تُدْعَیَنْ، لَا أُدْعَیَنْ، لَا نُدْعَیَنْ.

سبق (۴۵)

بحث اسم فاعل: دَاعٍ، دَاعِيَانِ، دَاعُوْنَ، دَاعِيَةٌ، دَاعِيَتَانِ، دَاعِيَاتٌ.[۱]

بحث اسم مفعول: مَدْعُوٌّ[۲] مَدْعُوَّانِ، مَدْعُوُّوْنَ، مَدْعُوَّةٌ، مَدْعُوَّتَانِ، مَدْعُوَّاتٌ.

بحث اسم ظرف: مَدْعًی[۳]، مَدْعَيَانِ[۴]، مَدَاعٍ[۵].

---

[۱] اسم فاعل کی گردان کی تعلیل اگلے صفحہ پر دیکھئے۔

[۲] مَدْعُوٌّ: اصل میں مَدْعُوْوٌ بروزنِ مَنْصُوْرٌ تھا، دو حرف ایک جنس کے جمع ہوگئے، اور اُن میں سے پہلا ساکن ہے اور دوسرا متحرک؛ لہٰذا پہلے واؤ کا دوسرے واؤ میں ادغام کردیا، مَدْعُوٌّ ہوگیا۔ یہی تعلیل باقی صیغوں میں ہوگی۔

[۳] مَدْعًی: اصل میں مَدْعَوٌ بروزن مَنْصَرٌ تھا، واؤ متحرک ہے ماقبل مفتوح؛ لہٰذا واؤ کو الف سے بدل دیا، مَدْعَانٌ ہوگیا، الف اور تنوین دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کردیا، مَدْعًی ہوگیا۔ یہی تعلیل مِدْعًی اسم آلہ اور دُعًی اسم تفضیل جمع مؤنث میں ہوئی ہے۔

[۴] مَدْعَیَانِ: اصل میں مَدْعَوَانِ بروزن مَنْصَرَانِ تھا، واؤ کلمہ میں چوتھا حرف ہے، اور ضمہ اور واؤ ساکن کے بعد نہیں ہے؛ لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل دیا، مَدْعَیَانِ ہوگیا۔ یہی تعلیل مِدْعَیَانِ اور أَدْعَیَانِ میں ہوئی ہے۔

[۵] مَدَاعٍ: اصل میں مَدَاعِوٌ تھا، واؤ کسرہ کے بعد حقیقۃً طرف میں واقع ہوا؛ لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل دیا، مَدَاعِیٌ ہوگیا، پھر کسرہ کے بعد یاء پر ضمہ دشوار سمجھ کر، یاء کو ساکن کردیا، مَدَاعِیْنٌ ہوگیا، یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کردیا، مَدَاعٍ ہوگیا، یہی تعلیل أَدَاعٍ میں ہوئی ہے۔ یہ تعلیل اُن حضرات کے مذہب کے اعتبار سے ہے جو اس طرح کے اسماء کو منصرف کہتے ہیں؛ کیوں کہ ان کا مذہب یہ ہے کہ کلمہ میں پہلے تعلیل ہوتی ہے، پھر اس پر منصرف یا غیر منصرف ہونے کا حکم لگتا ہے، چوں کہ مَدَاعٍ تعلیل کے بعد جمع منتہی الجموع کے وزن پر نہیں رہا؛ لہٰذا یہ منصرف ہوگا۔ اور جو حضرات مَدَاعٍ جیسے اسماء کو تعلیل کے بعد، حکماً جمع منتہی الجموع کے وزن پر قرار دے کر، غیر منصرف مانتے ہیں، اُن کے مذہب کے مطابق یاء کو ساکن کرنے کے بعد، عین کلمہ کو تنوینِ عوض دیں گے، پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کریں گے۔

بحث اسم آلہ: مِدْعًى، مِدْعَيَانِ، مَدَاعٍ، مِدْعَاةٌ[1]، مِدْعَاتَانِ، مَدَاعٍ، مِدْعَاءٌ[2]، مِدْعَاءَ انِ، مَدَاعِيٌّ[3].

بحث اسم تفضیل: أَدْعٰی[4]، أَدْعَيَانِ، أَدْعَوْنَ[5]، أَدَاعٍ، دُعْیٰی[6]، دُعْيَيَانِ[7]، دُعْيَيَاتٌ، دُعًى.

دَاعٍ (بلانے والا ایک مرد): اصل میں دَاعِوٌ بروزن نَاصِرٌ تھا، واؤ اسم فاعل میں آخر کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہوا؛ لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل دیا، دَاعِيٌ ہوگیا، پھر کسرہ کے بعد یاء پر ضمہ دشوار سمجھ کر یاء کو ساکن کر دیا، دَاعِيْنٌ ہوگیا، یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہوگئے: اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا، دَاعٍ ہوگیا۔

اس لئے کہ قاعدہ ہے کہ ''ہر وہ واؤ جو اسم فاعل میں آخر کلمہ میں واقع ہو، اور اس کا ماقبل مکسور

---

[1] مِدْعَاةٌ: اصل میں مِدْعَوَةٌ بروزن مِنْصَرَةٌ تھا، واؤ متحرک ماقبل مفتوح؛ لہٰذا واؤ کو الف سے بدل دیا، مِدْعَاة ہوگیا۔ یہی تعلیل مِدْعَاتَانِ میں ہوگی۔

[2] مِدْعَاءٌ: اصل میں مِدْعَاوٌ بروزن مِنْصَارٌ تھا، واؤ طرف میں، ''الف زائدہ'' کے بعد واقع ہوا؛ لہٰذا واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا، مِدْعَاءٌ ہوگیا۔ یہی تعلیل مِدْعَاءَ انِ میں ہوگی۔ بس اتنا فرق ہے کہ اس میں واؤ حکماً طرف میں ہے۔

[3] مَدَاعِيٌّ: اصل میں مَدَاعِيْوُ بروزن مَنَاصِيْرُ تھا، واؤ کلمہ میں چھٹا حرف ہے، اور ضمہ اور واؤ ساکن کے بعد نہیں ہے؛ لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل دیا، مَدَاعِيْيُ ہوگیا، پھر پہلی یاء کا دوسری یاء میں ادغام کر دیا، مَدَاعِيٌّ ہوگیا۔

[4] أَدْعٰی: اصل میں أَدْعَوُ بروزن أَنْصَرُ تھا، واؤ متحرک ماقبل مفتوح؛ لہٰذا واؤ کو الف سے بدل دیا، أَدْعٰی ہوگیا۔

[5] أَدْعَوْنَ: میں يُدْعَوْنَ کی طرح تعلیل ہوگی۔

[6] دُعْیٰی: اصل میں دُعْوٰی بروزن نُصْرٰی تھا، واؤ اسم جامد میں ''فُعْلٰی'' بالضم کے لام کلمہ کی جگہ واقع ہوا؛ لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل دیا، دُعْیٰی ہوگیا۔

قاعدہ: ہر وہ واؤ جو ''فُعْلٰی'' بالضم کا لام کلمہ ہو، اُس کو ''اسم جامد'' میں یاء سے بدل دیتے ہیں۔ اور اسم تفضیل اسم جامد کے حکم میں ہوتا ہے۔ جیسے: دُنْیَا اور عُلْیَا، یہ اصل میں دُنْوٰی اور عُلْوٰی تھے۔ اور ''اسم صفت'' میں اپنی حالت پر رکھتے ہیں؛ جیسے: غُزْوٰی.

اور ہر وہ یاء جو ''فَعْلٰی'' بالفتح کا لام کلمہ ہو، اُس کو واؤ سے بدل دیتے ہیں؛ جیسے: تَقْوٰی، یہ اصل میں تَقْیَا تھا۔

[7] دُعْیٰی میں جو الفِ زائدہ تھا، وہ دُعْيَيَانِ میں ''الفِ تثنیہ'' سے پہلے اور دُعْيَيَاتٌ میں ''جمع مؤنث سالم کے الف'' سے پہلے واقع ہوا؛ لہٰذا اُس کو یاء سے بدل دیا، دُعْيَيَانِ اور دُعْيَيَاتٌ ہوگئے۔

ہو، اس واؤ کو یاء سے بدل دیتے ہیں، پھر یاء کو ساکن کر کے اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف کر دیتے ہیں؛ جیسے: مُعْلٍ (بلند کرنے والا) مُسْتَعْلٍ (بلندی کو طلب کرنے والا)، دَاعٍ (بلانے والا)، یہ اصل میں مُعْلِوٌ، مُسْتَعْلِوٌ اور دَاعِوٌ تھے۔[1]

اور اسی طرح ہر وہ یاء جو اسمِ فاعل میں آخر کلمہ میں واقع ہو (اور اس کا ماقبل مکسور ہو)، اُس یاء کو بھی ساکن کر کے اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف کر دیتے ہیں؛ جیسے: قَاضٍ[2] (فیصلہ کرنے والا)، یہ اصل میں قَاضِيٌ تھا۔

☆……☆……☆

سبق (۴۶)

باب فَعَلَ یَفْعِلُ سے ناقص یائی کی گردان: جیسے: الرَّمْیُ: تیر پھینکنا۔

صرف صغیر: رَمٰی یَرْمِیْ رَمْیًا، فهو رَامٍ، ورُمِيَ يُرْمٰی رَمْیًا، فهو مَرْمِيٌّ، الامر منه: اِرْمِ، والنهی عنه: لَاتَرْمِ، الظرف منه: مَرْمًی، والآلةُ منه: مِرْمًی ومِرْمَاةٌ و مِرْمَاءٌ، وتثنيتهما: مَرْمَيَانِ ومِرْمَيَانِ ومِرْمَاتَانِ ومِرْمَاءَ انِ، والجمع منهما: مَرَامٍ و مَرَامِیُّ، افعل التفضيل منه: أَرْمٰی، والمؤنث منه: رُمْيٰی، وتثنيتهما: أَرْمَيَانِ و رُمْيَيَانِ، والجمع منهما: أَرْمَوْنَ وأَرَامٍ ورُمًی ورُمْيَيَاتٌ.

---

[1] اسم فاعل کی گردان کے دیگر صیغوں میں بھی اسی قاعدے کے مطابق واؤ کو یاء سے بدلا گیا ہے۔

دَاعُوْنَ: اصل میں دَاعِوُوْنَ بروزن نَاصِرُوْنَ تھا، واؤ کسرہ کے بعد حکماً طرف میں واقع ہوا؛ لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل دیا، دَاعِیُوْنَ ہو گیا، پھر یاء کسرہ کے بعد واقع ہوئی اور اُس کے بعد واؤ ہے؛ لہٰذا ماقبل کو ساکن کرنے کے بعد، یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی، دَاعُیُوْنَ ہو گیا، پھر یاء ساکن ماقبل مضموم ہو جانے کی وجہ سے یاء کو واؤ سے بدل دیا دَاعُوْوْنَ ہو گیا، واؤ لام کلمہ اور واؤ علامتِ فاعل دو ساکن جمع ہو گئے؛ اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے پہلے واؤ کو حذف کر دیا، دَاعُوْنَ ہو گیا۔

[2] قَاضٍ: اصل میں قَاضِيٌ بروزن ضَارِبٌ تھا، یاء اسم فاعل میں آخر کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہوئی؛ لہٰذا یاء کو ساکن کر دیا، قَاضِيْنٌ ہو گیا، یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہو گئے؛ اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا، قَاضٍ ہو گیا۔

سبق (۴۷)

بحث اثبات فعل ماضی معروف: رَمٰی[1]، رَمَیَا، رَمَوْا[2]، رَمَتْ، رَمَتَا، رَمَیْنَ، رَمَیْتَ، رَمَیْتُمَا، رَمَیْتُمْ، رَمَیْتِ، رَمَیْتُمَا، رَمَیْتُنَّ، رَمَیْتُ، رَمَیْنَا.

بحث اثبات فعل ماضی مجہول: رُمِيَ، رُمِيَا، رُمُوْا[3]، رُمِيَتْ، رُمِيَتَا، رُمِيْنَ، رُمِيْتَ، رُمِيْتُمَا، رُمِيْتُمْ، رُمِيْتِ، رُمِيْتُمَا، رُمِيْتُنَّ، رُمِيْتُ، رُمِيْنَا.

بحث اثبات فعل مضارع معروف: يَرْمِیْ[4]، يَرْمِيَانِ، يَرْمُوْنَ[5]، تَرْمِیْ، تَرْمِيَانِ، يَرْمِيْنَ، تَرْمِیْ، تَرْمِيَانِ، تَرْمُوْنَ، تَرْمِيْنَ[6]، تَرْمِيَانِ، تَرْمِيْنَ، أَرْمِیْ، نَرْمِیْ.

بحث اثبات فعل مضارع مجہول: يُرْمٰی[7]، يُرْمَيَانِ، يُرْمَوْنَ[8]، تُرْمٰی، تُرْمَيَانِ، يُرْمَيْنَ، تُرْمٰی، تُرْمَيَانِ، تُرْمَوْنَ، تُرْمَيْنَ، تُرْمَيَانِ، تُرْمَيْنَ، أُرْمٰی، نُرْمٰی.

---

[1] رَمٰی: اصل میں رَمَيَ بروزن ضَرَبَ تھا، یاء متحرک ہے ماقبل مفتوح؛ لہٰذا یاء کو الف سے بدل دیا، رَمٰی ہوگیا۔

[2] رَمَوْا: اصل میں رَمَيُوْا بروزن ضَرَبُوْا تھا، یاء متحرک ماقبل مفتوح؛ لہٰذا یاء کو الف سے بدل دیا، رَمَاوْا ہوگیا، الف اور واؤ دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کردیا، رَمَوْا ہوگیا۔ یہی تعلیل رَمَتْ اور رَمَتَا میں ہوئی ہے۔

[3] رُمُوْا: اصل میں رُمِيُوْا بروزنِ ضُرِبُوْا تھا، یاء کسرہ کے بعد ہے، اور اُس کے بعد واؤ ہے؛ لہٰذا ماقبل کو ساکن کرنے کے بعد، یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی، رُمُيْوْا ہوگیا، پھر یاء ساکن ماقبل مضموم ہونے کی وجہ سے یاء کو واؤ سے بدل دیا، رُمُوْوْا ہوگیا، واؤ اور واؤ دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے پہلے واؤ کو حذف کردیا، رُمُوْا ہوگیا۔

[4] يَرْمِیْ: اصل میں يَرْمِيُ بروزنِ يَضْرِبُ تھا، یاء صیغہ واحد مذکر غائب میں، لام کلمہ کی جگہ، کسرہ کے بعد واقع ہوئی؛ لہٰذا یاء کو ساکن کردیا، يَرْمِیْ ہوگیا۔ یہی تعلیل تَرْمِیْ، أَرْمِیْ اور نَرْمِیْ میں ہوگی۔

[5] يَرْمُوْنَ اور تَرْمُوْنَ میں وہی تعلیل ہوگی جو رُمُوْا میں ہوئی ہے۔

[6] تَرْمِيْنَ (واحد مؤنث حاضر): اصل میں تَرْمِيِيْنَ بروزنِ تَضْرِبِيْنَ تھا، یاء کسرہ کے بعد ہے، اور اُس کے بعد پھر دوسری یاء ہے؛ لہٰذا یاء کو ساکن کردیا، تَرْمِيْيْنَ ہوگیا، یاء اور یاء دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے پہلی یاء کو حذف کردیا، تَرْمِيْنَ ہوگیا۔

[7] يُرْمٰی: اصل میں يُرْمَيُ بروزنِ يُضْرَبُ تھا، یاء متحرک ماقبل مفتوح؛ لہٰذا یاء کو الف سے بدل دیا، يُرْمٰی ہوگیا۔ یہی تعلیل تُرْمٰی، أُرْمٰی اور نُرْمٰی میں ہوگی۔

[8] يُرْمَوْنَ اصل میں يُرْمَيُوْنَ بروزنِ يُضْرَبُوْنَ تھا، یاء متحرک ماقبل مفتوح؛ لہٰذا یاء کو الف سے بدل دیا، =

سبق (۴۸)

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف: لَنْ یَّرْمِيَ، لَنْ یَّرْمِیَا، لَنْ یَّرْمُوْا، لَنْ تَرْمِيَ، لَنْ تَرْمِیَا، لَنْ یَّرْمِیْنَ، لَنْ تَرْمِيَ، لَنْ تَرْمِیَا، لَنْ تَرْمُوْا، لَنْ تَرْمِیْ، لَنْ تَرْمِیَا، لَنْ تَرْمِیْنَ، لَنْ أَرْمِيَ، لَنْ نَرْمِيَ.

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجہول: لَنْ یُّرْمٰی، لَنْ یُّرْمَیَا، لَنْ یُّرْمَوْا، لَنْ تُرْمٰی، لَنْ تُرْمَیَا، لَنْ یُّرْمَیْنَ، لَنْ تُرْمٰی، لَنْ تُرْمَیَا، لَنْ تُرْمَوْا، لَنْ تُرْمَیْ، لَنْ تُرْمَیَا، لَنْ تُرْمَیْنَ، لَنْ أُرْمٰی، لَنْ نُرْمٰی.

بحث نفی حجد بلم در فعل مضارع معروف: لَمْ یَرْمِ، لَمْ یَرْمِیَا، لَمْ یَرْمُوْا، لَمْ تَرْمِ، لَمْ تَرْمِیَا، لَمْ یَرْمِیْنَ، لَمْ تَرْمِ، لَمْ تَرْمِیَا، لَمْ تَرْمُوْا، لَمْ تَرْمِیْ، لَمْ تَرْمِیَا، لَمْ تَرْمِیْنَ، لَمْ أَرْمِ، لَمْ نَرْمِ.

بحث نفی حجد بلم در فعل مضارع مجہول: لَمْ یُرْمَ، لَمْ یُرْمَیَا، لَمْ یُرْمَوْا، لَمْ تُرْمَ، لَمْ تُرْمَیَا، لَمْ یُرْمَیْنَ، لَمْ تُرْمَ، لَمْ تُرْمَیَا، لَمْ تُرْمَوْا، لَمْ تُرْمَیْ، لَمْ تُرْمَیَا، لَمْ تُرْمَیْنَ، لَمْ أُرْمَ، لَمْ نُرْمَ.

بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف: لَیَرْمِیَنَّ، لَیَرْمِیَانِّ، لَیَرْمُنَّ[۱]، لَتَرْمِیَنَّ، لَتَرْمِیَانِّ، لَیَرْمِیْنَانِّ، لَتَرْمِیَنَّ، لَتَرْمِیَانِّ، لَتَرْمُنَّ، لَتَرْمِنَّ[۲]

= یُرْمَاوْنَ ہوگیا، الف اور واؤ دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کردیا، یُرْمَوْنَ ہوگیا۔ یہی تعلیل تُرْمَوْنَ اور تُرْمَیْنَ (واحد مؤنث حاضر) میں ہوگی۔

[۱] لَیَرْمُنَّ: اصل میں لَیَرْمِیُوْنَّ تھا، یاء کسرہ کے بعد ہے اور اس کے بعد واؤ ہے؛ لہٰذا ماقبل کو ساکن کرنے کے بعد، یاء کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیدی، لَیَرْمُیُوْنَّ ہوگیا، پھر یاء کو واؤ سے بدل دیا، لَیَرْمُوْوْنَّ ہوگیا، واؤ جو یاء کے بدلے میں آیا ہے، واؤ ضمیر اور نون تین ساکن جمع ہوگئے؛ چوں کہ دونوں واؤ مدہ ہیں، اس لئے دونوں واؤں کو حذف کردیا، لَیَرْمُنَّ ہوگیا۔ یہی تعلیل لَتَرْمُنَّ، لَیَرْمُنْ اور لَتَرْمُنْ میں ہوئی ہے۔

[۲] لَتَرْمِنَّ: اصل میں لَتَرْمِیِیْنَّ تھا، یاء کسرہ کے بعد ہے اور اس کے بعد پھر دوسری یاء ہے؛ لہٰذا یاء کو ساکن کردیا، لَتَرْمِیْیْنَّ ہوگیا، یاء لام کلمہ، یاء ضمیر اور نون تین ساکن جمع ہوگئے، چوں کہ دونوں یاء مدہ ہیں، اس لئے دونوں یاؤں کو حذف کردیا، لَتَرْمِنَّ ہوگیا۔ یہی تعلیل لَتَرْمِنْ میں ہوگی۔

لَتَرْمِیَانِّ، لَتَرْمِیْنَانِّ، لَأَرْمِیَنَّ، لَنَرْمِیَنَّ.

بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل مجہول: لَیُرْمَیَنَّ، لَیُرْمَیَانِّ، لَیُرْمَوُنَّ[1] لَتُرْمَیَنَّ، لَتُرْمَیَانِّ، لَیُرْمَیْنَانِّ، لَتُرْمَیَنَّ، لَتُرْمَیَانِّ، لَتُرْمَوُنَّ، لَتُرْمِیَنَّ، لَتُرْمَیَانِّ، لَتُرْمَیْنَانِّ، لَأُرْمَیَنَّ، لَنُرْمَیَنَّ.

بحث لام تاکید با نون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل معروف: لَیَـرْمِیَـنْ، لَیَـرْمُـنْ، لَتَرْمِیَنْ، لَتَرْمِیَنْ، لَتَرْمُنْ، لَتَرْمِنْ، لَأَرْمِیَنْ، لَنَرْمِیَنْ.

بحث لام تاکید با نون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل مجہول: لَیُـرْمَیَـنْ، لَیُـرْمَـوُنْ، لَتُرْمَیَنْ، لَتُرْمَیَنْ، لَتُرْمَوُنْ، لَتُرْمِیَنْ، لَأُرْمَیَنْ، لَنُرْمَیَنْ.

سبق (۴۹)

بحث امر حاضر معروف: اِرْمِ[2] اِرْمِیَا، اِرْمُوْا، اِرْمِیْ، اِرْمِیَا، اِرْمِیْنَ.

بحث امر حاضر مجہول: لِتُرْمَ، لِتُرْمَیَا، لِتُرْمَوْا، لِتُرْمَیْ، لِتُرْمَیَا، لِتُرْمَیْنَ .

بحث امر غائب و متکلم معروف: لِیَـرْمِ، لِیَـرْمِیَـا، لِیَرْمُوْا، لِتَرْمِ، لِتَرْمِیَا، لِیَرْمِیْنَ، لِأَرْمِ، لِنَرْمِ.

بحث امر غائب و متکلم مجہول: لِیُـرْمَ، لِیُـرْمَیَـا، لِیُـرْمَوْا، لِتُرْمَ، لِتُرْمَیَا، لِیُرْمَیْنَ، لِأُرْمَ، لِنُرْمَ.

بحث امر حاضر معروف با نون ثقیلہ: اِرْمِیَـنَّ، اِرْمِیَـانِّ، اِرْمُـنَّ، اِرْمِنَّ، اِرْمِیَـانِّ، اِرْمِیْنَانِّ.

---

[1] لَیُرْمَوُنَّ: اصل میں لَیُرْمَیُوْنَّ تھا، یاء متحرک ہے ماقبل مفتوح؛ لہٰذا یاء کو الف سے بدل دیا، لَیُرْمَاوُنَّ ہوگیا، الف مدہ اور واؤ ضمیر دو ساکن جمع ہوگئے؛ لہٰذا الف مدہ کو حذف کر دیا، لَیُـرْمَوْنَّ ہوگیا، پھر واؤ غیر مدہ اور نون دو ساکن جمع ہوگئے؛ لہٰذا واؤ غیر مدہ کو ضمہ دیدیا، لَیُـرْمَوُنَّ ہوگیا۔ یہی تعلیل لَتُـرْمَوُنَّ اور لَتُـرْمَیِنَّ میں ہوئی ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ لَتُرْمَیِنَّ میں الف کو حذف کرنے کے بعد، یاء کو غیر مدہ ہونے کی وجہ سے کسرہ دیا گیا ہے۔

[2] اِرْمِ: اصل میں اِرْمِیْ بروزن اِضْرِبْ تھا، یاء وقف کی وجہ سے حذف ہوگئی، اِرْمِ ہوگیا۔

بحث امر حاضر مجہول بانون ثقیلہ: لِتُـرْمَيَنَّ، لِتُرْمَيَانِّ، لِتُرْمَوُنَّ، لِتُرْمَيِنَّ، لِتُرْمَيَانِّ، لِتُرْمَيْنَانِّ۔

بحث امر غائب ومتکلم معروف بانون ثقیلہ: لِيَرْمِيَنَّ، لِيَرْمِيَانِّ، لِيَرْمُنَّ، لِتَرْمِيَنَّ، لِتَرْمِيَانِّ، لِيَرْمِيْنَانِّ، لِأَرْمِيَنَّ، لِنَرْمِيَنَّ۔

بحث امر غائب ومتکلم مجہول بانون ثقیلہ: لِيُـرْمَيَنَّ، لِيُرْمَيَانِّ، لِيُرْمَوُنَّ، لِتُرْمَيَنَّ، لِتُرْمَيَانِّ، لِيُرْمَيْنَانِّ، لِأُرْمَيَنَّ، لِنُرْمَيَنَّ۔

بحث امر حاضر معروف بانون خفیفہ: اِرْمِيَنْ، اِرْمُنْ، اِرْمِنْ۔

بحث امر حاضر مجہول بانون خفیفہ: لِتُرْمَيَنْ، لِتُرْمَوُنْ، لِتُرْمَيِنْ۔

بحث امر غائب ومتکلم معروف بانون خفیفہ: لِيَـرْمِيَنْ، لِيَرْمُنْ، لِتَرْمِيَنْ، لِأَرْمِيَنْ لِنَرْمِيَنْ۔

بحث امر غائب ومتکلم مجہول بانون خفیفہ: لِيُـرْمَيَنْ، لِيُرْمَوُنْ، لِتُرْمَيَنْ، لِأُرْمَيَنْ، لِنُرْمَيَنْ۔

سبق (۵۰)

بحث نہی حاضر معروف: لَاتَرْمِ، لَاتَرْمِيَا، لَاتَرْمُوْا، لَاتَرْمِيْ، لَاتَرْمِيَا، لَاتَرْمِيْنَ۔

بحث نہی حاضر مجہول: لَاتُرْمَ، لَاتُرْمَيَا، لَاتُرْمَوْا، لَاتُرْمَيْ، لَاتُرْمَيَا، لَاتُرْمَيْنَ۔

بحث نہی غائب ومتکلم معروف: لَايَـرْمِ، لَايَـرْمِيَـا، لَايَـرْمُـوْا، لَاتَـرْمِ، لَاتَرْمِيَا، لَايَرْمِيْنَ، لَاأَرْمِ، لَانَرْمِ۔

بحث نہی غائب ومتکلم مجہول: لَايُـرْمَ، لَايُـرْمَيَـا، لَايُـرْمَـوْا، لَاتُـرْمَ، لَاتُرْمَيَـا، لَايُرْمَيْنَ، لَاأُرْمَ، لَانُرْمَ۔

بحث نہی حاضر معروف بانون ثقیلہ: لَاتَـرْمِيَـنَّ، لَا تَرْمِيَانِّ، لَاتَرْمُنَّ، لَاتَرْمِنَّ، لَا تَرْمِيَانِّ، لَاتَرْمِيْنَانِّ۔

بحث نہی حاضر مجہول بانون ثقیلہ: لَاتُـرْمَيَـنَّ، لَاتُـرْمَيَـانِّ، لَاتُـرْمَوُنَّ، لَاتُـرْمَيِنَّ،

لَاتُرْمَیَانِّ لَاتُرْمَیْنَانِّ.

بحث نہی غائب ومتکلم معروف بانون ثقیلہ: لَایَرْمِیَنَّ، لَایَرْمِیَانِّ، لَایَرْمُنَّ، لَاتَرْمِیَنَّ، لَا تَرْمِیَانِّ، لَایَرْمِیْنَانِّ، لَاأَرْمِیَنَّ، لَانَرْمِیَنَّ.

بحث نہی غائب ومتکلم مجہول بانون ثقیلہ: لَایُرْمَیَنَّ، لَایُرْمَیَانِّ، لَایُرْمَوُنَّ، لَاتُرْمَیَنَّ، لَاتُرْمَیَانِّ، لَایُرْمَیْنَانِّ، لَاأُرْمَیَنَّ، لَانُرْمَیَنَّ.

بحث نہی حاضر معروف بانون خفیفہ: لَاتَرْمِیَنْ، لَاتَرْمُنْ، لَاتَرْمِنْ.

بحث نہی حاضر مجہول بانون خفیفہ: لَاتُرْمَیَنْ، لَاتُرْمَوُنْ، لَاتُرْمَینْ.

بحث نہی غائب ومتکلم معروف بانون خفیفہ: لَایَرْمِیَنْ، لَایَرْمُنْ، لَاتَرْمِیَنْ، لَا أَرْمِیَنْ، لَانَرْمِیَنْ.

بحث نہی غائب ومتکلم مجہول بانون خفیفہ: لَایُرْمَیَنْ، لَایُرْمَوُنْ، لَاتُرْمَیَنْ، لَاأُرْمَیَنْ، لَانُرْمَیَنْ.

سبق (۵۱)

بحث اسم فاعل: رَامٍ[۱]، رَامِیَانِ، رَامُوْنَ[۲]، رَامِیَةٌ، رَامِیَتَانِ، رَامِیَاتٌ.

بحث اسم مفعول: مَرْمِيٌّ، مَرْمِیَّانِ، مَرْمِیُّوْنَ، مَرْمِیَّةٌ، مَرْمِیَّتَانِ، مَرْمِیَّاتٌ.

بحث اسم ظرف: مَرْمًی[۳]، مَرْمَیَانِ، مَرَامٍ[۴].

---

[۱] رَامٍ: اصل میں رَامِيٌ بروزنِ ضَارِبٌ تھا، کسرہ کے بعد یاء پر ضمہ دشوار سمجھ کر، یاء کو ساکن کردیا، رَامِیْنٌ ہوگیا، یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کردیا، رَامٍ ہوگیا۔

[۲] رَامُوْنَ: میں وہی تعلیل ہوگی جو یَرْمُوْنَ میں ہوئی ہے، یَرْمُوْنَ کی تعلیل کے لئے دیکھئے: (ص:۵۱)

[۳] مَرْمًی: اصل میں مَرْمَيٌ تھا، یاء متحرک ہے ماقبل مفتوح؛ لہٰذا یاء کو الف سے بدل دیا، مَرْمَانٌ ہوگیا، الف اور تنوین دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کردیا، مَرْمًی ہوگیا۔ یہی تعلیل مِرْمًی اسم آلہ اور رُمًّی اسم تفضیل جمع مؤنث میں ہوگی۔

[۴] مَرَامٍ اصل میں مَرَامِيٌ تھا، یاء پر ضمہ دشوار سمجھ کر یاء کو ساکن کردیا، مَرَامِیْنٌ ہوگیا، یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کردیا، مَرَامٍ ہوگیا۔ یہ تعلیل اُن حضرات کے مذہب کے اعتبار =

بحث اسم آلہ: مِرْمًى، مِرْمَيَانِ، مَرَامٍ، مِرْمَاةٌ[۱]، مِرْمَاتَانِ، مَرَامٍ، مِرْمَاءٌ[۲]، مِرْمَاءَ انِ، مَرَامِيٌّ[۳].

بحث اسم تفضیل: أَرْمٰى[۴]، أَرْمَيَانِ، أَرْمَوْنَ[۵]، أَرَامٍ، رُمْيٰى، رُمْيَيَانِ، رُمْيَيَاتٌ، رُمًى. —— یہ ابواب مذکورہ ابواب کے قواعد کے مانند ہیں۔

مَرْمِيٌّ: (پھینکا ہوا ایک مرد) اصل میں مَرْمُوْيٌ بروزن مَضْرُوْبٌ تھا، واؤ اور یاء ایک کلمہ میں جمع ہو گئے، اور اُن میں سے پہلا ساکن ہے اور کسی دوسرے حرف سے بدلا ہوا نہیں ہے؛ لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل کر، یاء کا یاء میں ادغام کر دیا، مَرْمُيٌّ ہو گیا، پھر یاء کی موافقت کے لئے یاء کے ماقبل کو کسرہ دیدیا، مَرْمِيٌّ ہو گیا۔

اس لئے کہ قاعدہ ہے کہ ''جس جگہ واؤ اور یاء ایک کلمے میں جمع ہو جائیں، اور اُن میں سے پہلا ساکن ہو اور کسی دوسرے حرف سے بدلا ہوا نہ ہو، نیز جمع تکسیر پر محمول نہ ہو[۶] اور دوسرے

= سے ہے جو اس طرح کے اسماء کو منصرف کہتے ہیں۔

اور جو غیر منصرف کہتے ہیں ان کے نزدیک تعلیل اس طرح ہوگی: مَرَامٍ اصل میں مَرَامِيُ تھا، یاء پر ضمہ دشوار سمجھ کر یاء کو ساکن کر دیا، مَرَامِیْ ہو گیا، پھر ضمہ کے عوض عین کلمہ راء کو تنوین دیدی، مَرَامٍیْ ہو گیا، تنوین اور یاء دو ساکن جمع ہو گئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا، مَرَامٍ ہو گیا۔ یہی تعلیل أَرَامٍ میں ہوگی۔

[۱] مِرْمَاةٌ: اصل میں مِرْمَيَةٌ بروزن مِضْرَبَةٌ تھا، یاء متحرک ماقبل مفتوح؛ لہٰذا یاء کو الف سے بدل دیا، مِرْمَاةٌ ہو گیا۔ یہی تعلیل مِرْمَاتَانِ میں ہوگی۔

[۲] مِرْمَاءٌ: اصل میں مِرْمَايٌ بروزن مِضْرَابٌ تھا، یاء طرف میں ''الف زائدہ'' کے بعد واقع ہوئی؛ لہٰذا یاء کو ہمزہ سے بدل دیا، مِرْمَاءٌ ہو گیا۔ یہی تعلیل مِرْمَاءَ انِ میں ہوگی۔

[۳] مَرَامِيٌّ: اصل میں مَرَامِيْيُ بروزن مَضَارِيْبُ تھا، دو یاء ایک کلمہ میں جمع ہو گئیں، اور اُن میں سے پہلی یاء ساکن ہے؛ لہٰذا پہلی یاء کا دوسری یاء میں ادغام کر دیا، مَرَامِيٌّ ہو گیا۔

[۴] أَرْمٰى: اصل میں أَرْمَيُ بروزن اَضْرَبُ تھا، یاء متحرک ہے ماقبل مفتوح؛ لہٰذا یاء کو الف سے بدل دیا، أَرْمٰى ہو گیا۔

[۵] اس میں وہی تعلیل ہوگی جو پیچھے رَمَوْا میں ہوئی ہے۔

[۶] یعنی اُس کلمہ کو عدم تعلیل میں ایسی جمع تکسیر پر محمول نہ کیا گیا ہو جس میں سببِ تعلیل موجود نہ ہونے کی وجہ سے کوئی تعلیل نہ ہوئی ہو، جیسے: اُسَيْوِدُ میں اگرچہ ''مرمیٌّ'' کا قاعدہ پایا جا رہا ہے؛ لیکن اُس کو أَسَاوِدُ جمع تکسر پر محمول کر کے اپنی اصل پر باقی رکھا گیا ہے، اور أساوِدُ میں چوں کہ کوئی سببِ تعلیل موجود نہیں، اس لیے اُس میں تعلیل نہ ہوئی ہے۔

کلمے کے ساتھ التباس سے محفوظ ہو، تو وہاں واؤ کو یاء سے بدل کر، یاء کا یاء میں ادغام کردیتے ہیں، پھر یاء کے ماقبل کو کسرہ دیدیتے ہیں اگر وہ مضموم ہو؛ جیسے: مَرْمِيٌّ (پھینکا ہوا)، سَيِّدٌ (سردار)، طَيٌّ (لپیٹنا) اور لَيَّانٌ (قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا)، یہ اصل میں مَرْمُوْيٌ، سَيْوِدٌ، طَوْيٌ اور لَوْيَانٌ تھے''۔

دِيْوَانٌ: میں واؤ یاء سے نہیں بدلا؛ اس لئے کہ اس میں یاء واؤ کے بدلے میں آئی ہے، یہ اصل میں دِوْوَانٌ تھا، کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس کی جمع دَوَاوِيْنُ آتی ہے۔

أُسَيْوِدٌ[1]: میں واؤ یاء سے نہیں بدلا؛ اس لئے کہ یہ أَسَاوِدُ جمع تکسیر پر محمول ہے۔

أَيْـوَمُ: میں واؤ اپنی حالت پر باقی رہا؛ اس لئے کہ یہ دوسرے کلمے کے ساتھ التباس سے محفوظ نہیں ہے۔[2]

حَيْوَةٌ اور ضَيْوَنٌ: میں جو واؤ اپنی حالت پر باقی رہا، یہ شاذ (خلاف قیاس) ہے۔[3]

دیگر ابواب سے ناقص کی گردانوں کو مذکورہ اصول وقواعد پر قیاس کرلیا جائے۔

سبق (۵۲)

باب إِفْعَال سے ناقص واوی کی گردان: جیسے: الإِعْلَاءُ: بلند کرنا۔

صرف صغیر: أَعْلٰی[4] يُعْلِیْ[5] إِعْلَاءً[6]، فهو مُعْلٍ[7]، وأُعْلِيَ[8] يُعْلٰی إِعْلَاءً، فهو

---

[1] یہ ''سَيِّدٌ'' کی تصغیر ہے (بمعنی چھوٹا سردار)۔

[2] أَيْوَمُ (روشن دن)، اگر اس میں واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کریں گے، تو اس کا أَيِّمٌ (بمعنی غیر شادی شدہ مرد یا عورت) کے ساتھ التباس لازم آئے گا۔

[3] ضَيْوَنٌ (بلّی)، حَيْـوَةٌ (ایک شخص کا نام)۔ بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ حَيْـوَةٌ میں ادغام کا نہ ہونا خلاف قیاس نہیں؛ بلکہ قیاس کے مطابق ہے؛ اس میں ادغام اس لئے نہیں ہوا کہ اگر اس میں ادغام کریں گے، تو اس کا حَيَّةٌ (بمعنی سانپ) کے ساتھ التباس لازم آئے گا۔

[4] أَعْلٰی: اصل میں أَعْلَوَ بروزن أَكْرَمَ تھا، واؤ جو ثلاثی مجرد کی ماضی میں تیسرا حرف تھا، یہاں چوتھا حرف ہوگیا، اور ماقبل کی حرکت واؤ کے مخالف ہے؛ لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل دیا، أَعْلَيَ ہوگیا، پھر یاء متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے یاء کو الف سے بدل دیا، أَعْلٰی ہوگیا۔ یہی تعلیل آگے يُعْـلٰی، سَمّٰی، يُسَمّٰی، تَلَقّٰی، يَتَلَقّٰی اور يُتَلَقّٰی میں ہوگی۔

[5] يُعْلِیْ: اصل میں يُعْلِوُ بروزن يُكْرِمُ تھا، واؤ آخر کلمے میں کسرے کے بعد واقع ہوا؛ لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل دیا =

مُعَلًّى[1]، الامر منه: أَعْلِ[2]، والنهي عنه: لَاتُعْلِ، الظرف منه: مُعَلًّى.

باب **تَفْعِيل** سے ناقص واوی کی گردان: جیسے: التَّسْمِيَةُ: نام رکھنا۔

صرف صغیر: سَمّٰى يُسَمِّي تَسْمِيَةً، فهو مُسَمٍّ، وسُمِّيَ يُسَمّٰى تَسْمِيَةً، فهو مُسَمًّى، الامرمنه: سَمِّ، والنهي عنه: لَاتُسَمِّ، الظرف منه: مُسَمًّى.

باب **تَفَعُّل** سے ناقص واوی کی گردان: جیسے: التَّلَقِّي: حاصل کرنا۔

صرف صغیر: تَلَقّٰى يَتَلَقّٰى تَلَقِّيًا، فهو مُتَلَقٍّ، وتُلُقِّيَ يُتَلَقّٰى تَلَقِّيًا، فهو مُتَلَقًّى، الامرمنه: تَلَقَّ، والنهي عنه: لَاتَتَلَقَّ، الظرف منه: مُتَلَقًّى.

باب **اِفْتِعَال** سے ناقص یائی کی گردان: جیسے: الاجْتِبَاءُ: منتخب کرنا۔

صرف صغیر: اِجْتَبٰى يَجْتَبِي اِجْتِبَاءً، فهو مُجْتَبٍ، واُجْتُبِيَ يُجْتَبٰى اِجْتِبَاءً، فهو مُجْتَبًى، الامرمنه: اِجْتَبِ، والنهي عنه: لَاتَجْتَبِ، الظرف منه: مُجْتَبًى.[3]

سبق (۵۴)

تَسْمِيَةً (نام رکھنا): اصل میں تَسْمِيْوًا بروزن تَصْرِيْفًا تھا، یاء اور واوٌ ایک کلمے میں جمع ہو گئے، اور اُن میں سے پہلا ساکن ہے اور کسی دوسرے حرف سے بدلا ہوا نہیں ہے؛ لہٰذا واوٌ کو یاء سے بدل دیا، تَسْمِيْيًا ہو گیا، پھر ایک یاء کو حذف کر کے آخر میں اُس کے عوض تاء زیادہ کر دی، تَسْمِيَةً ہو گیا۔

= يُعْلِيُ ہو گیا، پھر یاء صیغہ واحد مذکر غائب میں، لام کلمہ کی جگہ، کسرے کے بعد واقع ہوئی؛ لہٰذا یاء کو ساکن کر دیا، يُعْلِيْ ہو گیا۔ یہی تعلیل آگے يُسَمِّيْ میں ہو گی۔

[6] إعْلاءً: میں مِدْعَاءٌ کی طرح تعلیل ہو گی۔

[7] مُعْلٍ، مُسَمٍّ اور مُتَلَقٍّ میں وہی تعلیل ہو گی جو پیچھے دَاعٍ میں ہوئی ہے۔

[8] أُعْلِيَ، سُمِّيَ اور تُلُقِّيَ میں دُعِيَ کی طرح تعلیل ہو گی۔

[1] مُعْلًى، مُسَمًّى اور مُتَلَقًّى میں مَدْعًى کی طرح تعلیل ہو گی۔

[2] أَعْلِ، سَمِّ اور تَلَقَّ میں اُدْعُ کی طرح اور لَاتُعْلِ، لَاتُسَمِّ اور لَاتَتَلَقَّ میں لَاتَدْعُ کی طرح تعلیل ہو گی۔

[3] اس گردان میں ''رَمٰی يَرْمِيْ...... '' کے طرز پر تعلیل کر لی جائے۔ اِجْتِبَاءً مصدر میں مِرْمَاءٌ کی طرح اور مُجْتَبًى اسم مفعول و اسم ظرف میں مَرْمًى کی طرح تعلیل ہو گی۔

قاعدہ: جس جگہ دو حرف ایک جنس کے جمع ہو جائیں، تو وہاں تین طریقے سے تخفیف کرتے ہیں: (۱) کبھی ادغام کردیتے ہیں؛ جیسے: فَرَّ[1] (وہ بھاگا)، عَزَّ (وہ صاحبِ عزت ہوا). (۲) کبھی خلاف قیاس ایک حرف کو حذف کردیتے ہیں؛ جیسے: ظَلْتُ ظِلْتُ[2] (میں نے دن میں کیا) مَسْتُ مِسْتُ (میں نے ہاتھ لگایا). (۳) کبھی خلاف قیاس ان میں سے ایک کو کسی دوسرے حرف سے بدل دیتے ہیں؛ جیسے: قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا[3]، یہ اصل میں دَسَّسَهَا تھا۔

تَلَقٍّ (حاصل کرنا): اصل میں تَلَقُّوٌ بروزن تَقَبُّلٌ تھا، قاف کا ضمہ کسرہ سے بدل کر، واؤ کو یاء سے بدل دیا، تَلَقِّيٌ ہوگیا، پھر کسرے کے بعد یاء پر ضمہ دشوار سمجھ کر یاء کو ساکن کردیا، تَلَقِّيْنْ ہوگیا، یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کردیا، تَلَقٍّ ہوگیا۔

اس لئے کہ کلام عرب میں آپ کوئی ایسا اسم متمکن نہیں پائیں گے جس کے آخر میں حرف علت ہو اور اُس سے پہلے ضمہ ہو، اگر کہیں ایسا اتفاق ہوتا ہے تو وہاں ضمے کو کسرے سے بدل دیتے ہیں، اور اگر حرف علت واؤ ہو تو اُس کو یاء سے بدل دیتے ہیں؛ جیسے: تَلَقٍّ (حاصل کرنا)، تَلاقٍ (ملاقات کرنا)، قَلَنْسٍ (ٹوپی)، أَدْلٍ (بہت سے ڈول)، یہ اصل میں تَلَقُّوٌ، تَلاقُوٌ، قَلَنْسُوٌ اور أَدْلُوٌ تھے۔[4]

---

[1] فَرَّ اصل میں فَرَرَ بروزن ضَرَبَ تھا، دو حرف ایک جنس کے ایک کلمے میں جمع ہوگئے، اور دونوں متحرک ہیں اور ان کا ماقبل بھی متحرک ہے؛ لہٰذا پہلے حرف کو ساکن کر کے اُس کا دوسرے حرف میں ادغام کردیا، فَرَّ ہوگیا۔ یہی تخفیف عَزَّ میں ہوگی۔

[2] ظَلْتُ: اصل میں ظَلِلْتُ بروزن سَمِعْتُ تھا، دو حرف ایک جنس کے ایک کلمے میں جمع ہوگئے؛ خلاف قیاس پہلے حرف (عین کلمہ) کو حذف کردیا، ظَلْتُ ہوگیا۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ عین کلمے کی حرکت کسرہ نقل کر کے ماقبل کو دینے کے بعد عین کلمے کو حذف کر کے ظِلْتُ پڑھا جائے۔ یہی تخفیف مَسْتُ، مِسْتُ میں ہوگی۔

[3] ترجمہ: نامراد وہ ہوگا جو اس کو (گناہ میں) دھنسا دے۔ دَسّٰهَا: اصل میں دَسَّسَهَا تھا، دو حرف ایک جنس کے ایک کلمے میں جمع ہوگئے؛ خلاف قیاس دوسرے حرف کو الف سے بدل دیا، دَسّٰهَا ہوگیا۔

[4] **قاعدہ:** ہر وہ ''واؤ اصلی'' جو اسمِ متمکن میں ضمہ کے بعد، لام کلمہ کی جگہ واقع ہو، ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنے کے بعد، اُس واؤ کو یاء سے بدل کر، ساکن کردیتے ہیں، پھر یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہوجانے کی وجہ سے، یاء کو حذف کردیتے ہیں؛ جیسے: تَلَقٍّ، یہ اصل میں تَلَقُّوٌ تھا۔ (علم الصیغہ ص:۳۹)

سبق (۵۴)

لفیف کی گردانیں

لفیف مفروق کی گردانیں اُن قواعد کے مطابق نکل سکتی ہیں جو پیچھے بیان کئے گئے ہیں۔ تعلیل میں لفیف مفروق کے فا کلمے کو "معتل فا" پر اور لام کلمے کو "معتل لام" پر قیاس کریں گے۔

باب ضَرَبَ سے لفیف مفروق کی گردان: جیسے: **الوِقَايَةُ والوَقْيُ** : حفاظت کرنا۔

صرف صغیر: **وَقٰی[1] یَقِیْ[2] وِقَايَةً ووَقْيًا، فهو وَاقٍ، ووُقِيَ يُوْقٰی وِقَايَةً ووَقْيًا فهو مَوْقِيٌّ، الامر منه: قِ، [3] والنهی عنه: لَاتَقِ، الظرف منه: مَوْقًی، والآلة منه: مِيْقًی[4] ومِيْقَاةٌ ومِيْقَاءٌ[5] وتثنيتهما: مَوْقَيَانِ ومِيْقَيَانِ ومِيْقَاتَانِ ومِيْقَاءَ انِ، والجمع منهما: مَوَاقٍ ومَوَاقِيُّ، افعل التفضيل منه: أَوْقٰی، والمؤنث منه: وُقْيٰی، و تثنيتهما: أَوْقَيَانِ ووُقْيَيَانِ، والجمع منهما: أَوْقَوْنَ وأَوَاقٍ ووُقًی ووُقْيَيَاتٌ.**

---

[1] مضارع معروف: یَقِیْ، امر حاضر معروف: قِ، نہی حاضر معروف لَاتَقِ اور اسم آلہ کے واحد و تثنیہ کے صیغوں کے علاوہ، اس باب کے باقی تمام صیغوں میں رَمٰی یَرْمِیْ ...... کی طرح تعلیل ہوئی ہے۔

[2] یَقِیْ: اصل میں یَوْقِيُ بروزن یَضْرِبُ تھا، واؤ علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہوا؛ لہٰذا واؤ کو حذف کر دیا، یَقِيُ ہوگیا، یاء صیغہ واحد مذکر غائب میں فعل کے لام کلمہ کی جگہ، کسرہ کے بعد واقع ہوئی؛ لہٰذا یاء کو ساکن کر دیا، یَقِیْ ہوگیا۔ لَاتَقِ فعل نہی میں بقاعدہ "یَعِدُ" واؤ کو حذف کر کے، آخر سے یاء علامت جزمی کی وجہ سے حذف کی گئی ہے۔

[3] قِ: اصل میں اِوْقِیْ بروزن اِضْرِبْ تھا، واؤ جو فعل مضارع معروف میں علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہونے کی وجہ سے حذف ہوگیا تھا، باب کی موافقت کے لئے اس کو یہاں بھی حذف کر دیا، اِقِیْ ہوگیا، پھر ابتدا بالسکون کے ختم ہو جانے کی وجہ سے شروع میں ہمزۂ وصل کی ضرورت نہ رہی؛ لہٰذا شروع سے ہمزۂ وصل کو حذف کر دیا، قِیْ ہوگیا، پھر وقف کی وجہ سے آخر سے یاء کو بھی حذف کر دیا، قِ ہوگیا۔

[4] مِیْقًی: اصل میں مِوْقَيٌ بروزن مِضْرَبٌ تھا، واؤ ساکن غیر مدغم کسرہ کے بعد واقع ہوا؛ لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل دیا، مِیْقَيٌ ہوگیا، پھر یاء متحرک ہے ما قبل مفتوح؛ لہٰذا یاء کو الف سے بدل دیا، مِیْقَانْ ہوگیا، الف اور تنوین دو ساکن جمع ہوگئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا، مِیْقًی ہوگیا۔ یہی تعلیل مِیْقَاةٌ میں ہوئی ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ اِس میں الف کو حذف نہیں کیا گیا؛ کیوں کہ اِس میں اجتماع ساکنین نہیں ہوا۔

[5] مِیْقَاءٌ: اصل میں مِوْقَايٌ بروزن مِنْصَارٌ، تھا، واؤ ساکن غیر مدغم کسرہ کے بعد واقع ہوا؛ لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل دیا، مِیْقَايٌ ہوگیا، یاء "الف زائدہ" کے بعد طرف میں واقع ہوئی؛ لہٰذا یاء کو ہمزہ سے بدل دیا، مِیْقَاءٌ ہوگیا۔

باب سَمِعَ سے لفیف مفروق کی گردان: جیسے: الـوَجٰی : زیادہ چلنے کی وجہ سے پیروں کا گھِس جانا۔

صرف صغیر: وَجِيَ [١] یَوْجٰی وَجًی، فهو وَاجٍ، ووُجِيَ یُوْجٰی وَجًی، فهو مَوْجِيٌّ، الامر منه: اِیْجَ، والنهی عنه: لَاتَوْجَ، الظرف منه: مَوْجًی، والآلة منه: مِیْجًی ومِیْجَاةٌ ومِیْجَاءٌ، وتثنیتهما: مَوْجَیَانِ ومِیْجَیَانِ ومِیْجَاتَانِ ومِیْجَاءَ انِ، و الجمع منهما: مَوَاجٍ ومَوَاجِيٌّ، افعل التفضیل منه: أَوْجٰی، والمؤنث منه: وُجْیٰی وتثنیتهما: أَوْجَیَانِ ووُجْیَیَانِ، والجمع منهما: أَوْجَوْنَ وأَوَاجٍ ووُجًی ووُجْیَیَاتٌ.

سبق (٥٥)

لفیف مقرون کے لام کلمے کو ''معتل لام'' پر قیاس کریں گے اور عین کلمے کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں گے، تاکہ پے در پے دو تعلیلوں کا ہونا لازم نہ آئے اور کلمے میں اِس کی وجہ سے کوئی خرابی پیدا نہ ہو۔

باب ضَرَبَ سے لفیف مقرون کی گردان: جیسے: الطَّيُّ : لپیٹنا۔

صرف صغیر: طَوٰی [٢] یَطْوِیْ طَیًّا، فهو طَاوٍ، وطُوِيَ یُطْوٰی طَیًّا، فهو مَطْوِيٌّ، الامر منه: اِطْوِ، والنهی عنه: لَاتَطْوِ، الظرف منه: مَطْوًی، والآلة منه: مِطْوًی

---

[١] ماضی معروف: وَجِيَ، مضارع معروف: یَوْجٰی، امر حاضر معروف: اِیْجَ اور اسم آلہ کے واحد و تثنیہ کے صیغوں کے علاوہ، اس باب کے باقی تمام صیغوں میں رَمٰی یَرْمِیْ ...... کی طرح تعلیل ہوئی ہے۔ ماضی معروف اپنی اصل پر ہے۔ یَوْجٰی: اصل میں یَوْجِيُ بروزن یَسْمَعُ تھا، یاء متحرک ماقبل مفتوح؛ لہٰذا یاء کو الف سے بدل دیا، یَوْجٰی ہوگیا۔ اِیْجَ: اصل میں اِوْجَيُ بروزن اِسْمَعُ تھا، واؤ ساکن غیر مدغم کسرے کے بعد واقع ہوا؛ لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل دیا، اِیْجَيُ ہوگیا، پھر آخر سے یاء کو وقف کی وجہ سے حذف کردیا، اِیْجَ ہوگیا۔ اسم آلہ کے واحد و تثنیہ کے صیغوں میں وہی تعلیل ہوگی جو ماقبل میں ''وَقٰی یَقِیْ'' کے اسم آلہ میں ہوئی ہے۔

[٢] اسم تفضیل مؤنث: طِیّٰی، طِیَّیَانِ کے علاوہ اس باب کے باقی تمام صیغوں میں ''رَمٰی یَرْمِیْ'' کی طرح تعلیل ہوگی۔ طِیّٰی: اصل میں طُوْیٰی بروزن ضُرْبٰی تھا، واؤ اور یاء ایک کلمہ میں جمع ہوگئے، اور اُن میں سے پہلا ساکن ہے اور کسی دوسرے حرف سے بدلا ہوا نہیں ہے؛ لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل کر، یاء کا یاء میں ادغام کردیا، طُیّٰی ہوگیا، پھر یاء کی مناسبت سے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا، طِیّٰی ہوگیا۔ یہی تعلیل طِیَّیَانِ میں ہوگی۔

ومِطْوَاةٌ ومِطْوَاءٌ، و تثنيتهما: مَطْوَيَانِ ومِطْوَيَانِ ومِطْوَاتَانِ ومِطْوَا ءَ انِ، والجمع منهما: مَطَاوٍ ومَطَاوِيُّ، افعل التفضيل منه: أَطْوٰى، والمؤنث منه: طِيّٰ، وتثنيتهما: أَطْوَيَانِ وطِيَّيَانِ والجمع منهما: أَطْوَوْنَ وأَطَاوٍ وطُوًى وطِيَّيَاتٌ.

باب سَمِعَ سے لفیف مقرون کی گردان: جیسے: **القُوَّةُ**: کسی کام کی طاقت رکھنا۔

صرف صغیر: قَوِيَ[1] يَقْوٰى قُوَّةً، فهو قَوِيٌّ[2] وقُوِيَ يُقْوٰى قُوَّةً، فهو مَقْوِيٌّ[3] الامر منه: اِقْوَ، والنهى عنه: لَاتَقْوَ، الظرف منه: مَقْوًى، والآلة منه: مِقْوًى ومِقْوَاةٌ ومِقْوَاءٌ، وتثنيتهما: مَقْوَيَانِ ومِقْوَيَانِ ومِقْوَاتَانِ ومِقْوَاءَ انِ، والجمع منهما مَقَاوٍ ومَقَاوِيُّ، أفعل التفضيل منه: أَقْوٰى، والمؤنث منه: قِيّٰ[4] وتثنيتهما: أَقْوَيَانِ وقِيَّيَانِ، والجمع منهما: أَقْوَوْنَ وأَقَاوٍ وقُوًى وقِيَّيَاتٌ.

---

[1] اسم فاعل: قَوِيٌّ، اسم مفعول: مَقْوِيٌّ اور اسم تفضیل مؤنث: قِيّٰى، قِيَّيَانِ کے علاوہ اس باب کے باقی تمام صیغوں میں ''دَعَا يَدْعُوْ'' کی طرح تعلیل ہوگی۔ بس اتنا خیال رکھا جائے کہ یہاں ماضی معروف اور مضارع معروف میں بھی وہی تعلیل ہوگی جو ''دَعَا يَدْعُوْ'' کے ماضی مجہول اور مضارع مجہول میں ہوئی ہے۔

[2] یہ اصل میں قَوِيُوٌ تھا، اس میں ''مَرْمِيٌّ'' کی طرح تعلیل کر لی جائے۔

[3] مَقْوِيٌّ: اصل میں مَقْوُوْوٌ بروزن مَسْمُوْعٌ تھا، واؤ ایسے اسم مفعول کے لام کلمہ کی جگہ واقع ہوا جس کی ماضی ''فَعِلَ'' کے وزن پر ہے؛ لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل دیا، مَقْوُوْيٌ ہوگیا، اب واؤ اور یاء ایک کلمہ میں جمع ہو گئے، اور اُن میں سے پہلا ساکن ہے اور کسی دوسرے حرف سے بدلا ہوا نہیں ہے؛ لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل کر، یاء کا یاء میں ادغام کر دیا، مَقْوُيٌّ ہوگیا، پھر یاء کی مناسبت سے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا، مَقْوِيٌّ ہوگیا۔

قاعدہ: ہر وہ واؤ جو ایسے ''اسم مفعول'' کا لام کلمہ ہو جس کی ماضی ''فَعِلَ'' کے وزن پر ہو، اُس کو یاء سے بدل دیتے ہیں، پھر بقاعدہ ''سَيِّدٌ'' اسم مفعول کے واؤ کو یاء سے بدل کر، یاء کا یاء میں ادغام کر دیتے ہیں؛ اس کے بعد یاء کی مناسبت سے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیتے ہیں، جیسے: مَرْضِيٌّ، یہ اصل میں مَرْضُوْوٌ تھا۔ (شذا العرف ص: ١٦٠)، النحو الوافی (٤/ ٦٦١)

[4] قِيّٰى: اصل میں قُوْوٰى بروزن سُمْعٰى تھا، واؤ اسم جامد میں ''فُعْلٰى'' بالضم کے لام کلمہ کی جگہ واقع ہوا؛ لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل دیا، قُوْيٰى ہوگیا، پھر واؤ اور یاء ایک کلمہ میں جمع ہو گئے، اور اُن میں سے پہلا ساکن ہے اور کسی دوسرے حرف سے بدلا ہوا نہیں ہے؛ لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل کر، یاء کا یاء میں ادغام کر دیا، قُيّٰى ہوگیا، پھر یاء کی مناسبت سے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا، قِيّٰى ہوگیا۔ یہی تعلیل قِيَّيَانِ میں ہوگی۔

سبق (٥٦)

مضاعف کی گردانیں

باب نَصَرَ سے مضاعف کی گردان: جیسے: اَلذَّبُّ : ہٹانا۔

صرف صغیر: ذَبَّ يَذُبُّ ذَبًّا، فهو ذَابٌّ، وذُبَّ يُذَبُّ ذَبًّا، فهو مَذْبُوْبٌ، الامر منه: ذُبَّ ذُبِّ ذُبُّ اُذْبُبْ، والنهي عنه: لَاتَذُبَّ لَاتَذُبِّ لَاتَذُبُّ لَاتَذْبُبْ، الظرف منه: مَذَبٌّ، والآلة منه: مِذَبٌّ ومِذَبَّةٌ ومِذْبَابٌ، وتثنيتهما: مَذَبَّانِ ومِذَبَّانِ ومِذَبَّتَانِ و مِذْبَابَانِ، والجمع منهما: مَذَابُّ ومَذَابِيْبُ، أفعل التفضيل منه: أَذَبُّ، والمؤنث منه: ذُبّٰى، وتثنيتهما: أَذَبَّانِ وذُبَّيَانِ، والجمع منهما: أَذَبُّوْنَ وأَذَابُّ وذُبَبٌ وذُبَّيَاتٌ.

سبق (٥٧)

بحث اثبات فعل ماضی معروف: ذَبَّ، ذَبَّا، ذَبُّوْا، ذَبَّتْ، ذَبَّتَا، ذَبَبْنَ، ذَبَبْتَ، ذَبَبْتُمَا، ذَبَبْتُمْ، ذَبَبْتِ، ذَبَبْتُمَا، ذَبَبْتُنَّ، ذَبَبْتُ، ذَبَبْنَا.

بحث اثبات فعل ماضی مجہول: ذُبَّ، ذُبَّا، ذُبُّوْا، ذُبَّتْ، ذُبَّتَا، ذُبِبْنَ، ذُبِبْتَ، ذُبِبْتُمَا، ذُبِبْتُمْ، ذُبِبْتِ، ذُبِبْتُمَا، ذُبِبْتُنَّ، ذُبِبْتُ، ذُبِبْنَا.

ذَبَّ (ہٹایا اس ایک مرد نے): اصل میں ذَبَبَ بروزن نَصَرَ تھا، ایک جنس کے دو حرف ایک کلمے میں جمع ہوگئے، اور دونوں متحرک ہیں اور اُن کا ماقبل بھی متحرک ہے؛ لہٰذا پہلے حرف کو ساکن کرکے اُس کا دوسرے حرف میں ادغام کردیا، ذَبَّ ہوگیا[1]۔

اس لئے کہ قاعدہ ہے کہ ”جس جگہ ایک جنس کے، یا ایک مخرج کے، یا قریب قریب مخرجوں کے دو حرف جمع ہوجائیں، اور دونوں متحرک ہوں حرکتِ لازمہ[2] کے ساتھ، نیز کلمہ دوسرے کلمے

---

[1] ماضی معروف ومجہول میں تثنیہ مؤنث غائب تک یہی ادغام ہوا ہے۔ اور دونوں گردانوں میں جمع مؤنث غائب سے آخر تک تمام صیغے اپنی اصل پر ہیں، اُن میں کوئی ادغام نہیں ہوا؛ کیوں کہ ان میں دوسرا حرف متحرک نہیں ہے، جب کہ ادغام کرنے کے لئے دوسرے حرف کا متحرک ہونا ضروری ہے۔

[2] حرکتِ لازمہ سے وہ حرکت مراد ہے جو کلمے میں وضع کے وقت ہی سے ہو، بعد میں کسی عارض کی وجہ سے نہ آئی ہو۔

کے ساتھ التباس سے محفوظ ہو اور رباعی اور خماسی کے ساتھ ملحق نہ ہو، تو وہاں پہلے حرف کو ساکن کر کے اُس کا دوسرے حرف میں ادغام کر دیتے ہیں؛ جیسے: ذَبَّ (اس نے ہٹایا) عَضَّ (اس نے کاٹا)، عَدَّ (اس نے شمار کیا)، مَدَّ (اس نے کھینچا)، عَبَدْتُّ[1] (میں نے عبادت کی)، لَبِثْتُ[2] (میں ٹھہرا)''۔

ذَبُبْنَ اور اُس کے نظائر میں ادغام نہیں ہوا؛ اس لئے کہ ان میں دوسرا حرف متحرک نہیں ہے۔ اُذْبُبِ الْکَلْبَ میں ادغام نہیں ہوا؛ اس لئے کہ یہاں دوسرے حرف کی حرکت لازم نہیں ہے۔[3] سَبَبٌ میں ادغام نہیں ہوا؛ اس لئے کہ یہ دوسرے کلمے کے ساتھ التباس سے محفوظ نہیں ہے۔[4] قُعْدُدٌ میں ادغام نہیں ہوا؛ اس لئے کہ یہ ''بُرْثُنٌ'' رباعی کے ساتھ ملحق ہے، اگر ادغام کریں گے تو ''الحاق'' باطل ہو جائے گا۔[5]

سبق (۵۸)

بحث اثبات فعل مضارع معروف: یَذُبُّ، یَذُبَّانِ، یَذُبُّوْنَ، تَذُبُّ، تَذُبَّانِ، یَذْبُبْنَ، تَذُبُّ، تَذُبَّانِ، تَذُبُّوْنَ، تَذُبِّیْنَ، تَذُبَّانِ، تَذْبُبْنَ، أَذُبُّ، نَذُبُّ.

بحث اثبات فعل مضارع مجہول: یُذَبُّ، یُذَبَّانِ، یُذَبُّوْنَ، تُذَبُّ، تُذَبَّانِ، یُذْبَبْنَ، تُذَبُّ، تُذَبَّانِ، تُذَبُّوْنَ، تُذَبِّیْنَ، تُذَبَّانِ، تُذْبَبْنَ، أُذَبُّ، نُذَبُّ.

یَذُبُّ (ہٹاتا ہے یا ہٹائے گا وہ ایک مرد): اصل میں یَذْبُبُ بروزن یَنْصُرُ تھا، ایک جنس کے دو حرف ایک کلمے میں جمع ہو گئے، اور دونوں متحرک ہیں اور اُن کا ماقبل ساکن ہے؛ لہٰذا پہلے

---

[1] یہ ایک مخرج والے دو حرفوں کی مثال ہے۔

[2] یہ قریب قریب مخرج والے دو حرفوں کی مثال ہے۔

[3] کیوں کہ اُذْبُبْ امر حاضر ہے اور امر حاضر کا آخری حرف اپنی اصل کے اعتبار سے ساکن ہوتا ہے، اور یہاں اس پر جو حرکت آئی ہے وہ عارضی ہے جو اجتماع ساکنین کو ختم کرنے کی غرض سے آئی ہے۔

[4] اگر اس میں ادغام کریں گے، تو اِس کا ''سَبٌّ'' (بمعنی گالی دینا) کے ساتھ التباس لازم آئے گا، پتہ نہیں چل پائے گا کہ یہ ''سَبَبَ'' (بمعنی وجہ) ہے یا ''سَبٌّ'' (بمعنی گالی دینا)۔

[5] کیوں کہ ادغام کرنے کے بعد یہ ''بُرْثُنٌ'' کے وزن پر نہیں رہے گا۔

حرف کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دینے کے بعد، اُس کا دوسرے حرف میں ادغام کردیا، یَذُبُّ ہوگیا۔[۱]

اس لئے کہ قاعدہ[۲] ہے کہ ''جس جگہ ادغام کرتے ہیں، تو وہاں دیکھتے ہیں: مدغم (یعنی دو ہم جنس حرفوں میں سے پہلے حرف) کا ماقبل متحرک ہے یا ساکن؟ اگر متحرک ہو تو مدغم حرف کی حرکت دور کردیتے ہیں اور ساکن کرکے اُس کا دوسرے حرف میں ادغام کردیتے ہیں، اور اگر مدغم حرف کا ماقبل ساکن غیر مدہ ہو تو مدغم حرف کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیدیتے ہیں، پھر ادغام کرتے ہیں؛ جیسے: ذَبّ، یَذُبُّ، عَضَّ (اس نے کاٹا)، یَعَضُّ (وہ کاٹتا ہے یا کاٹے گا)، فَرَّ (وہ بھاگا)، یَفِرُّ (وہ بھاگتا ہے یا بھاگے گا)، أَحَلَّ (اس نے حلال کیا)، یُحِلُّ (وہ حلال کرتا ہے یا کرے گا)، اِسْتَرَدَّ (اس نے واپس لیا)، یَسْتَرِدُّ (وہ واپس لیتا ہے یا لے گا)۔

سبق (۵۹)

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف: لَنْ یَّذُبَّ، لَنْ یَّذُبَّا، لَنْ یَّذُبُّوْا، لَنْ تَذُبَّ، لَنْ تَذُبَّا، لَنْ یَّذْبُبْنَ، لَنْ تَذُبَّ، لَنْ تَذُبَّا، لَنْ تَذُبُّوْا، لَنْ تَذُبِّیْ، لَنْ تَذُبَّا، لَنْ تَذْبُبْنَ، لَنْ أَذُبَّ، لَنْ نَذُبَّ.

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجہول: لَنْ یُّذَبَّ، لَنْ یُّذَبَّا، لَنْ یُّذَبُّوْا، لَنْ

---

[۱] جمع مؤنث غائب وحاضر کے علاوہ مضارع معروف ومجہول کے باقی تمام صیغوں میں یہی ادغام ہوا ہے۔ نیز آگے افعال کی معروف ومجہول کی جتنی گردانیں آرہی ہیں، اُن سب میں بھی اسی طرز پر ادغام ہوگا۔

[۲] اس قاعدہ کا حاصل یہ ہے کہ: جس جگہ ایک جنس کے، یا ایک مخرج کے، یا قریب قریب مخرجوں کے دو حرف ایک کلمے میں جمع ہوجائیں، تو وہاں دیکھتے ہیں کہ اُن میں سے پہلے حرف کا ماقبل متحرک ہے یا ساکن؟ پھر ساکن مدہ ہے یا غیر مدہ؟ اگر متحرک یا ساکن مدہ ہے تو پہلے حرف کو ساکن کرکے، اُس کا دوسرے حرف میں ادغام کردیتے ہیں؛ جیسے: ذَبَّ اور ذَابٌّ، یہ اصل میں ذَبَبَ اور ذَابِبٌ تھے۔ اور اگر ساکن غیر مدہ ہے تو اولاً پہلے حرف کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیتے ہیں، پھر اُس کا دوسرے حرف میں ادغام کردیتے ہیں؛ جیسے: یَذُبُّ، یہ اصل میں یَذْبُبُ تھا۔

ساکن مدہ: سے مراد ہر وہ حرف علت ساکن ہے جس کے ماقبل کی حرکت اُس کے موافق ہو۔ اور ساکن غیر مدہ سے دو طرح کے حروف مراد ہیں: (۱) ہر وہ حرف علت ساکن جس کے ماقبل کی حرکت اُس کے مخالف ہو۔ (۲) حروف علت کے علاوہ دیگر تمام حروف ساکنہ۔

تُذَبَّ، لَنْ تُذَبَّا، لَنْ يُّذْبَبْنَ، لَنْ تُذَبَّ، لَنْ تُذَبَّا، لَنْ تُذَبُّوْا، لَنْ تُذَبِّیْ، لَنْ تُذَبَّا، لَنْ تُذْبَبْنَ، لَنْ أُذَبَّ، لَنْ نُذَبَّ.

بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع معروف: لَمْ يَذُبَّ لَمْ يَذُبِّ لَمْ يَذُبُّ لَمْ يَذْبُبْ، لَمْ يَذُبَّا، لَمْ يَذُبُّوْا، لَمْ تَذُبَّ لَمْ تَذُبِّ لَمْ تَذُبُّ لَمْ تَذْبُبْ، لَمْ تَذُبَّا، لَمْ يَذْبُبْنَ، لَمْ تَذُبَّ لَمْ تَذُبِّ لَمْ تَذُبُّ لَمْ تَذْبُبْ، لَمْ تَذُبَّا، لَمْ تَذُبُّوْا، لَمْ تَذُبِّیْ، لَمْ تَذُبَّا، لَمْ تَذْبُبْنَ، لَمْ أَذُبَّ لَمْ أَذُبِّ لَمْ أَذُبُّ لَمْ أَذْبُبْ، لَمْ نَذُبَّ لَمْ نَذُبِّ لَمْ نَذُبُّ لَمْ نَذْبُبْ.

بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع مجہول: لَمْ يُذَبَّ لَمْ يُذَبِّ لَمْ يُذَبُّ لَمْ يُذْبَبْ، لَمْ يُذَبَّا، لَمْ يُذَبُّوْا، لَمْ تُذَبَّ لَمْ تُذَبِّ لَمْ تُذَبُّ لَمْ تُذْبَبْ، لَمْ تُذَبَّا، لَمْ يُذْبَبْنَ، لَمْ تُذَبَّ لَمْ تُذَبِّ لَمْ تُذَبُّ لَمْ تُذْبَبْ، لَمْ تُذَبَّا، لَمْ تُذَبُّوْا، لَمْ تُذَبِّیْ، لَمْ تُذَبَّا، لَمْ تُذْبَبْنَ، لَمْ أُذَبَّ لَمْ أُذَبِّ لَمْ أُذَبُّ لَمْ أُذْبَبْ، لَمْ نُذَبَّ لَمْ نُذَبِّ لَمْ نُذَبُّ لَمْ نُذْبَبْ.

لَمْ يَذُبَّ[۱] (نہیں ہٹایا اُس ایک مرد نے): اصل میں لَمْ يَذْبُبْ بروزن لَمْ يَنْصُرْ تھا، پہلا باء ساکن ہوگیا ادغام کی وجہ سے اور دوسرا باء ساکن ہوگیا "لَمْ جازمہ" کی وجہ سے، پس دو ساکن جمع ہوگئے اور کلام عرب میں دو ساکن جمع نہیں ہوتے؛ مگر حالتِ وقف میں؛ لہٰذا دوسرے باء کو حرکت دیں گے، بعض حضرات فتحہ دیتے ہیں؛ اس لئے کہ فتحہ تمام حرکتوں میں سب سے ہلکی حرکت ہے، بعض کسرہ دیتے ہیں؛ اس لئے کہ ساکن حرف کو جب حرکت دی جاتی ہے تو کسرے کی حرکت دی جاتی ہے، بعض ماقبل کی موافقت کی غرض سے ضمہ دیتے ہیں اور بعض اپنی حالت پر باقی رکھتے ہیں۔ امر اور نہی کا حکم بھی اسی طرز پر ہے۔

---

[۱] لَمْ يَذُبَّ: اصل میں لَمْ يَذْبُبْ بروزن لَمْ يَنْصُرْ تھا، ایک جنس کے دو حرف ایک کلمے میں جمع ہوگئے، اور ان میں سے پہلے حرف کا ماقبل ساکن غیر مدہ ہے؛ لہٰذا پہلے حرف کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیدی، لَمْ يَذُبْبْ ہوگیا، پس دو ساکن جمع ہوگئے، چوں کہ ادغام کرنے کے لئے دوسرے حرف کا متحرک ہونا ضروری ہے، اس لئے دوسرے راء کو فتحہ دے کر، پہلے باء کا دوسرے باء، میں ادغام کردیا، لَمْ يَذُبَّ ہوگیا، اور یہ بھی جائز ہے کہ دوسرے باء کو کسرہ دے کر باء کا باء میں ادغام کرکے لَمْ يَذُبِّ پڑھا جائے، یا دوسرے باء کو ضمہ دے کر باء کا باء میں ادغام کرکے لَمْ يَذُبُّ پڑھا جائے، یا پہلے باء کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو نہ دی جائے اور ادغام کئے بغیر لَمْ يَذْبُبْ پڑھا جائے۔

سبق (٦٠)

بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف: لَيَذُبَّنَّ، لَيَذُبَّانِّ، لَيَذُبُّنَّ، لَتَذُبَّنَّ، لَتَذُبَّانِّ، لَيَذْبُبْنَانِّ، لَتَذُبَّنَّ، لَتَذُبَّانِّ، لَتَذُبُّنَّ، لَتَذُبِّنَّ، لَتَذُبَّانِّ، لَتَذْبُبْنَانِّ، لَأَذُبَّنَّ، لَنَذُبَّنَّ.

بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل مجہول: لَيُذَبَّنَّ، لَيُذَبَّانِّ، لَيُذَبُّنَّ، لَتُذَبَّنَّ، لَتُذَبَّانِّ، لَيُذْبَبْنَانِّ، لَتُذَبَّنَّ، لَتُذَبَّانِّ، لَتُذَبُّنَّ، لَتُذَبِّنَّ، لَتُذَبَّانِّ، لَتُذْبَبْنَانِّ، لَأُذَبَّنَّ، لَنُذَبَّنَّ.

بحث لام تاکید با نون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل معروف: لَيَذُبَّنْ، لَيَذُبُّنْ، لَتَذُبَّنْ، لَتَذُبَّنْ، لَتَذُبُّنْ، لَتَذُبِّنْ، لَأَذُبَّنْ، لَنَذُبَّنْ.

بحث لام تاکید با نون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل مجہول: لَيُذَبَّنْ، لَيُذَبُّنْ، لَتُذَبَّنْ، لَتُذَبَّنْ، لَتُذَبُّنْ، لَتُذَبِّنْ، لَأُذَبَّنْ، لَنُذَبَّنْ.

سبق (٦١)

بحث امر حاضر معروف: ذُبَّ[1] ذُبِّ ذُبُّ اُذْبُبْ، ذُبَّا، ذُبُّوْا، ذُبِّيْ، ذُبَّا، اُذْبُبْنَ.

بحث امر حاضر مجہول: لِتُذَبَّ لِتُذَبِّ لِتُذَبُّ لِتُذْبَبْ، لِتُذَبَّا، لِتُذَبُّوْا، لِتُذَبِّيْ، لِتُذَبَّا، لِتُذْبَبْنَ.

بحث امر غائب و متکلم معروف: لِيَذُبَّ لِيَذُبِّ لِيَذُبُّ لِيَذْبُبْ، لِيَذُبَّا، لِيَذُبُّوْا،

---

[1] ذُبَّ: اصل میں اُذْبُبْ بروزن اُنْصُرْ تھا، ایک جنس کے دو حرف ایک کلمے میں جمع ہو گئے، اور ان میں سے پہلے حرف کا ماقبل ساکن غیر مدہ ہے؛ لہٰذا پہلے حرف کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے کر، ابتدا بالسکون کے ختم ہو جانے کی وجہ سے شروع سے ہمزۂ وصل کو حذف کر دیا، ذُبُبْ ہو گیا، پس دو ساکن جمع ہو گئے، چوں کہ ادغام کرنے کے لئے دوسرے حرف کا متحرک ہونا ضروری ہے، اس لئے دوسرے باء کو فتحہ دے کر، پہلے باء کا دوسرے باء میں ادغام کر دیا، ذُبَّ ہو گیا، اور یہ بھی جائز ہے کہ دوسرے باء کو کسرہ دے کر باء کا باء میں ادغام کر کے ذُبِّ پڑھا جائے، یا دوسرے باء کو ضمہ دے کر باء کا باء میں ادغام کر کے ذُبُّ پڑھا جائے، یا پہلے باء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو نہ دی جائے اور ادغام کئے بغیر اُذْبُبْ پڑھا جائے۔

لِتَذُبَّ لِتَذُبِّ لِتَذُبُّ لِتَذْبُبْ، لِتَذُبَّا، لِيَذْبُبْنَ، لِأَذُبَّ لِأَذُبِّ لِأَذُبُّ لِأَذْبُبْ، لِنَذُبَّ لِنَذُبِّ لِنَذُبُّ لِنَذْبُبْ.

بحث امر غائب و متکلم مجہول: لِيُذَبَّ لِيُذَبِّ لِيُذَبُّ لِيُذْبَبْ، لِيُذَبَّا، لِيُذَبُّوْا، لِتُذَبَّ لِتُذَبِّ لِتُذَبُّ لِتُذْبَبْ، لِتُذَبَّا، لِيُذْبَبْنَ، لِأُذَبَّ لِأُذَبِّ لِأُذَبُّ لِأُذْبَبْ، لِنُذَبَّ لِنُذَبِّ لِنُذَبُّ لِنُذْبَبْ.

بحث امر حاضر معروف بانون ثقیلہ: ذُبَّنَّ، ذُبَّانِّ، ذُبُّنَّ، ذُبِّنَّ، ذُبَّانِّ، اُذْبُبْنَانِّ.

بحث امر حاضر مجہول بانون ثقیلہ: لِتُذَبَّنَّ، لِتُذَبَّانِّ، لِتُذَبُّنَّ، لِتُذَبِّنَّ، لِتُذَبَّانِّ، لِتُذْبَبْنَانِّ.

بحث امر غائب و متکلم معروف بانون ثقیلہ: لِيَذُبَّنَّ، لِيَذُبَّانِّ، لِيَذُبُّنَّ، لِتَذُبَّنَّ، لِتَذُبَّانِّ، لِيَذْبُبْنَانِّ، لِأَذُبَّنَّ، لِنَذُبَّنَّ.

بحث امر غائب و متکلم مجہول بانون ثقیلہ: لِيُذَبَّنَّ، لِيُذَبَّانِّ، لِيُذَبُّنَّ، لِتُذَبَّنَّ، لِتُذَبَّانِّ، لِيُذْبَبْنَانِّ، لِأُذَبَّنَّ، لِنُذَبَّنَّ.

بحث امر حاضر معروف بانون خفیفہ: ذُبَّنْ، ذُبُّنْ، ذُبِّنْ.

بحث امر حاضر مجہول بانون خفیفہ: لِتُذَبَّنْ، لِتُذَبُّنْ، لِتُذَبِّنْ.

بحث امر غائب و متکلم معروف بانون خفیفہ: لِيَذُبَّنْ، لِيَذُبُّنْ، لِتَذُبَّنْ، لِأَذُبَّنْ، لِنَذُبَّنْ.

بحث امر غائب و متکلم مجہول بانون خفیفہ: لِيُذَبَّنْ، لِيُذَبُّنْ، لِتُذَبَّنْ، لِأُذَبَّنْ، لِنُذَبَّنْ.

سبق (٦٢)

بحث نہی حاضر معروف: لَا تَذُبَّ لَا تَذُبِّ لَا تَذُبُّ لَا تَذْبُبْ، لَا تَذُبَّا، لَا تَذُبُّوْا، لَا تَذُبِّىْ، لَا تَذُبَّا، لَا تَذْبُبْنَ.

بحث نہی حاضر مجہول: لَا تُذَبَّ لَا تُذَبِّ لَا تُذَبُّ لَا تُذْبَبْ، لَا تُذَبَّا، لَا تُذَبُّوْا، لَا تُذَبِّىْ، لَا تُذَبَّا، لَا تُذْبَبْنَ.

بحث نہی غائب و متکلم معروف: لَا يَذُبَّ لَا يَذُبِّ لَا يَذُبُّ لَا يَذْبُبْ، لَا يَذُبَّا،

لَا يَذُبُّوا، لَا تَذُبَّ لَا تَذُبِّ لَا تَذُبُّ لَا تَذْبُبْ، لَا تَذُبَّا، لَا يَذْبُبْنَ، لَا أَذُبَّ لَا أَذُبِّ لَا أَذُبُّ لَا أَذْبُبْ، لَا نَذُبَّ لَا نَذُبِّ لَا نَذُبُّ لَا نَذْبُبْ.

بحث نہی غائب ومتکلم مجہول: لَا يُذَبَّ لَا يُذَبِّ لَا يُذَبُّ لَا يُذْبَبْ، لَا يُذَبَّا، لَا يُذَبُّوا، لَا تُذَبَّ لَا تُذَبِّ لَا تُذَبُّ لَا تُذْبَبْ، لَا تُذَبَّا، لَا يُذْبَبْنَ، لَا أُذَبَّ لَا أُذَبِّ لَا أُذَبُّ لَا أُذْبَبْ، لَا نُذَبَّ لَا نُذَبِّ لَا نُذَبُّ لَا نُذْبَبْ.

بحث نہی حاضر معروف بانون ثقیلہ: لَا تَذُبَّنَّ، لَا تَذُبَّانِّ، لَا تَذُبُّنَّ، لَا تَذُبِّنَّ، لَا تَذُبَّانِّ، لَا تَذْبُبْنَانِّ.

بحث نہی حاضر مجہول بانون ثقیلہ: لَا تُذَبَّنَّ، لَا تُذَبَّانِّ، لَا تُذَبُّنَّ، لَا تُذَبِّنَّ، لَا تُذَبَّانِّ، لَا تُذْبَبْنَانِّ.

بحث نہی غائب ومتکلم معروف بانون ثقیلہ: لَا يَذُبَّنَّ، لَا يَذُبَّانِّ، لَا يَذُبُّنَّ، لَا تَذُبَّنَّ، لَا تَذُبَّانِّ، لَا يَذْبُبْنَانِّ، لَا أَذُبَّنَّ، لَا نَذُبَّنَّ.

بحث نہی غائب ومتکلم مجہول بانون ثقیلہ: لَا يُذَبَّنَّ، لَا يُذَبَّانِّ، لَا يُذَبُّنَّ، لَا تُذَبَّنَّ، لَا تُذَبَّانِّ، لَا يُذْبَبْنَانِّ، لَا أُذَبَّنَّ، لَا نُذَبَّنَّ.

بحث نہی حاضر معروف بانون خفیفہ: لَا تَذُبَّنْ، لَا تَذُبُّنْ، لَا تَذُبِّنْ.

بحث نہی حاضر مجہول بانون خفیفہ: لَا تُذَبَّنْ، لَا تُذَبُّنْ، لَا تُذَبِّنْ.

بحث نہی غائب ومتکلم معروف بانون خفیفہ: لَا يَذُبَّنْ، لَا يَذُبُّنْ، لَا تَذُبَّنْ، لَا أَذُبَّنْ، لَا نَذُبَّنْ.

بحث نہی غائب ومتکلم مجہول بانون خفیفہ: لَا يُذَبَّنْ، لَا يُذَبُّنْ، لَا تُذَبَّنْ، لَا أُذَبَّنْ، لَا نُذَبَّنْ.

سبق (٦٣)

بحث اسم فاعل: ذَابٌّ[۱]، ذَابَّانِ، ذَابُّونَ، ذَابَّةٌ، ذَابَّتَانِ، ذَابَّاتٌ.

---

[۱] ذَابٌّ: اصل میں ذَابِبٌ بروزن نَاصِرٌ تھا، ایک جنس کے دوحرف ایک کلمے میں جمع ہو گئے، اور دونوں متحرک ہیں =

بحث اسم مفعول: مَذْبُوْبٌ، مَذْبُوْبَانِ، مَذْبُوْبُوْنَ، مَذْبُوْبَةٌ، مَذْبُوْبَتَانِ، مَذْبُوْبَاتٌ.

بحث اسم ظرف: مَذَبٌّ، مَذَبَّانِ، مَذَابُّ.

بحث اسم آلہ: مِذَبٌّ، مِذَبَّانِ، مَذَابُّ، مِذَبَّةٌ، مِذَبَّتَانِ، مَذَابُّ، مِذْبَابٌ، مِذْبَابَانِ، مَذَابِيْبُ.

بحث اسم تفضیل: أَذَبُّ، أَذَبَّانِ، أَذَبُّوْنَ، أَذَابُّ، ذُبّٰی، ذُبَّيَانِ، ذُبَّيَاتٌ، ذُبَبٌ.

''باب تفعیل'' اور ''باب تفعّل'' میں ادغام نہیں ہوگا؛ اس لئے کہ ان میں خود اصل باب میں ادغام موجود ہے۔

سبق (۶۴)

کچھ ضروری قواعد

جان لیجئے کہ وہ تعلیلیں جو مہموز، معتل اور مضاعف میں ہوئی ہیں، وہ بیان کی جا چکی ہیں، کچھ تعلیلیں (قواعد) اور ہیں جن کی ضرورت پڑتی ہے اُن کو بھی بیان کرتا ہوں۔

قاعدہ (۱): ہر وہ الف جس کا ماقبل مضموم ہو، وہ واؤ سے بدل جاتا ہے؛ **جیسے:** خَادَعَ

= اور اُن کا ماقبل ساکن مدہ ہے؛ لہٰذا پہلے حرف کو ساکن کر کے اُس کا دوسرے حرف میں ادغام کر دیا، ذَابٌّ ہو گیا۔ یہی ادغام اسم فاعل کے باقی صیغوں، اسم ظرف و اسم آلہ کی جمع: مَذَابُّ اور اسم تفضیل کی جمع: أَذَابُّ میں ہوا ہے۔ اسم مفعول کے تمام صیغے، اسم آلہ کے آخری تین صیغے: مِذْبَابٌ، مِذْبَابَان، مَذَابِيْبُ اور اسم تفضیل مؤنث کی جمع تکسیر: ذُبَبٌ اپنی اصل پر ہیں۔ اسم ظرف، اسم آلہ اور اسم تفضیل مذکر کے باقی صیغوں میں ''يَذُبُّ'' کی طرح ادغام کر لیا جائے۔ اور اسم تفضیل مؤنث کے صیغوں میں اس طرح ادغام کریں:

ذُبّٰی: اصل میں ذُبْبٰی بروزن نُصْرٰی تھا، ایک جنس کے دو حرف ایک کلمہ میں جمع ہو گئے، اور اُن میں سے پہلا حرف ساکن ہے؛ لہٰذا پہلے حرف کا دوسرے حرف میں ادغام کر دیا، ذُبّٰی ہو گیا۔ یہی ادغام ذُبَّيَانِ اور ذُبَّيَاتٌ میں ہوا ہے۔

قاعدہ: جب ایک جنس کے، یا قریب قریب مخرج کے دو حرف جمع ہو جائیں، اور اُن میں سے پہلا حرف ساکن ہو، تو اُس کا دوسرے حرف میں ادغام کر دیتے ہیں، خواہ دونوں حرف ایک کلمہ میں ہوں؛ جیسے: مَدٌّ (کھینچنا) اور عَبَدْتُّمْ (تم نے عبادت کی)۔ یا دو کلموں میں ہوں؛ جیسے: اِذْهَبْ بِّنَا (تو ہمیں لے جا)؛ لیکن اگر پہلا حرف مدہ ہو، تو اس کا دوسرے حرف میں ادغام نہیں کریں گے؛ جیسے: فِيْ يَوْمٍ.

سے خُوْدِعَ (اُس کو دھوکہ دیا گیا)، خَالِدٌ سے خُوَیْلِدٌ (چھوٹا خالد)۔[1]

قاعدہ (۲): ہر وہ الف جس کا ماقبل مکسور ہو، وہ یاء سے بدل جاتا ہے؛ جیسے: مِحْرَابٌ سے مَحَارِیْبُ[2] (گھر کا صدر مقام)، مِفْتَاحٌ سے مَفَاتِیْحُ (چابیاں)۔

قاعدہ (۳): ہر وہ "حرفِ مدولین زائدہ"[3] جو کلمے میں تیسرے حرف کی جگہ ہو، جب وہ "الفِ فَعَائِل" کے بعد واقع ہو جائے، تو وہ ہمزہ سے بدل جاتا ہے؛ جیسے: کَرِیْمٌ سے کَرَائِمُ[4] (بڑے سخی)، صَحِیْفَةٌ سے صَحَائِفُ (اخبارات)، رَکُوْبٌ سے رَکَائِبُ (سواری کی اونٹنیاں)۔

مَعِیْشَةٌ کی جمع: مَعَایِشُ میں یاء ہمزہ سے نہیں بدلی؛ اس لئے کہ یہ یاء زائد نہیں؛ بلکہ اصلی ہے۔ مُصِیْبَةٌ کی جمع: مَصَائِبُ میں خلاف قیاس یاء اصلی ہونے کے باوجود ہمزہ سے بدل گئی۔

اور اگر وہ "حرف مدولین زائدہ" جو واحد میں چوتھے حرف کی جگہ ہو، جمع میں پانچویں حرف کی جگہ واقع ہو جائے، تو وہ یاء سے بدل جاتا ہے؛ جیسے: مِحْرَابٌ سے مَحَارِیْبُ[5] عُصْفُوْرٌ سے عَصَافِیْرُ (بہت سی چڑیا)۔

☆☆☆

---

[1] خَادَعَ میں جو الف فتحہ کے بعد تھا، وہ خُوْدِعَ میں ضمہ کے بعد واقع ہوا؛ لہٰذا اُس کو واؤ سے بدل دیا، خُوْدِعَ ہو گیا۔ اسی طرح خُوَیْلِدٌ میں تعلیل کر لی جائے۔

[2] مِحْرَابٌ میں جو الف فتحہ کے بعد تھا، وہ مَحَارِیْبُ میں کسرہ کے بعد واقع ہوا؛ لہٰذا اُس کو یاء سے بدل دیا، مَحَارِیْبُ ہو گیا۔ اسی طرح مَفَاتِیْحُ میں تعلیل کر لی جائے۔

[3] حرف مدولین زائدہ: سے وہ حرفِ علت ساکن مراد ہے جس کے ماقبل کی حرکت اُس کے موافق ہو اور وہ کلمے کا اصلی حرف نہ ہو؛ جیسے: مِحْرَابٌ کا الف، صَحِیْفَةٌ کی یاء اور رَکُوْبٌ کا واؤ۔

[4] کَرَائِمُ اصل میں کَرَایِمُ تھا، یاء مدولین زائدہ جو واحد کَرِیْمٌ میں تیسرے حرف کی جگہ تھی، یہاں جمع میں "الف فَعَائِل" کے بعد واقع ہو گئی؛ لہٰذا یاء کو ہمزہ سے بدل دیا، کَرَائِمُ ہو گیا۔ یہی تعلیل صَحَائِفُ اور رَکَائِبُ میں ہو گی، بس اتنا فرق ہے کہ رَکَائِبُ میں واؤ مدولین زائدہ ہے۔

[5] مِحْرَابٌ میں جو الف مدولین زائدہ تیسرے حرف کی جگہ تھا، مَحَارِیْبُ جمع میں پانچویں حرف کی جگہ واقع ہو گیا؛ لہٰذا اُس کو یاء سے بدل دیا، مَحَارِیْبُ ہو گیا۔ اسی طرح عَصَافِیْرُ میں تعلیل کر لی جائے۔

سبق (۶۵)

قاعدہ (۴): جس جگہ ’’الفِ جمع‘‘ دو واؤ یا دو یاؤں کے درمیان واقع ہو، اور دوسرا واؤ اور یاء قرب طرف میں واقع ہوں، تو وہاں دوسرے واؤ اور یاء کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں؛ جیسے: أَوَّلُ کی جمع: أَوَائِلُ[1]، یہ اصل میں أَوَاوِلُ تھا، خَیِّرٌ کی جمع: خَیَائِرُ (بہت سے سخی)، یہ اصل میں خَیَایِرُ تھا۔ اور بعض حضرات یاء کو اپنی حالت پر باقی رکھتے ہیں۔

طَاوُوسٌ کی جمع: طَوَاوِیسُ (بہت سے مور) اور دِیْوَانٌ کی جمع: دَوَاوِیْنُ (دفاتر) میں واؤ ہمزہ سے نہیں بدلا؛ اس لئے کہ اِن میں واؤ طرف سے دور ہے۔

قاعدہ (۵): ہر وہ واؤ مضموم یا مکسور جو شروع کلمے میں واقع ہو، اُس کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے[2]؛ جیسے: وُجُوْہٌ سے أُجُوْہٌ[3] (چہرے)، وُقِّتَتْ سے أُقِّتَتْ (اُس کا وقت مقرر کیا گیا)، وِشَاحٌ سے إِشَاحٌ (تلوار)۔ اور واؤ مفتوح کو ہمزہ سے بدلنا دو جگہ سے زیادہ نہیں آیا ہے[4] جیسے: أَحَدٌ[5] (ایک)، یہ اصل میں وَحَدٌ تھا، أَنَاۃٌ (سست عورت)، یہ اصل میں وَنَاۃٌ تھا۔

قاعدہ (۶): اگر شروع کلمے میں دو واؤ ہوں، اور دونوں متحرک ہوں اور دوسرا واؤ کسی حرف سے بدلا ہوا نہ ہو، تو وہاں پہلے واؤ کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے؛ جیسے: أَوَاعِدُ[6]، یہ اصل

---

[1] أَوَائِلُ: اصل میں أَوَاوِلُ تھا، ’’الفِ جمع‘‘ دو واؤں کے درمیان واقع ہوا، اور دوسرا واؤ قرب طرف میں ہے؛ لہٰذا دوسرے واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا، أَوَائِلُ ہوگیا۔ اسی طرح خَیَائِرُ میں تعلیل کر لی جائے۔

[2] نوٹ: اگر واؤ مضموم درمیان کلمے میں واقع ہو، تو اُس کو بھی ہمزہ سے بدلنا جائز ہے؛ جیسے: أَدْؤُرٌ (گھر)، یہ اصل میں أَدْوُرٌ تھا۔ (علم الصیغہ ص: ۳۵)

[3] أُجُوْہٌ: اصل میں وُجُوْہٌ تھا، واؤ مضموم شروع کلمہ میں واقع ہوا؛ لہٰذا واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا، أُجُوْہٌ ہوگیا۔ اسی طرح أُقِّتَت اور اِشَاحٌ میں تعلیل کر لی جائے۔

[4] یعنی واؤ مفتوح کو ہمزہ سے بدلنا شاذ (خلاف قیاس) ہے۔ دیکھئے: علم الصیغہ ص: ۳۵

[5] أَحَدٌ: اصل میں وَحَدٌ تھا، واؤ مفتوح شروع کلمہ میں واقع ہوا؛ لہٰذا خلاف قیاس واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا، أَحَدٌ ہوگیا۔ یہی تعلیل أَنَاۃٌ میں ہوگی۔

[6] أَوَاعِدُ (وعدہ کرنے والے) اصل میں وَوَاعِدُ تھا، دو واؤ شروع کلمے میں جمع ہوگئے، اور دونوں متحرک ہیں اور دوسرا واؤ کسی حرف سے بدلا ہوا نہیں ہے؛ لہٰذا پہلے واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا، أَوَاعِدُ ہوگیا۔ اسی طرح أَوَاصِلُ (بمعنی جوڑنے والے) میں تعلیل کر لی جائے۔

میں وَوَاعِدُ تھا، أَوَاصِلُ، یہ اصل میں وَوَاصِلُ تھا۔

وُوْرِيَ[1] میں پہلا واؤ ہمزہ سے نہیں بدلا؛ اس لئے کہ دوسرا واؤ ''وَارٰی'' کے الف سے بدلا ہوا ہے، اگر پہلے واؤ کو ہمزہ سے بدلیں گے تو پے در پے دو تعلیلوں کا ہونا لازم آئے گا، اور یہ جائز نہیں۔

سبق (٦٦)

قاعدہ (۷): ہر وہ واؤ جو جمع میں الف اور کسرے کے درمیان واقع ہو اور واحد میں ساکن (یا تعلیل شدہ) ہو، وہ واؤ یاء سے بدل جاتا ہے؛ جیسے: حَوْضٌ کی جمع: حِيَاضٌ[2] اور رَوْضٌ کی جمع: رِيَاضٌ (باغات)، یہ اصل میں حِوَاضٌ اور رِوَاضٌ تھے۔

قاعدہ (۸): ہر وہ جمع معتل لام واوی جو ''فُعُوْلٌ'' کے وزن پر ہو، اُس کے دونوں واؤں کو یاء سے بدل کر، پہلی یاء کا دوسری یاء میں ادغام کر دیتے ہیں، اور تخفیف کے لئے اُس کے ماقبل کو کسرہ دیدیتے ہیں؛ جیسے: دُلِيٌّ[3] (بہت سے ڈول) اور حُقِيٌّ (کمر، کوکھ)، یہ اصل میں دُلُوْوٌ اور حُقُوْوٌ تھے؛ اس لئے کہ اسمائے متمکنہ میں آپ کوئی ایسا اسم متمکن نہیں پائیں گے جس کے آخر میں واؤ ہو اور اُس کا ماقبل مضموم ہو۔

جان لیجئے کہ معتل اور مضاعف کے چند کلمات کو اپنی اصل پر باقی رکھا گیا ہے، تاکہ وہ دوسرے کلمات کی اصل پر دلیل ہوں؛ جیسے: عَوِرَ (وہ کانا ہوا)، صَيِدَ (وہ ٹیڑھی گردن والا ہوا) عَيِنَ (وہ کشادہ اور خوب صورت آنکھ والا ہوا)، أَرْوَحَ (وہ بدبودار ہوا)، أَحْوَجَ (وہ ضرورت مند ہوا)، اِعْتَوَرَ (اس نے باری باری لیا)، اِسْتَحْوَذَ (اس نے قبضہ کیا)،

---

[1] یہ ''المُوَارَاةُ'' (بمعنی چھپانا) سے بحث اثبات فعل ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔

[2] حِيَاضٌ: اصل میں حِوَاضٌ تھا، واؤ جمع میں الف اور کسرہ کے درمیان واقع ہوا اور واحد: حَوْضٌ میں ساکن ہے؛ لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل دیا، حِيَاضٌ ہوگیا۔ اسی طرح رِيَاضٌ میں تعلیل کرلی جائے۔

[3] دُلِيٌّ: اصل میں دُلُوْوٌ تھا، دو واؤ ایسی جمع معتل لام واوی کے آخر میں جمع ہوگئے جو ''فُعُوْلٌ'' کے وزن پر ہے؛ لہٰذا دونوں واؤں کو یاء سے بدل کر، پہلی یاء کا دوسری یاء میں ادغام کردیا، دُلُيٌّ ہوگیا، پھر تخفیف کے لئے ماقبل لام کو کسرہ دیدیا، دُلِيٌّ ہوگیا۔ اسی طرح حُقِيٌّ میں تعلیل کرلی جائے۔

اِسْتَصْوَبَ (اس نے درست سمجھا)، لَحِحَتْ عَيْنُه[1] (اس کی آنکھ کیچ سے چپک گئی)، أَلِلَ السِّقَاءُ (پانی کی مشک بد بودار ہوگئی)، ضَبَبَ الْبَلَدُ (شہر میں بہت گوہ ہوگئیں)۔[2]

---

[1] ''پنج گنج'' کے متداول نسخوں میں یہاں لَجِجَتْ (جیم کے ساتھ) ہے؛ مگر یہ تصحیف ہے، صحیح وہ ہے جو اوپر لکھا گیا۔ دیکھئے: القاموس الوحید (ص: ۱۴۵۶)

[2] **کچھ مزید ضروری قواعد**

قاعدہ (۱): ہر وہ ''یائے اصلی'' جو اسمِ متمکن میں، ضمہ کے بعد، لام کلمہ کی جگہ واقع ہو، ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنے کے بعد، اُس یاء کو ساکن کردیتے ہیں، پھر یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہوجانے کی وجہ سے یاء کو حذف کردیتے ہیں؛ جیسے: ظَبْيٌ کی جمع: اَظْبٍ، یہ اصل میں أَظْبُيٌ تھا۔

قاعدہ (۲): ہر وہ الفِ زائدہ جو ''تثنیہ اور جمع مؤنث سالم کے الف'' سے پہلے واقع ہو، اُس کو یاء سے بدل دیتے ہیں؛ جیسے: حُبْلٰی سے حُبْلَيَانِ اور حُبْلَيَاتٌ.

قاعدہ (۳): ہر وہ یاء جو ''فُعْلٌ'' کے وزن پر آنے والی جمع، یا ''فُعْلٰی'' کے وزن پر آنے والی مؤنث کا عین کلمہ ہو، ''اسمِ صفت'' میں اُس کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیتے ہیں؛ جیسے: بِيْضٌ (بَيْضَاءُ کی جمع) اور حِيْكٰی، یہ اصل میں بُيْضٌ اور حُيْكٰی تھے۔

اور ''اسمِ ذات'' میں اُس یاء کو ''مِيْزَانٌ'' کے قاعدہ کے مطابق واؤ سے بدل دیتے ہیں؛ جیسے: طُوْبٰی، أَطْيَبُ کی مؤنث، اور كُوْسٰی: أَكْيَسُ کی مؤنث۔ اسمِ تفضیل کو علمائے صرف نے اسمِ ذات کا حکم دیا ہے۔

اسم صفت: وہ اسم ہے جو کسی ذات پر دلالت کرے، اور اس میں کسی صفت کا لحاظ کیا گیا ہو؛ جیسے: بِيْضٌ (سفید چیزیں)۔

اسم ذات: وہ اسم ہے جو کسی ذات پر دلالت کرے اور اس میں کسی صفت کا لحاظ نہ کیا گیا ہو؛ جیسے: عُثْمَانُ، اس کو اسم جامد بھی کہتے ہیں۔

قاعدہ (۴): ہر وہ واؤ جو ایسے مصدر کا عین کلمہ ہو جو ''فَعْلُوْلَةٌ'' کے وزن پر ہو، اُس کو یاء سے بدل دیتے ہیں؛ جیسے: كَيْنُوْنَةٌ، یہ اصل میں كَوْنُوْنَةٌ تھا۔

قاعدہ (۵): اگر یاء ایسے اسم کا لام کلمہ ہو جو ''اَفَاعِلُ'' یا ''مَفَاعِلُ'' کے وزن پر ہو، یا اِن کے مشابہ ہو، تو اگر وہ اسم معرف باللام یا مضاف ہے، تو حالت رفعی اور جری میں اُس یاء کو ساکن کردیتے ہیں؛ جیسے: هٰذِهِ الْجَوَارِيْ وَ جَوَارِيْكُمْ، مَرَرْتُ بِالْجَوَارِيْ وَجَوَارِيْكُمْ. اور اگر وہ اسم معرف باللام اور مضاف نہ ہو، تو اُس یاء کو حذف کرکے، عین کلمہ کو تنوین دیدیتے ہیں؛ جیسے: هٰذِهِ جَوَارٍ، مَرَرْتُ بِجَوَارٍ، اور حالت نصبی میں وہ یاء مطلقاً مفتوح ہوتی ہے؛ جیسے: رَأَيْتُ الْجَوَارِيَ اور رَأَيْتُ جَوَارِيَ. (درسِ علم الصیغہ ۸۲-۸۴)

قاعدہ (۶): ہر وہ الف اور یائے زائدہ جو ''الفِ مفاعل'' یا ''الفِ مفاعیل'' سے پہلے واقع ہوں، اُن کو واؤ سے بدل دیتے ہیں؛ جیسے: قَاعِدَةٌ کی جمع قَوَاعِدُ، ضِيْرَابٌ کی جمع ضَوَارِيْبُ. (نوادر الاصول ص: ۱۵۸)

پانچویں فصل:

خاصیاتِ ابواب اور فعل کے متعلقات کا بیان

خاصیت: کے لغوی معنی خصوصیت کے ہیں، اور علمائے صرف کی اصطلاح میں خاصیت: ایسے معنی کو کہتے ہیں جو کلمہ کے لغوی معنی کے علاوہ ہوں اور باب کے لئے لازم ہوں؛ جیسے: خَاصَمَنِیْ فَخَصَمْتُه (اس نے مجھ سے جھگڑا کیا تو میں جھگڑے میں اس پر غالب آ گیا)، یہاں خَصَمْتُ میں جو غالب آنے کے معنی پائے جا رہے ہیں یہ خاصیت ہے؛ کیوں کہ یہ لغوی معنی (جھگڑا کرنا) کے علاوہ ہیں اور "باب نصر" کے لئے لازم ہیں۔

فائدہ: خَاصِیَّةٌ، خَاصَّةٌ اور خَصِیْصَةٌ تینوں کے ایک ہی معنی آتے ہیں۔

"باب ضَرَبَ"، "باب نَصَرَ" اور "باب سَمِعَ" کسی خاصیت کے ساتھ مقید نہیں ہیں؛ بلکہ یہ ایسے کثیر معانی کے لئے استعمال ہوتے ہیں جن کا کوئی متعین ضابطہ نہیں ہے۔[1]

---

[1] یہاں ان تینوں ابواب کی چند اہم خاصیات بیان کی جاتی ہیں۔ "باب ضَرَبَ" کی تین خاصیات مشہور ہیں:

(۱) **مُغالبه:** بشرطیکہ وہ فعل مثالِ واوی یا یائی، یا اجوفِ یائی، یا ناقصِ یائی ہو۔ مغالبہ: "باب مفاعلة" اور اشتراک پر دلالت کرنے والے ابواب کے کسی صیغے کے بعد، کسی فعل کو ذکر کر کے، اس بات کو ظاہر کرنا کہ دو مقابلہ کرنے والے فریقوں میں سے فعل ثانی کے فاعل کو، فعلِ اول کے فاعل پر معنیٔ مصدری میں غلبہ حاصل ہے؛ جیسے: یُنَاهِیُنِیْ فَأَنْهِیُهٖ (وہ عقل مندی میں میرا مقابلہ کرتا ہے تو میں عقل مندی میں اُس پر غالب آ جاتا ہوں)۔

(۲) **سَلْب:** یعنی فاعل کا مفعول سے ماخذ کو دور کرنا؛ جیسے: خَفّٰی زَیْدُ الْاَمْرَ (زید نے معاملہ کی پوشیدگی دور کی)۔

ماخذ: اس شیٔ کو کہتے ہیں جس سے فعل بنایا گیا ہو، خواہ وہ مصدر ہو، جیسے: مذکورہ مثال میں "خِفَاء" مصدر ماخذ ہے، یا اسم جامد ہو؛ جیسے: أَشْرَکْتُ النَّعْلَ (میں نے جوتہ کو تسمہ والا بنا دیا) میں "شِرَاک" بمعنی تسمہ اسم جامد ماخذ ہے۔

(۳) **قَصْر:** یعنی بات نقل کرنے کی خاطر، مرکب مفید سے، "باب ضَرَبَ" کا کوئی کلمہ بنا لینا؛ جیسے: سَقّٰی خَالِدٌ (خالد نے سَقَاکَ اللّٰهُ کہا، اللہ تعالی تمھیں سیراب کرے)۔

"باب نَصَرَ" کی بھی تین خاصیتیں مشہور ہیں:

(۱) **مُغالبه:** (تعریف ابھی اوپر گذری)، بشرطیکہ وہ فعل صحیح، مہموز، اجوفِ واوی، ناقصِ واوی، یا مضاعف ہو؛ جیسے: یُخَاصِمُنِیْ فَأَخْصُمُه (وہ مجھ سے جھگڑا کرتا ہے تو میں جھگڑے میں اُس پر غالب آ جاتا ہوں)۔

(۲) **تَصْییر:** یعنی فاعل کا مفعول کو ماخذ والا بنا دینا؛ جیسے: ثَلَثَ حَامِدُ الْمَالَ (حامد نے مال کے تین حصے بنا دیئے)۔ یہاں ماخذ "ثُلُث" بمعنی تہائی ہے۔ =

خاصیت ''بابِ فتح''

''باب فتح'' کی خاصیت: یہ ہے کہ ہمیشہ اُس کے عین یا لام کلمے کی جگہ ''حروفِ حلقی'' میں سے کوئی حرف ہوتا ہے ـــــ جن کا مجموعہ ''حَـخَـغُـعَهَـا'' ہے ـــــ سوائے چند کلمات کے؛ جیسے: رَكَـنَ يَـرْكَنُ، سَجٰی يَسْجٰی، قَلٰی يَقْلٰی اور عَضَّ يَعَضُّ. (چناں چہ یہ ''باب فتح'' سے ہیں؛ لیکن اس کے باوجود ان کے عین یا لام کی جگہ حرف حلقی نہیں ہے)[1]

= (۳) **بُلُوغ**: یعنی فاعل کا ماخذِ زمانی یا مکانی میں پہنچنا؛ جیسے: عَـرَضْـتُ (میں مکہ یا مدینہ میں پہنچا)۔ یہاں ماخذ ''عَرُض''، بمعنی مکہ یا مدینہ ہے۔

''باب سمع'' اکثر لازم ہوتا ہے اور اُس سے زیادہ تر چھ قسم کے افعال آتے ہیں:

۱- وہ افعال جو بیماری پر دلالت کرتے ہیں؛ جیسے: سَقِمَ (وہ بیمار ہوا)۔

۲- وہ افعال جو رنج وغم پر دلالت کرتے ہیں؛ جیسے: حَزِنَ (وہ غمگین ہوا)۔

۳- وہ افعال جو خوشی وفرحت پر دلالت کرتے ہیں؛ جیسے: فَرِحَ (وہ خوش ہوا)۔

۴- وہ افعال جو رنگ پر دلالت کرتے ہیں؛ جیسے: شَهِبَ (وہ سیاہی مائل سفید رنگ والا ہوا)۔

۵- وہ افعال جو عیب اور نقص پر دلالت کرتے ہیں؛ جیسے: عَوِرَ (وہ کانا ہوا)۔

۶- وہ افعال جو شکل وصورت اور اعضاء کی ایسی ظاہری علامت پر دلالت کرتے ہیں، جس کو آنکھوں سے دیکھا اور جانا جا سکتا ہو؛ جیسے: عَيِنَ (وہ ہرن جیسی آنکھ والا)۔

نوٹ: رنگ، عیب ونقص، شکل وصورت اور اعضاء کی ظاہری علامت پر دلالت کرنے والے کچھ افعال ایسے بھی ہیں جو ''بابِ کرم'' سے آتے ہیں، رنگ کی مثال؛ جیسے: أَدُمَ، سَـمُـرَ (وہ گندم گوں ہوا)، عیب کی مثال جیسے: حَـمُقَ (وہ بے وقوف ہوا)، عَجُفَ (وہ دبلا ہوا)، اعضاء کی ظاہری علامت کی مثال؛ جیسے: رَعُنَ (وہ ڈھیلے بدن والا ہوا)۔

[1] ان میں سے ''رَكَنَ يَرْكَنُ'' تداخل کے قبیل سے ہے، اور باقی شاذ ہیں۔

تداخل: ایک فعل کے ماضی کا کسی باب سے اور مضارع کا دوسرے باب سے ہونا؛ جیسے: رَكَـنَ يَـرْكُنُ ''باب نصر'' سے بھی آتا ہے اور رَكِـنَ يَرْكَنُ ''باب سمع'' سے بھی آتا ہے ''باب نصر'' کی ماضی: رَكَنَ اور ''باب سمع'' کا مضارع يَرْكَنُ لے کر، رَكَنَ يَرْكَنُ استعمال کیا گیا ہے؛ لہٰذا اس کو تداخل کے قبیل سے کہیں گے۔

شاذ: وہ لفظ ہے جو قاعدہ یا استعمال کے خلاف ہو؛ جیسے: أَبٰی يأبٰی شاذ ہے؛ اس لئے کہ یہ قاعدہ کے خلاف ہے؛ اس لئے کہ قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ فعل جو ''بابِ فتح'' سے آتا ہے اُس کا عین یا لام کلمہ حرفِ حلقی ہوتا ہے، جب کہ اس کا عین یا لام کلمہ حرفِ حلقی نہیں ہے۔

نوٹ: ''سَجٰی يَسْجُوْ'' باب نصر سے، ''قَلٰی يَقْلِیْ'' باب ضرب سے اور ''عَضَّ يَعَضُّ'' باب سمع سے بھی آتے ہیں۔

خاصیت "بابِ کَرُمَ"

"بابِ کَرُمَ" کی خاصیت: یہ ہے کہ وہ اوصافِ خِلقیہ وطبعیہ کے لئے استعمال ہوتا ہے[1] اور اس سے آنے والے تمام افعال لازم ہوتے ہیں؛ جیسے: کَرُمَ (وہ باعزت ہوا)، یَکْرُمُ (وہ باعزت ہوتا ہے یا ہوگا)، جَسُمَ (وہ بھاری بھرکم ہوا)، یَجْسُمُ (وہ بھاری بھرکم ہوتا ہے یا ہوگا)۔

خاصیات "بابِ إفْعَال"

"بابِ إفْعَال" کی آٹھ خاصیتیں ہیں:

۱- تعدیہ: فعل لازم کو متعدی، متعدی بیک مفعول کو متعدی بدو مفعول اور متعدی بدو مفعول کو متعدی بسہ مفعول بنانا، اول کی مثال؛ جیسے: خَرَجَ زیدٌ (زید نکلا) سے أَخْرَجْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو نکالا)، نَزَلَ حَامِدٌ (حامد اترا) سے أَنْزَلْتُه (میں نے اس کو اتارا)، خَرَجَ اور نَزَلَ فعل لازم تھے، "باب افعال" میں آنے کی وجہ سے متعدی ہوگئے۔ ثانی کی مثال؛ جیسے: حَفَرَ زَیْدٌ نَهْرًا (زید نے نہر کھودی) سے أَحْفَرْتُ زَیْدًا نَهْرًا (میں نے زید سے نہر کھدوائی)، حَفَرَ متعدی بیک مفعول تھا، "باب افعال" میں آنے کی وجہ سے متعدی بدو مفعول ہوگیا۔ ثالث کی مثال؛ جیسے: عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا (میں نے زید کو فاضل یقین کیا) سے أَعْلَمْتُ زَیْدًا

---

[1] "باب کرم" تین طرح کے اوصاف کے لئے استعمال ہوتا ہے: (۱) اوصافِ خلقیہ حقیقیہ (۲) اوصافِ خلقیہ حکمیہ (۳) اوصافِ خلقیہ حقیقیہ کے مشابہ اوصاف۔

اوصافِ خلقیہ حقیقیہ: وہ اوصاف ہیں جو فطری اور پیدائشی ہوں، محنت اور کوشش کرنے کے بعد حاصل نہ ہوئے ہوں؛ جیسے: شَجُعَ (وہ بہادر ہوا)، بہادری ایک فطری اور پیدائشی وصف ہے، محنت اور کوشش سے حاصل نہیں ہوتا۔

اوصافِ خلقیہ حکمیہ: وہ اوصاف ہیں جو فطری اور پیدائشی نہ ہوں؛ بلکہ محنت وکوشش اور بار بار کے تجربہ ومشق کے بعد، موصوف کی ذات کے لئے اس طرح لازم ہوگئے ہوں کہ موصوف سے جدا نہ ہوتے ہوں، جیسے: فَقُهَ (وہ فقیہ ہوگیا)، فقیہ ہونا کوئی فطری اور پیدائشی وصف نہیں؛ بلکہ مسلسل محنت اور فقہ وفتاویٰ سے اشتغال رکھنے کی وجہ سے یہ وصف حاصل ہوتا ہے اور حاصل ہونے کے بعد پھر موصوف سے جدا نہیں ہوتا، اس لئے یہ اوصافِ خلقیہ حکمیہ میں سے ہے۔

اوصافِ خلقیہ حقیقیہ کے مشابہ اوصاف: وہ اوصاف ہیں جو نہ تو فطری اور پیدائشی ہوں، اور نہ محنت ومشق کے بعد موصوف کے لئے لازم ہوئے ہوں؛ بلکہ عارضی ہوں اور کسی وجہ سے اوصافِ خلقیہ حقیقیہ سے مشابہت رکھتے ہوں؛ جیسے: جَنُبَ (وہ جنبی ہوگیا)؛ جنابت اگرچہ ایک عارضی وصف ہے، مگر یہ نجاستِ حقیقی کے مشابہ ہے۔

عَمْرًا فَاضِلًا (میں نے زید کو بتایا کہ عمرو فاضل ہے)، عَلِمَ متعدی بدو مفعول تھا، ''باب افعال'' میں آنے کی وجہ سے متعدی بسہ مفعول ہو گیا۔

۲-سلبِ ماخذ: فاعل کا اپنی ذات سے، یا مفعول سے ماخذ کو دور کرنا، اول کی مثال؛ جیسے: أَقْسَطَ زَيْدٌ (زید نے اپنی ذات سے ظلم کو دور کیا) یہاں ''قُسُوطٌ'' بمعنی ظلم ماخذ ہے. ثانی کی مثال؛ جیسے: شَكٰى زَيْدٌ و أَشْكَيْتُه (زید نے شکایت کی اور میں نے اس کی شکایت دور کی)، یہاں ''شِكَايَة'' ماخذ ہے۔

۳-بُلوغ: فاعل کا ماخذِ زمانی یا مکانی، یا ماخذ کے مرتبۂ عددی میں پہنچنا، اول کی مثال؛ جیسے: أَصْبَحَ زَيْدٌ (زید صبح کے وقت پہنچا)، یہاں ''صبح'' بمعنی صبح کا وقت ماخذ ہے، جس میں فاعل زید پہنچا ہے۔ ثانی کی مثال؛ جیسے: أَعْرَقَ خَالِدٌ (خالد عراق میں پہنچا)، یہاں ''عراق'' ایک مخصوص ملک ماخذ ہے، جس میں فاعل خالد پہنچا ہے۔ ثالث کی مثال؛ جیسے: أَعْشَرَتِ الدَّرَاهِمُ (دراہم دس کے عدد کو پہنچ گئے)، یہاں ''عَشْرَةٌ'' بمعنی دس کا عدد ماخذ ہے، جس کے مرتبہ کو فاعل دراہم پہنچا ہے۔

۴-فاعل کا ماخذ کے ساتھ آنا؛ جیسے: أَلَامَ (وہ خراب چیز کے ساتھ آیا)۔ ماخذ ''لَوْمٌ'' بمعنی خراب چیز ہے۔[1]

۵-اعطاء ماخذ: فاعل کا مفعول کو ماخذ، یا محلِ ماخذ یا ماخذ کا حق اور اجازت دینا، اول کی مثال؛ جیسے: أَعْظَمْتُ الْكَلْبَ (میں نے کتے کو ہڈی دی)؛ یہاں ''عَظْمٌ'' بمعنی ہڈی ماخذ ہے، جو مفعول ''کلب'' (کتے) کو دی گئی ہے۔ ثانی کی مثال؛ جیسے: أَقْبَرْتُه (میں نے اس کو قبر کی جگہ دی)، یہاں ''قَبْرٌ'' ماخذ ہے جس کی جگہ مفعول کو دی گئی ہے۔ ثالث کی مثال؛ جیسے: أَقْطَعْتُ زَيْدًا قُضْبَانًا (میں نے زید کو شاخوں کے کاٹنے کی اجازت اور حق دیا) یہاں ''قَطْعٌ'' بمعنی کاٹنا ماخذ ہے، جس کا حق مفعول زید کو دیا گیا ہے۔

---

[1] صاحب ''فصول اکبری'' نے أَلَامَ کو ''لیاقت'' (فاعل کا ماخذ کے لائق اور مستحق ہونا) کی مثال میں پیش کیا ہے، اور یہی صحیح ہے؛ اس لئے کہ کتب لغت میں اس کے معنی ''ملامت کا مستحق ہونا اور ملامت کرنا'' لکھے ہیں۔ نیز اس کے ماخذ ''لَوْمٌ'' کے معنی خراب چیز کے نہیں؛ بلکہ ملامت کے ہیں۔

۶-صَیرورت: فاعل کا ماخذ والا ہونا، یا ایسی چیز والا ہونا جو ماخذ سے متصف ہو، یا ماخذ میں کسی چیز والا ہونا، اول کی مثال؛ جیسے: أَلْبَنَتِ البَقَرَةُ (گائے دودھ والی ہوگئی)، یہاں ''لَبَنٌ'' بمعنی دودھ ماخذ ہے۔ أَتْمَرَ زَيْدٌ (زید کھجور والا ہوگیا)، یہاں ''تَمَرٌ'' بمعنی کھجور ماخذ ہے۔ ثانی کی مثال؛ جیسے: أَجْرَبَ الرَّجُلُ (مرد خارش زدہ اونٹ والا ہوگیا) یہاں ''جَرَبٌ'' بمعنی خارش ماخذ ہے، جس سے اونٹ متصف ہے اور فاعل اَلرَّجلُ اس کا مالک ہوا ہے۔ ثالث کی مثال جیسے: أَخْرَفَتِ الشَّاةُ (بکری موسمِ خریف میں بچہ والی ہوگئی)، یہاں ''خریف'' بمعنی پت جھڑ کا موسم ماخذ ہے، جس میں فاعل بکری بچہ والی ہوئی ہے۔

۷-وِجدان: فاعل کا مفعول کو ماخذ سے متصف پانا؛ جیسے: أَحْمَدْتُه (میں نے اس کو تعریف سے متصف [قابل تعریف] پایا)، یہاں '' حَمْدٌ '' بمعنی تعریف ماخذ ہے۔

۸-ابتداء: کسی کلمہ کا ابتداءً ''باب افعال'' سے کسی معنی میں آنا، اس طرح کہ وہ ثلاثی مجرد سے نہ آیا ہو، یا ثلاثی مجرد سے آیا ہو؛ لیکن اس معنی میں نہ ہو، اول کی مثال؛ جیسے: أَرْقَلَ (اس نے جلدی کی)، یہ ثلاثی مجرد سے نہیں آیا ہے۔ ثانی کی مثال؛ جیسے: أَشْفَقَ زَيْدٌ (زید ڈر گیا)، أَلْحَجَ (اس نے اپنی طرف مائل کیا)، یہ اگرچہ ثلاثی مجرد سے بھی آئے ہیں، چناں چہ کہا جاتا ہے: شَفِقَ (اس نے شفقت ومہربانی کی)، لَحِجَ السَّيْفُ (تلوار میان میں پھنس گئی)؛ لیکن یہ دوسرے معنی میں ہیں۔[۱]

---

[۱] ان کے علاوہ ''باب افعال'' کی آٹھ خاصیتیں اور ہیں:

۱-**تَصبِیر**: فاعل کا مفعول کو ماخذ والا بنا دینا؛ جیسے: أَخْرَجْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو نکلنے والا بنا دیا)۔ خُرُوْجٌ بمعنی نکلنا ماخذ ہے۔

۲- **اِلزام**: (تعدیہ کی ضد) فعل متعدی کو لازم بنانا؛ جیسے: حَمِدْتُّ زَيْدًا (میں نے زید کی تعریف کی) سے اَحْمَدَ زَيْدٌ (زید قابل تعریف ہوگیا)، حَمِدَ فعل متعدی تھا، ''باب افعال'' میں آنے کی وجہ سے لازم ہوگیا۔

۳-**تعریض**: فاعل کا مفعول کو ماخذ کی جگہ لے جانا؛ جیسے: أَبَعْتُ الفَرَسَ (میں گھوڑے کو بیچنے کی جگہ یعنی منڈی میں لے گیا)، یہاں ''بَيْعٌ'' بمعنی بیچنا ماخذ ہے۔

۴-**لیاقت**: فاعل کا ماخذ کے لائق اور مستحق ہونا؛ جیسے: أَلَامَ الفَرْعُ (سردار ملامت کا مستحق ہوگیا) یہاں ''لَوْمٌ'' بمعنی ملامت ماخذ ہے۔ =

خاصیات ''بابِ تفعِیل''

''بابِ تفعِیل'' کی چھ خاصیتیں ہیں:

۱- تعدیہ: فعل لازم کو متعدی اور متعدی بیک مفعول کو متعدی بدو مفعول بنا دینا، اول کی مثال؛ جیسے: خَرَجَ (وہ نکلا) سے خَرَّجْتُه (میں نے اس کو نکالا)۔ ثانی کی مثال؛ جیسے: ذَكَرْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو یاد کیا) سے ذَكَّرْتُ زَيْدًا قِصَّتَهٗ (میں نے زید کو اس کا قصہ یاد دلایا)۔

۲- مبالغہ: کسی چیز میں ماخذ کا زیادتی کے ساتھ پایا جانا، اس کی تین صورتیں ہیں:

(۱) نفسِ فعل میں زیادتی پائی جائے؛ جیسے: قَطَّعْتُه (میں نے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا)۔

(۲) فاعل میں زیادتی پائے جائے؛ جیسے: مَوَّتَ الإِبِلُ (بہت سارے اونٹ مر گئے)۔

(۳) مفعول میں زیادتی پائی جائے؛ جیسے: قَطَّعْتُ الثِّيَابَ (میں نے بہت سارے کپڑے کاٹے)۔

= **۵- حَينُونت:** فاعل کا ماخذ کے وقت کو پہنچنا؛ جیسے: أَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی کٹنے کے وقت کو پہنچ گئی)، یہاں ''حَصَادٌ'' بمعنی کھیتی کی کٹائی ماخذ ہے۔

۶- مبالغہ: فاعل میں ماخذ کا زیادہ ہونا، خواہ زیادتی کمیت یعنی مقدار میں ہو؛ جیسے: أَثْمَرَ النَّخْلُ (کھجور کا درخت زیادہ پھل دار ہو گیا)، یہاں ''ثَمَرٌ'' بمعنی پھل ماخذ ہے، جو فاعل نخل میں زیادہ ہو گیا ہے۔ یا زیادتی کیفیت میں ہو؛ جیسے: أَسْفَرَ الصُّبْحُ (صبح خوب روشن ہو گئی)، یہاں ''سُفُوْرٌ'' بمعنی روشنی ماخذ ہے، جو فاعل صبح میں کیفیت کے لحاظ سے زیادہ ہو گئی ہے۔

۷- موافقتِ مجرد وفَعَّلَ وتَفَعَّلَ واِسْتَفْعَلَ: یعنی ''باب افعال'' کا کسی معنی میں ثلاثی مجرد، ''بابِ تفعیل''، ''بابِ تفعُّل'' اور ''بابِ استفعال'' کے موافق ہونا، موافقتِ ثلاثی مجرد کی مثال؛ جیسے: دَجَى اللَّيْلُ و أَدْجٰى (رات تاریک ہو گئی)۔ موافقتِ ''بابِ تفعیل'' کی مثال؛ جیسے: كَفَّرْتُه و أَكْفَرْتُه (میں نے اس کو کفر کی طرف منسوب کیا)۔ موافقتِ ''بابِ تفعُّل'' کی مثال؛ جیسے: تَخَبَّيْتُ الثَّوْبَ و أَخْبَيْتُه (میں نے کپڑے کو خیمہ بنایا)۔ موافقتِ ''بابِ استفعال'' کی مثال؛ جیسے: اِسْتَعْظَمْتُ الأُسْتَاذَ وَأَعْظَمْتُه (میں نے استاذ کو بڑا سمجھا)۔

۸- مطاوعت فَعَلَ وفَعَّلَ: ثلاثی مجرد ''اور باب تفعیل'' کی مطاوعت، یعنی ثلاثی مجرد اور ''باب تفعیل'' کے کسی فعل کے بعد، ''بابِ افعال'' کے فعل کو ذکر کرنا، یہ بتانے کے لئے کہ فعلِ اول کے مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کر لیا ہے، مطاوعتِ ثلاثی مجرد کی مثال؛ جیسے: كَبَبْتُهٗ فَأَكَبَّ (میں نے اس کو اوندھا کیا تو وہ اوندھا ہو گیا)۔ مطاوعتِ ''بابِ تفعیل'' کی مثال؛ جیسے: بَشَّرْتُه فَأَبْشَرَ (میں نے اس کو خوش خبری دی تو وہ خوش ہو گیا)۔

۳-سلبِ ماخذ: فاعل کا مفعول سے ماخذ کو دور کرنا؛ جیسے: قَذِيَتْ عَيْنُه (اس کی آنکھ میں تنکا گر گیا) سے قَذَّيْتُ عَيْنَه (میں نے اس کی آنکھ سے تنکا دور کر دیا)، یہاں ''قَذًى'' بمعنی تنکا ماخذ ہے، جس کو فاعل متکلم نے مفعول کی آنکھ سے دور کیا ہے۔

۴-نسبت بماخذ: فاعل کا مفعول کو ماخذ کی طرف منسوب کرنا؛ جیسے: فَسَّقْتُه (میں نے اُس کو فسق کی طرف منسوب کیا)، كَفَّرْتُه (میں نے اس کو کفر کی طرف منسوب کیا)، پہلی مثال میں ''فسق'' اور دوسری مثال میں ''کفر'' ماخذ ہے، جس کی طرف فاعل نے مفعول کو منسوب کیا ہے۔

۵-دعاء: دعاء دینے کی غرض سے مرکب مفید سے، ''باب تفعیل'' کا کوئی کلمہ بنانا؛ جیسے: حَيَّيْتُه (میں نے اس کو حَيَّاكَ اللّٰهُ کہا، اللہ تعالی تجھے زندہ رکھے)، سَقَّيْتُه (میں نے اس کو سَقَاكَ اللّٰهُ کہا، اللہ تعالی تجھے سیراب کرے)۔[۱]

۶-ابتداء: کسی کلمہ کا ابتداءً ''بابِ تفعیل'' سے کسی معنی میں آنا، اس طرح کہ وہ ثلاثی مجرد سے نہ آیا ہو، یا ثلاثی مجرد سے آیا ہو؛ لیکن اس معنی میں نہ ہو، اول کی مثال؛ جیسے: لَقَّبْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو لقب دیا)، یہ ثلاثی مجرد سے نہیں آیا ہے۔ ثانی کی مثال؛ جیسے: كَلَّمْتُه (میں نے اس سے بات کی)، یہ اگرچہ ثلاثی مجرد سے بھی آیا ہے، جیسے: كَلَمَه (اس نے اُس کو زخمی کیا)؛ لیکن یہ دوسرے معنی میں ہے۔[۲]

---

[۱] اس کو ''قصر'' بھی کہتے ہیں؛ لیکن یہ دعاء کے ساتھ خاص نہیں (جیسا کہ مصنف کے کلام سے معلوم ہوتا ہے)؛ بلکہ بغیر دعاء کے بھی بات نقل کرنے میں اختصار کی خاطر، مرکب مفید سے، ''باب تفعیل'' کا کوئی کلمہ بنا لیتے ہیں؛ جیسے: قَرَأَ زَيْدٌ لَاإِلٰهَ اِلَّااللّٰه سے هَلَّلَ زَيْدٌ (زید نے لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہا)۔

[۲] ان کے علاوہ ''باب تفعیل'' کی سات خاصیتیں اور ہیں:

۱-صیرورت: فاعل کا ماخذ والا ہونا؛ جیسے: نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ والا ہو گیا)، یہاں ''نُوْرٌ'' بمعنی شگوفہ ماخذ ہے۔

۲-بُلوغ: فاعل کا ماخذِ زمانی یا مکانی میں پہنچنا، اول کی مثال؛ جیسے: صَبَّحَ زَيْدٌ (زید صبح کے وقت پہنچا)، یہاں ''صُبُحٌ'' ماخذ ہے۔ ثانی کی مثال؛ جیسے: عَمَّقَ الماءُ (پانی گہرائی میں اتر گیا)، یہاں ''عُمُق'' بمعنی گہرائی ماخذ ہے، خَيَّمَ نَبِيلٌ (نبیل خیمہ میں داخل ہوا)، یہاں ''خیمہ'' ماخذ ہے۔

۳-الباسِ ماخذ: فاعل کا مفعول کو ماخذ پہنانا؛ جیسے: جَلَّلْتُ الفَرَسَ (میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی)، یہاں ''جُلٌّ'' بمعنی جھول ماخذ ہے، جو فاعل متکلم نے مفعول گھوڑے کو پہنائی ہے۔

۴-تخلیط: فاعل کا مفعول کو ماخذ سے ملمع کرنا؛ جیسے: ذَهَّبْتُ السَّيْفَ (میں نے تلوار کو سونے سے ملمع کیا =

خاصیات ''بابِ تفعُّل''

''باب تفعُّل'' کی پانچ خاصیتیں ہیں:

۱- مطاوعتِ فَعَّلَ: ''باب تفعیل'' کے کسی فعل کے بعد ''باب تفعُّل'' کے فعل کو ذکر کرنا، یہ بتانے کے لئے کہ فعل اول کے مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کرلیا ہے؛ جیسے: قَطَّعْتُ الثَّوبَ فَتَقَطَّعَ (میں نے کپڑے کو ٹکڑے ٹکڑے کیا تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا)۔

۲- سلب: فاعل کا اپنی ذات سے ماخذ کو دور کرنا؛ جیسے: حَابَ (اس نے گناہ کیا) تَحَوَّبَ (وہ گناہ سے باز آگیا)، یہاں ''حَوْبٌ'' بمعنی گناہ ماخذ ہے۔

۳- تکلف در ماخذ: فاعل کا ماخذ کو حاصل کرنے میں مشقت برداشت کرنا، یا یہ ظاہر کرنا کہ اسے ماخذ حاصل ہے یا وہ ماخذ کی طرف منسوب ہے، اول کی مثال؛ جیسے: تَصَبَّرَ (اس نے بتکلف صبر کیا)، یہاں ''صبر'' ماخذ ہے، جس کو فاعل نے مشقت اٹھا کر اختیار کیا ہے۔ ثانی کی مثال؛ جیسے: تَحَلَّمْتُ (میں نے خود کو بردبار ظاہر کیا)، یہاں ''حلم'' بمعنی بردباری ماخذ ہے۔ تَشَجَّعْتُ (میں نے خود کو بہادر ظاہر کیا)، یہاں ''شُجَاعَة'' بمعنی بہادری ماخذ ہے۔

۴- تدریج: فاعل کا کسی کام کو آہستہ آہستہ بار بار کرنا؛ جیسے: تَجَوَّعَ الماءَ (اس نے گھونٹ گھونٹ کر پانی پیا)، تَعَلَّمَ (اس نے ایک ایک مسئلہ سیکھا)۔

= تلوار پر سونے کا پانی چڑھایا)، یہاں ''ذَهَبٌ'' بمعنی سونا ماخذ ہے، جس سے فاعل نے مفعول تلوار کو ملمع کیا ہے۔

۵- تَصْيِير: فاعل کا مفعول کو ماخذ والا بنا دینا؛ جیسے: نَزَّلْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو اُترنے والا بنا دیا)، یہاں ''نُزُوْل'' بمعنی اترنا ماخذ ہے۔

۶- تحویل: فاعل کا مفعول کو ماخذ یا مثلِ ماخذ بنا دینا، اول کی مثال؛ جیسے: نَصَّرْتُه (میں نے اُس کو نصرانی بنا دیا) یہاں ''نصرانی'' بمعنی عیسائی ماخذ ہے۔ ثانی کی مثال؛ جیسے: خَيَّمْتُ الرِّدَاءَ (میں نے چادر کو خیمہ کی طرح بنا دیا)، یہاں ''خیمہ'' ماخذ ہے، فاعل نے مفعول چادر کو تان کر خیمہ جیسا بنا دیا ہے۔

۷- موافقتِ فَعَلَ وَأَفْعَلَ وتَفَعَّلَ: ''باب تفعیل'' کا کسی معنی میں ثلاثی مجرد، ''باب افعال'' اور ''باب تفعّل'' کے موافق ہونا، موافقتِ ثلاثی مجرد کی مثال؛ جیسے: تَمَرْتُ الوَلَدَ وتَمَّرْتُه (میں نے لڑکے کو کھجور دی)۔ موافقتِ ''باب افعال'' کی مثال؛ جیسے: أَمْهَلْتُ زَيْدًا ومَهَّلْتُهُ (میں نے زید کو مہلت دی)۔ موافقتِ ''باب تفعّل'' کی مثال؛ جیسے: تَتَرَّسَ زَيْدٌ وتَرَّسَ (زید ڈھال کو کام میں لایا)۔

۵-ابتداء: کسی کلمہ کا ابتداءً ''باب تفعُّل'' سے کسی معنی میں آنا، اس طرح کہ وہ ثلاثی مجرد سے نہ آیا ہو، یا ثلاثی مجرد سے آیا ہو؛ لیکن اُس معنی میں نہ ہو، اول کی مثال؛ جیسے: **تَشَمَّسَ زَیْدٌ** (زید دھوپ میں بیٹھا)، یہ ثلاثی مجرد سے نہیں آیا ہے۔ ثانی کی مثال؛ جیسے: **تَکَلَّمَ زَیْدٌ** (زید نے گفتگو کی)، یہ اگرچہ ثلاثی مجرد سے بھی آیا ہے؛ جیسے: **کَلَمَ عَمْرًا** (اس نے عمرو کو زخمی کیا)؛ لیکن یہ دوسرے معنی میں ہے۔[1]

---

[1] ''باب تفعّل'' کی ان کے علاوہ چھ خاصیتیں اور ہیں:

۱-**لُبسِ ماخذ**: فاعل کا ماخذ کو پہننا؛ جیسے: **تَخَتَّمَ زَیْدٌ** (زید نے انگوٹھی پہنی)، یہاں ''خَاتَمٌ'' بمعنی انگوٹھی ماخذ ہے، جس کو فاعل زید نے پہنا ہے۔

۲-**تَعَمُّل**: فاعل کا ماخذ کو ایسے کام میں لانا جس کے لئے اس کو بنایا گیا ہو، اس کی تین صورتیں ہیں:

(۱) ماخذ فاعل سے اس طرح مل جائے کہ علیحدہ نہ ہو سکے؛ جیسے: **تَدَهَّنَ** (اس نے بدن پر تیل لگایا) یہاں ''دُهْن'' بمعنی تیل ماخذ ہے۔ (۲) ماخذ فاعل سے ملا ہوا تو ہو؛ لیکن علیحدہ بھی ہو سکتا ہو؛ جیسے: **تَتَرَّسَ** (وہ ڈھال کو کام میں لایا)، یہاں ''تُرْسٌ'' بمعنی ڈھال ماخذ ہے۔ (۳) ماخذ فاعل سے ملا ہوا نہ ہو؛ بلکہ اس کے قریب ہو؛ جیسے: **تَخَيَّمَ** (وہ خیمہ کو کام میں لایا)، یہاں ''خیمہ'' ماخذ ہے، جو فاعل سے ملا ہوا نہیں ہوتا؛ بلکہ فاعل کے قریب ہوتا ہے۔

۳-**اِتّخاذ**: اس کی چار صورتیں ہیں: (۱) فاعل کا ماخذ بنانا، جیسے: **تَبَوَّبَ** (اس نے دروازہ بنایا)، یہاں ''باب'' بمعنی دروازہ ماخذ ہے۔ (۲) فاعل کا ماخذ کو لینا اور اختیار کرنا؛ جیسے: **تَجَنَّبَ** (اس نے ایک گوشہ اختیار کیا)، یہاں ''جَنْبٌ'' بمعنی گوشہ ماخذ ہے۔ (۳) فاعل کا مفعول کو ماخذ بنانا؛ جیسے **تَوَسَّدَ الحَجَرَ** (اس نے پتھر کو تکیہ بنایا) یہاں **وِسَادَةٌ** بمعنی تکیہ ماخذ ہے۔ (۴) فاعل کا مفعول کو ماخذ میں لینا؛ جیسے: **تَأَبَّطَ الصَّبِيَّ** (اس نے بچہ کو بغل میں لیا)، یہاں ''اِبطٌ'' بمعنی بغل ماخذ ہے۔

۴-**تَحوُّل**: فاعل کا بعینہ ماخذ، یا ماخذ کے مانند ہونا، اول کی مثال؛ جیسے: **تَنَصَّرَ** (وہ نصرانی ہو گیا)، یہاں ''نصرانی'' بمعنی عیسائی ماخذ ہے۔ ثانی کی مثال؛ جیسے: **تَبَحَّرَ** (وہ وسعتِ علم میں سمندر کے مانند ہو گیا)، یہاں ''بَحر'' بمعنی سمندر ماخذ ہے۔

۵-**صیرورت**: فاعل کا ماخذ والا ہونا؛ جیسے: **تَمَوَّلَ** (وہ مال والا ہو گیا)، یہاں ''مال'' ماخذ ہے۔

۶-**موافقتِ مجرد وافعل وفعّل واستفعل**: یعنی ''باب تفعُّل'' کا کسی معنی میں ثلاثی مجرد، ''باب افعال''، ''باب تفعیل'' اور ''باب استفعال'' کے موافق ہونا، موافقتِ ثلاثی مجرد کی مثال؛ جیسے: **قَبِلَ وتَقَبَّلَ** (اس نے قبول کیا)۔ موافقتِ ''باب افعال'' کی مثال؛ جیسے: **أَبْصَرَ وتَبَصَّرَ** (اس نے دیکھا)۔ موافقتِ ''باب تفعیل'' کی مثال؛ جیسے: **کَذَّبَ زَیْدًا وتَکَذَّبَہ** (اس نے زید کو جھوٹ کی طرف منسوب کیا)۔ موافقتِ ''بابِ استفعال'' کی مثال؛ جیسے: **اِسْتَحْوَجَ وتَحَوَّجَ** (اس نے حاجت طلب کی)۔

خاصیات ''بابِ مُفَاعَلَة''

''بابِ مُفَاعَلَة'' کی دو خاصیتیں ہیں:

۱-مشارکت: فاعل اور مفعول کا معنیٔ فاعلیت اور معنیٔ مفعولیت میں باہم شریک ہونا، اس طور پر کہ فعل ہر ایک سے صادر ہو کر دوسرے پر واقع ہو؛ یعنی معنی کے اعتبار سے ہر ایک فاعل بھی ہو اور مفعول بھی، البتہ لفظ کے اعتبار سے ایک فاعل ہوگا اور دوسرا مفعول؛ جیسے: **حَارَبَ حَامِدٌ زُفَرَ** (حامد نے زفر سے لڑائی کی)، **قَاتَلَ زَيْدٌ عَمْرًا** (زید نے عمرو سے قتال کیا)، یعنی آپس میں ہر ایک نے دوسرے کو مارا پیٹا۔[1]

مگر ''باب مفاعلۃ'' سے آنے والے کچھ افعال ایسے بھی ہیں جن میں مشارکت کے معنی نہیں پائے جاتے؛ جیسے: **عَاقَبْتُ اللِّصَّ** (میں نے چور کو سزا دی)، **طَارَقْتُ النَّعْلَ** (میں نے ایک چپل دوسرے کے اوپر رکھا)۔

۲-دعاء: یعنی دعاء کی غرض سے ''باب مفاعلۃ'' کا کوئی فعل استعمال کرنا؛ جیسے: **عَافَاهُ اللّٰهُ مِنَ الْمَرَضِ** (اللہ تعالی اس کو بیماری سے شفاء دے)۔[2]

---

[1] فعل لازم ''باب مفاعلۃ'' میں آنے سے متعدی ہو جاتا ہے، اور متعدی بیک مفعول متعدی بدو مفعول ہو جاتا ہے، بشرطیکہ متعدی بیک مفعول کے مفعول میں صدورِ فعل میں فاعل کے ساتھ شریک ہونے کی صلاحیت ہو۔

[2] ''باب مفاعلۃ'' کی ان کے علاوہ دو خاصیتیں اور ہیں:

۱-موافقتِ مجرد وأَفْعَلَ وفَعَّلَ وتَفَاعَلَ: یعنی ''باب مفاعلۃ'' کا کسی معنی میں ثلاثی مجرد، ''باب افعال'' ''باب تفعیل'' اور ''باب تفاعل'' کے موافق ہونا، موافقتِ ثلاثی مجرد کی مثال؛ جیسے سَفَرْتُ و سَافَرْتُ (میں نے سفر کیا)۔ موافقتِ ''باب افعال'' کی مثال؛ جیسے: أَبْعَدْتُه و بَاعَدْتُه (میں نے اس کو دور کیا)۔ موافقتِ ''باب تفعیل'' کی مثال؛ جیسے: ضَعَّفْتُه و ضَاعَفْتُه (میں نے اس کو دو چند کیا)۔ موافقتِ ''باب تفاعل'' کی مثال؛ جیسے: تَشَاتَمَ زَيْدٌ و عَمْرٌو و شَاتَمَا (زید اور عمرو نے باہم گالی گلوچ کی)۔

۲-ابتداء: کسی کلمہ کا ابتداءً ''باب مفاعلۃ'' سے کسی معنی میں آنا، اس طرح کہ وہ ثلاثی مجرد سے نہ آیا ہو، یا ثلاثی مجرد سے آیا ہو؛ لیکن اُس معنی میں نہ ہو؛ اول کی مثال؛ جیسے: تَاخَمَ زَيْدٌ (زید نے اپنی سرحد دوسرے کی سرحد سے ملا دی)، یہ ثلاثی مجرد سے نہیں آیا ہے۔ ثانی کی مثال؛ جیسے: قَاسٰى زَيْدٌ الْمُصِيبَةَ (زید مصیبت سے دوچار رہا)، یہ اگرچہ ثلاثی مجرد سے آیا ہے؛ جیسے: قَسٰى (وہ سخت دشوار ہوا)؛ لیکن یہ دوسرے معنی میں ہے۔

خاصیات ”بابِ تفَاعُل“

”بابِ تفَاعُل“ کی دو خاصیتیں ہیں:

۱- تشارک: دو یا زیادہ چیزوں میں سے ہر ایک کا صدورِ فعل اور وقوعِ فعل میں دوسرے کے ساتھ اس طرح شریک ہونا، کہ لفظاً دونوں فاعل ہوں اور معنیً ہر ایک فاعل بھی ہو اور مفعول بھی؛ جیسے: تَضَارَبْنا (ہم دونوں نے آپس میں ایک دوسرے کو مارا)، تَقَابَلْنَا (ہم دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوئے)۔

۲- تکلف در ماخذ: فاعل کا یہ ظاہر کرنا کہ اسے ماخذ حاصل ہے یا وہ ماخذ کی طرف منسوب ہے؛ جیسے: تَمَارَضْتُ (میں نے خود کو بیمار ظاہر کیا)، یہاں ”مرض“ ماخذ ہے۔

فائدہ: ”باب تفاعل“ اور ”باب مفاعلۃ“ کے درمیان فرق یہ ہے کہ: ”باب مفاعلۃ“ لفظ کے اعتبار سے مفعول بہ کو چاہتا ہے؛ جیسے: ضَارَبْتُه (میں نے اس کے ساتھ مار پیٹ کی)۔ اور ”باب تفاعل“ مفعول بہ کو نہیں چاہتا؛ اسی وجہ سے تَضَارَبْتُه نہیں کہہ سکتے؛ بلکہ اس کے بجائے تَضَارَبْنَا (ہم نے آپس میں مار پیٹ کی) کہیں گے۔[۱]

---

[۱] ”باب تفاعل“ کی ان کے علاوہ پانچ خاصیتیں اور ہیں:

۱- شرکت: دو چیزوں کا صرف صدورِ فعل میں شریک ہونا، نہ کہ فعل کے وقوع اور تعلق میں؛ لیکن ”بابِ تفاعل“ اس معنی میں کم استعمال ہوتا ہے؛ جیسے: تَرَافَعَا شَيْئًا (ان دونوں نے مل کر ایک چیز کو اٹھایا)، صدورِ فعل یعنی اٹھانے میں دونوں شریک ہیں، لیکن اٹھانے کا تعلق ایک دوسرے سے نہیں؛ بلکہ ایک تیسری چیز سے ہے۔

۲- تَخْيِيل: فاعل کا دوسرے کو اپنے اندر ایسے ماخذ کا حصول دکھانا، جو حقیقت میں فاعل کو حاصل نہ ہو؛ جیسے: تَمَارَضَ زَيْدٌ (زید نے اپنے آپ کو بیمار ظاہر کیا)، یہاں ”مَرَض“ بمعنی بیماری ماخذ ہے، جو فاعل زید نے اپنے اندر ظاہر کیا ہے، حالاں کہ حقیقت میں وہ بیمار نہیں ہے۔

۳- مطاوعتِ فَاعَلَ بمعنی اَفْعَلَ: ”باب مفاعلۃ“ کے کسی ایسے فعل کے بعد ”جو باب افعال“ کے معنی میں ہو، ”باب تفاعل“ کے فعل کو ذکر کرنا، یہ بتانے کے لئے کہ فعل اول کے مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کر لیا ہے؛ جیسے: بَاعَدْتُّه فَتَبَاعَدَ (میں نے اس کو دور کیا تو وہ دور ہو گیا)، یہاں بَاعَدْتُّ (از باب مفاعلۃ) أَبْعَدْتُّ (از باب افعال) کے معنی میں ہے۔

۴- موافقتِ مجرد و اَفْعَلَ: باب تفاعل کا کسی معنی میں ثلاثی مجرد اور ”باب افعال“ کے موافق ہونا، موافقتِ ثلاثی مجرد کی مثال؛ جیسے: عَلَا و تَعَالٰی (وہ بلند ہوا)، موافقتِ ”باب افعال“ کی مثال؛ جیسے أَيْمَنَ و تَيَامَنَ =

خاصیات ''بابِ اِفْتِعَال''

''بابِ اِفْتِعَال'' کی تین خاصیتیں ہیں:

۱-اشتراک: دو یا زیادہ چیزوں میں سے ہر ایک کا صدورِ فعل اور وقوعِ فعل میں دوسرے کے ساتھ اس طرح شریک ہونا، کہ لفظاً دونوں فاعل ہوں اور معنیً ہر ایک فاعل بھی ہو اور مفعول بھی؛ جیسے: اِقْتَتَلْنَا (ہم نے آپس میں ایک دوسرے سے لڑائی کی)۔

۲-اتخاذ: اس کی چار صورتیں ہیں: (۱) فاعل کا اپنے لئے ماخذ بنانا؛ جیسے: اِشْتَوَیْتُ (میں نے اپنے لئے بھونا)، یہاں ''شِوَاء'' بمعنی بھوننا ماخذ ہے۔ اِطَّبَخْتُ (میں نے اپنے لئے پکایا)، یہاں ''طَبْخٌ'' بمعنی پکانا ماخذ ہے۔ (۲) فاعل کا ماخذ کو لینا؛ جیسے: اِجْتَنَبَ (اس نے ایک گوشہ اختیار کیا)، یہاں ''جَنْبٌ'' بمعنی گوشہ ماخذ ہے۔ (۳) فاعل کا مفعول کو ماخذ بنانا؛ جیسے: اِغْتَذَی الشَّاۃَ (اس نے بکری کو غذا بنایا)، یہاں ''غذا'' ماخذ ہے۔ (۴) فاعل کا مفعول کو ماخذ میں لینا؛ جیسے: اِعْتَضَدَہٗ (اس نے اس کو ہاتھ میں لیا)، یہاں ''عَضُد'' بمعنی بازو ہاتھ ماخذ ہے۔

۳-ابتداء: کسی کلمے کا ابتداءً ''بابِ افتعال'' سے کسی معنی میں آنا، اس طرح کہ وہ ثلاثی

= (وہ یمن میں داخل ہوا)۔

۵-ابتداء: کسی کلمہ کا ابتداءً ''بابِ تفاعل'' سے کسی معنی میں آنا، اس طرح کہ وہ ثلاثی مجرد سے نہ آیا ہو، یا ثلاثی مجرد سے آیا ہو؛ لیکن اُس معنی میں نہ ہو، اول کی مثال؛ جیسے: تَدَاحَکَ (وہ داخل ہوا)، یہ ثلاثی مجرد سے نہیں آیا ہے۔ ثانی کی مثال؛ جیسے: تَبَارَکَ (وہ بابرکت ہوگیا)، یہ اگرچہ ثلاثی مجرد سے بھی آیا ہے؛ لیکن اس معنی میں نہیں ہے؛ جیسے: بَرَکَ الجَمَلُ (اونٹ بیٹھا)۔

فائدہ: جو لفظ ''بابِ مفاعلۃ'' میں متعدی بدو مفعول ہوتا ہے؛ وہ ''بابِ تفاعل'' میں متعدی بیک مفعول ہوجاتا ہے؛ جیسے: جَاذَبْتُ زَیْدًا ثَوْبًا (میں نے زید سے کپڑے کی کھینچ تان کی) سے تَجَاذَبَ زَیْدٌ وعَمْرٌ ثَوْبًا (زید اور عمرو نے ایک دوسرے کا کپڑا کھینچا)۔ اور جو لفظ ''بابِ مفاعلۃ'' میں متعدی بیک مفعول ہوتا ہے، وہ ''بابِ تفاعل'' میں لازم ہوجاتا ہے؛ جیسے: قَاتَلْتُ زَیْدًا (میں نے زید سے قتال کیا) سے تَقَاتَلْتُ انا وزَیْدٌ (میں نے اور زید نے آپس میں ایک دوسرے سے قتال کیا)۔

مجرد سے نہ آیا ہو، یا ثلاثی مجرد سے آیا ہو؛ لیکن اُس معنی میں نہ ہو، اول کی مثال؛ جیسے: اِتَّـــامَ[1] زَیْدٌ (زید نے گھریلو بکری ذبح کی)، یہ ثلاثی مجرد سے نہیں آیا ہے۔ ثانی کی مثال؛ جیسے: اِفْتَقَرَ[2] (وہ غریب ومفلس ہوگیا)، یہ اگرچہ ثلاثی مجرد سے بھی آیا ہے؛ جیسے: فَقَرَ [از ضرب] (وہ شکستگی یا بیماری کی بناء پر ریڑھ کی ہڈی میں درد والا ہوگیا)؛ لیکن یہ دوسرے معنی میں ہے۔[3]

خاصیات ’’بابِ اسْتِفْعَال‘‘

’’بابِ اِسْتِفْعَال‘‘ کی پانچ خاصیتیں ہیں:

---

[1] اِتَّـامَ: اصل میں اِتْتَیَمَ تھا، ’’یَذُبُّ‘‘ کے قاعدے کے مطابق پہلی تاء کا دوسری تاء میں ادغام کر دیا، اِتَّیَمَ ہوگیا، پھر بقاعدہ ’’بَاعَ‘‘ یاء کو الف سے بدل دیا، اِتَّامَ ہوگیا۔

[2] مصنف کا اِفْتَقَرَ کو ’’ابتداء‘‘ کی مثال میں پیش کرنا محلِ نظر ہے؛ اس لئے کہ یہ جس معنی میں ’’باب افتعال‘‘ سے آتا ہے، ثلاثی مجرد کے ’’باب کرم‘‘ سے بھی اسی معنی میں آتا ہے، جب کہ ’’ابتداء‘‘ کے لئے ضروری ہے کہ یا تو فعل ثلاثی مجرد سے آتا ہی نہ ہو، یا آتا تو ہو؛ مگر اس معنی میں نہ آتا ہو؛ بلکہ کسی دوسرے معنی میں آتا ہو۔

[3] ’’باب افتعال‘‘ کی ان کے علاوہ چار خاصیتیں اور ہیں:

۱- **تصرف**: فاعل کا فعل کو انجام دینے میں محنت کرنا؛ جیسے: اِکْتَسَبَ (اس نے محنت سے کمایا)۔

۲- **تخییر**: فاعل کا خود اپنے لئے کوئی کام کرنا؛ جیسے: اِکْتَالَ (اس نے اپنے لئے ناپا)۔

۳- **مطاوعتِ فَعَّلَ**: باب تفعیل کے کسی فعل کے بعد ’’باب افتعال‘‘ کے فعل کو ذکر کرنا، یہ بتانے کے لئے کہ فعل اول کے مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کر لیا ہے؛ جیسے: غَمَّمْتُه فَاغْتَمَّ (میں نے اس کو غمگین کیا تو وہ غمگین ہوگیا)۔

نوٹ: ’’باب افتعال‘‘ کبھی ثلاثی مجرد اور ’’باب افعال‘‘ کی مطاوعت کے لئے بھی آتا ہے، اول کی مثال؛ جیسے: قَرَبْتُه فَاقْتَرَبَ (میں نے اس کو قریب کیا تو وہ قریب ہوگیا)۔ ثانی کی مثال؛ جیسے: أَوْقَدتُّ النَّارَ فَاتَّقَدَتْ (میں نے آگ روشن کی تو وہ روشن ہوگئی)۔

۴- **موافقتِ مجرد واَفْعَلَ وتَفَعَّلَ وتَفَاعَلَ واِسْتَفْعَلَ**: ’’باب افتعال‘‘ کا کسی معنی میں ثلاثی مجرد، ’’باب افعال‘‘، ’’باب تفعُّل‘‘، ’’باب تفاعل‘‘ اور ’’باب استفعال‘‘ کے موافق ہونا، موافقتِ ثلاثی مجرد کی مثال؛ جیسے: قَدَرَ وَاقْتَدَرَ (وہ قادر ہوا)۔ موافقتِ ’’باب افعال‘‘ کی مثال؛ جیسے: أَحْجَزَ وَاحْتَجَزَ (وہ حجاز میں داخل ہوا)۔ موافقتِ ’’باب تفعُّل‘‘ کی مثال؛ جیسے: تَجَنَّبَ وَ اجْتَنَبَ (اس نے ایک گوشہ اختیار کیا)۔ موافقتِ ’’باب تفاعل‘‘ کی مثال؛ جیسے: تَخَاصَمَا و اِخْتَصَمَا (ان دونوں نے آپس میں جھگڑا کیا)۔ موافقتِ ’’باب استفعال‘‘ کی مثال؛ جیسے: اِسْتَاجَرَ وَاِیْتَجَرَ (اس نے اجرت طلب کی)۔

۱-طلب: فاعل کا مفعول سے ماخذ کو طلب کرنا؛ جیسے: اِسْتَطْعَمْتُہٗ (میں نے اس سے کھانا طلب کیا)، یہاں ''طَعَامٌ'' بمعنی کھانا ماخذ ہے ـــــ طلب ''باب استفعال'' کی اصل (خاصیت) ہے۔

۲- حِسْبان: فاعل کا کسی چیز کو ماخذ سے متصف گمان کرنا؛ جیسے: اِسْتَحْسَنْتُہ (میں نے اس کو اچھا گمان کیا)، یہاں ''حُسْن'' بمعنی اچھائی ماخذ ہے۔ اِسْتَقْبَحْتُہ (میں نے اس کو برا گمان کیا)، یہاں ''قُبْحٌ'' بمعنی برائی ماخذ ہے۔

۳-وِجدان: فاعل کا مفعول کو ماخذ سے متصف پانا؛ جیسے: اِسْتَکْرَمْتُہ (میں نے اس کو سخاوت سے متصف پایا)، یہاں ''کَرَم'' بمعنی سخاوت ماخذ ہے۔

۴-تحوّل: فاعل کا بعینہٖ ماخذ، یا ماخذ کے مانند ہونا، اول کی مثال؛ جیسے: اِسْتَنْسَرَ الْبُغَاثُ (گدھ نما سیاہ وسفید دھبوں والا کمزور پرندہ گدھ بن گیا)، یہاں ''نَسْرٌ'' بمعنی گدھ ماخذ ہے۔ ثانی کی مثال؛ جیسے: اِسْتَنْوَقَ الْجَمَلُ (اونٹ کمزوری میں اونٹنی کے مانند ہوگیا)، یہاں ''نَاقَۃٌ'' بمعنی اونٹنی ماخذ ہے۔

۵-اِبتداء: کسی کلمہ کا ابتداءً ''باب استفعال'' سے کسی معنی میں آنا، اس طرح کہ وہ ثلاثی مجرد سے نہ آیا ہو، یا ثلاثی مجرد سے آیا ہو؛ لیکن اُس معنی میں نہ ہو، اول کی مثال؛ جیسے: اِسْتَاجَزَ عَلَی الْوِسَادَۃِ (اس نے تکیہ پر سینہ رکھا)، یہ ثلاثی مجرد سے نہیں آیا ہے۔ ثانی کی مثال؛ جیسے: اِسْتَرْجَعَ[1] (اس نے إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھا)، یہ اگرچہ ثلاثی مجرد سے بھی آیا ہے، چناں چہ کہا جاتا ہے: رَجَعَ (وہ واپس لوٹا)؛ لیکن یہ دوسرے معنی میں ہے۔[2]

---

[1] صاحب ''فصول اکبری'' وغیرہ محققین اس کو ''قصر'' کی مثال میں لائے ہیں، اور یہی صحیح ہے۔ ''ابتداء'' کی مثال یہ ہے: اِسْتَعَانَ (اس نے زیرناف بال صاف کئے)، یہ اگرچہ ثلاثی مجرد سے بھی آیا ہے؛ جیسے: عَانَتِ الْمَرْأَۃُ (عورت ادھیڑ عمر کی ہوگئی)؛ لیکن یہ دوسرے معنی میں ہے۔

[2] ''باب استفعال'' کی ان کے علاوہ پانچ خاصیتیں اور ہیں:

۱- لِیاقت: فاعل کا ماخذ کے مستحق اور لائق ہونا؛ جیسے: اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ (کپڑا پیوند کے لائق ہوگیا)، یہاں ''رُقْعَۃٌ'' بمعنی پیوند ماخذ ہے۔ =

خاصیات ''بابِ اِنْفِعَال''

''بابِ اِنْفِعَال'' کی دو خاصیتیں ہیں:

۱-**مطاوعتِ فَعَلَ**: یعنی ثلاثی مجرد کے کسی فعل کے بعد ''بابِ انفعال'' کے فعل کو ذکر کرنا، یہ بتانے کے لئے کہ فعل اول کے مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کرلیا ہے؛ جیسے: **قَطَعْتُه فَانْقَطَعَ** (میں نے اس کو کاٹا تو وہ کٹ گیا)۔[کبھی یہ ''بابِ افعال'' کی مطاوعت کے لئے بھی آتا ہے؛ جیسے: **أَغْلَقْتُ البَابَ فَانْغَلَقَ** (میں نے دروازہ بند کیا تو وہ بند ہوگیا)]

۲-**ابتداء**: کسی کلمہ کا ابتداءً ''بابِ انفعال'' سے کسی معنی میں آنا، اس طرح کہ وہ ثلاثی مجرد سے نہ آیا ہو، یا ثلاثی مجرد سے آیا ہو؛ مگر اُس معنی میں نہ ہو، اول کی مثال؛ جیسے: **اِنْجَحَرَ** (وہ سوراخ میں داخل ہوا)، یہ ثلاثی مجرد سے نہیں آیا ہے۔ ثانی کی مثال؛ جیسے: **اِنْطَلَقَ** (وہ چلا)، یہ اگرچہ ثلاثی مجرد سے بھی آیا ہے؛ جیسے: طَلَقَ (وہ ہنس مکھ ہوا)؛ لیکن یہ دوسرے معنی میں ہے۔[1]

= ۲-**اِتخاذ**: فاعل کا مفعول کو ماخذ بنانا؛ جیسے: اِسْتَوْطَنَ القَرْيَةَ (اس نے گاؤں کو وطن بنالیا) یہاں ''وَطن'' ماخذ ہے۔

۳-**قصر**: حکایت یعنی بات نقل کرنے میں اختصار کی خاطر، مرکب مفید سے ''باب استفعال'' کا کوئی کلمہ بنانا؛ جیسے: قَرَأَ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ سے اِسْتَرْجَعَ (اس نے اِنَّالِلّٰه وَاِنَّااِلَیهِ راجِعُون پڑھا)۔

۴-**مطاوعتِ اَفْعَلَ**: ''باب افعال'' کے کسی فعل کے بعد ''باب استفعال'' کا فعل ذکر کرنا، یہ بتانے کے لئے کہ فعل اول کے مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کرلیا ہے؛ جیسے: أَقَمْتُه فَاسْتَقَامَ (میں نے اس کو کھڑا کیا تو وہ کھڑا ہوگیا)۔

۵-**موافقتِ مجرد و اَفْعَلَ و تَفَعَّلَ و اِفْتَعَلَ**: ''باب استفعال'' کا کسی معنی میں ثلاثی مجرد، ''باب افعال''، ''باب تفعُّل'' اور ''باب افتعال'' کے موافق ہونا، موافقتِ ثلاثی مجرد کی مثال؛ جیسے: قَرَّ و اِسْتَقَرَّ (اس نے قرار پکڑا) موافقتِ ''باب افعال'' کی مثال؛ جیسے: أَجَابَ وَ اسْتَجَابَ (اس نے قبول کیا)۔ موافقتِ ''باب تفعُّل'' کی مثال؛ جیسے: تَكَبَّرَ و اِسْتَكْبَرَ (اس نے اپنے آپ کو بڑا سمجھا)۔ موافقتِ ''باب افتعال'' کی مثال؛ جیسے: اِعْتَصَمَ و اِسْتَعْصَمَ (اس نے مضبوط پکڑا، وہ گناہ سے باز رہا)۔

[1] ''باب انفعال'' کی ان کے علاوہ چار خاصیتیں اور ہیں:

۱-**لزوم**: لازم ہونا، یعنی یہ باب ہمیشہ لازم ہوتا ہے؛ جیسے: اِنْفَطَرَ (وہ پھٹ گیا)۔

۲-**علاج**: یعنی اِس باب سے ایسے افعال آتے ہیں جو اعضائے ظاہرہ کا اثر ہوں، اور اُن کا حواسِ خمسہ ظاہرہ =

خاصیات ''بابِ اِفْعِلَال و اِفْعِیْلَال''

''بابِ اِفْعِلَال و اِفْعِیْلَال'' کی تین خاصیتیں ہیں:

۱-لون: یعنی ان دونوں ابواب سے اکثر رنگ پر دلالت کرنے والے افعال آتے ہیں جیسے: اِصْفَرَّ، اِصْفَارَّ (وہ زیادہ زرد ہو گیا)۔

۲-عیب: یعنی ان دونوں ابواب سے عیوبِ ظاہری پر دلالت کرنے والے افعال بھی بکثرت آتے ہیں؛ جیسے: اِعْوَرَّ، اِعْوَارَّ (وہ کانا ہو گیا)۔

۳-ابتداء: کسی کلمے کا ابتداءً ''بابِ اِفْعِلَال'' اور ''بابِ اِفْعِیْلَال'' سے آنا، اس طرح کہ وہ ثلاثی مجرد سے نہ آیا ہو، یا ثلاثی مجرد سے آیا ہو؛ مگر اُس معنی میں نہ ہو؛ جیسے: **اِرْفَضَّ الدَّمْعُ** (آنسو بہ گئے)، **اِبْهَارَّ اللَّیْلُ** (رات کا اکثر حصہ گذر گیا)، یہ دونوں اگرچہ ثلاثی مجرد سے بھی آئے ہیں؛ جیسے: رَفَضَ (اس نے چھوڑ دیا)، **بَهَرَ** (وہ غالب آگیا)؛ لیکن یہ دوسرے معنی میں ہیں۔[1]

= (آنکھ، کان، زبان، ناک اور لمس یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ کے چھونے) سے ادراک واحساس کیا جا سکے؛ جیسے: اِنْكَسَرَ الْعَظْمُ (ہڈی ٹوٹ گئی)، دیکھئے، ٹوٹنا ایک ایسا فعل ہے جو اعضائے ظاہرہ کا اثر ہے، اور حواسِ خمسہ ظاہرہ کے ذریعہ اس کا ادراک کیا جا سکتا ہے۔

۳-**موافقتِ فَعَلَ واَفْعَلَ:** ''باب انفعال'' کا کسی معنی میں ثلاثی مجرد یا ''باب افعال'' کے موافق ہونا، موافقتِ ثلاثی مجرد کی مثال؛ جیسے: طَفِئَتِ النَّارُ واِنْطَفَأَتْ (آگ بجھ گئی)۔ موافقتِ ''باب افعال'' کی مثال؛ جیسے: أَحْجَزَ وَ انْحَجَزَ (وہ حجاز میں داخل ہوا)۔ واضح رہے کہ ''باب انفعال'' ثلاثی مجرد اور ''باب افعال'' کے معنی میں کم آتا ہے۔

۴-''باب انفعال'' کا فا کلمہ: یاء، راء، میم، لام، واؤ اور نون میں سے کوئی حرف نہیں ہوتا۔ یعنی جس فعل کا فا کلمہ: یاء، راء میم، لام، واؤ اور نون میں سے کوئی حرف ہو، وہ ''باب انفعال'' سے نہیں آتا، اگر ایسے فعل سے لزوم کے معنی ادا کرنے مقصود ہوں، تو اس کو ''باب افتعال'' میں لے جائیں گے؛ جیسے: اِنْتَكَسَ (وہ سرنگوں ہوا)۔ رہا یہ سوال کہ: اِمَّارَ (وہ الگ ہو گیا) اور اِمَّحَى (وہ مٹ گیا) میں فا کلمہ میم ہے؛ کیوں کہ ان کی اصل: اِنْمَارَ اور اِنْمَحَى ہے؛ لیکن اس کے باوجود یہ ''باب انفعال'' سے آتے ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ شاذ (خلاف قیاس) ہیں، ان کا اعتبار نہیں ہوگا۔

[1] ان دونوں ابواب کی ان کے علاوہ دو خاصیتیں اور ہیں:

۱-لزوم: لازم ہونا، یہ دونوں باب ہمیشہ لازم ہوتے ہیں؛ جیسے: اِحْمَرَّ اور اِحْمَارَّ (وہ زیادہ سرخ ہو گیا)۔

۲-مبالغہ: فاعل میں ماخذ کا زیادتی کے ساتھ پایا جانا؛ جیسے: اِحْمَرَّ، اِحْمَارَّ (وہ زیادہ سرخ ہو گیا)، یہاں ''حُمْرَةٌ'' بمعنی سرخی ماخذ ہے۔

خاصیات ”بابِ اِفْعِیْعَال“

”بابِ اِفْعِیْعَال“ کی خاصیت مبالغہ ہے۔

مبالغہ: فاعل میں ماخذ کا زیادتی کے ساتھ پایا جانا؛ جیسے: اِخْشَوْشَنَ (وہ بہت کھردرا ہوگیا)، یہاں ”خُشُوْنَۃٌ“ بمعنی کھردراپن ماخذ ہے۔ اِحْمَوْمٰی (وہ بہت گرم ہوگیا)، یہاں ”حَمْيٌ“ بمعنی گرمی ماخذ ہے۔[1]

نوٹ: ”بابِ اِفَّعُّل“[2]: ”بابِ تفعّل“ کی فرع ہے، چوں کہ ”بابِ تفعّل“ کے چند کلمات ایسے ہیں جن کا فا کلمہ ”تائے تفعّل“ کے ہم جنس یا ہم مخرج یا قریب المخرج ہے، اس لئے تاء کو فاء سے بدل کر، فاء کا فاء میں ادغام کردیا، اور شروع میں ”ہمزۂ وصل“ لے آئے، **اِفَّعُّل** ہوگیا؛ جیسے: اِدَّثُّرٌ، یہ اصل میں تَدَثُّرٌ تھا، تاء کو دال سے بدل کر، پہلی دال کو ساکن کرکے اُس کا دوسری دال میں ادغام کردیا، چوں کہ ادغام کی وجہ سے پہلا حرف ساکن ہوگیا، اس لئے (ابتداء بالسکون کو ختم کرنے کے لئے) شروع میں ”ہمزۂ وصل“ لے آئے، اِدَّثُّرٌ ہوگیا۔

---

[1] ”بابِ افعیعال“ کی ان کے علاوہ تین خاصیتیں اور ہیں:

۱- **لزوم:** لازم ہونا، یہ باب اکثر وبیشتر لازم ہوتا ہے؛ جیسے: اِخْشَوْشَنَ (وہ کھردرا ہوا)۔ اور کبھی متعدی بھی آتا ہے؛ جیسے: اِحْلَوْلَیْتُہ (میں نے اُس کو شیریں سمجھا)۔

۲- **مطاوعتِ فَعَلَ:** ثلاثی مجرد کے کسی فعل کے بعد ”بابِ افعیعال“ کے فعل کو ذکر کرنا، یہ بتانے کے لئے کہ فعل اول کے مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کرلیا ہے؛ جیسے: ثَنَیْتُ الثَّوْبَ فَاثْنَوْنٰی (میں نے کپڑے کو لپیٹا تو وہ لپٹ گیا)۔

۳- **موافقتِ اِسْتَفْعَلَ:** ”بابِ افعیعال“ کا کسی معنی میں ”بابِ استفعال“ کے موافق ہونا، جیسے: اِسْتَحْلَیْتُہ و اِحْلَوْلَیْتُہ (میں نے اس کو شیریں سمجھا)۔

نوٹ: ”بابِ افعیعال“ ثلاثی مجرد کی مطاوعت اور ”بابِ استفعال“ کی موافقت کے لئے کم آتا ہے۔

فائدہ: ”بابِ افعیعال“ کبھی ”بابِ تفعُّل“ اور ”بابِ افعال“ کے ہم معنی بھی ہوتا ہے، اول کی مثال؛ جیسے: تَخَشَّنَ و اِخْشَوْشَنَ (وہ کھردرا ہوا)۔ ثانی کی مثال؛ جیسے: أَحْلٰی و اِحْلَوْلٰی (وہ شیریں ہوا)۔

[2] یہاں سے مصنف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ”بابِ اِفَّعُّل“ اور ”بابِ اِفَّاعُل“ مستقل ابواب نہیں ہیں؛ بلکہ ”بابِ اِفَّعُّل“ ”بابِ تفعّل“ کی فرع ہے اور ”بابِ اِفَّاعُل“ ”بابِ تفاعل“ کی، اس لئے ان کی الگ سے کوئی خاصیت نہیں؛ بلکہ جو خاصیات ان کی اصل کی ہیں وہی ان کی بھی ہیں۔

جس طرح ’’باب افّعُّل‘‘[1] ’’باب تفعّل‘‘ کی فرع ہے، اسی طرح ’’باب اِفّاعُل‘‘ ’’باب تفاعُل‘‘ کی فرع ہے؛ جیسے: اِدَّارُکٌ و تَدَارُکٌ.

بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ان ابواب کے بعض کلمات بعض کے ہم معنی ہوتے ہیں (اس کو اصطلاح میں موافقت کہتے ہیں)؛ جیسے: قَرَّ و اِسْتَقَرَّ (اس نے قیام کیا)، زَلَّ و اِسْتَزَلَّ، دَلَّ و اِسْتَدَلَّ. وَقَعَ و وَاقَعَ، رَفَعَ و رَافَعَ (اس نے بلند کیا)۔ رَوَّمَ و تَرَوَّمَ.[2]

خاصیت رباعی مجرد

’’رباعی مجرد‘‘ کی خاصیت یہ ہے کہ وہ ہمیشہ صحیح اور مضاعف ہوتا ہے، اور کبھی مہموز بھی ہوتا ہے؛ جیسے: بَعْثَرَ (اس نے بکھیرا)، سَرْبَلَ (اس نے قمیص پہنا)، ذَبْذَبَ (اس نے ہلایا) طَأْمَنَ (اس نے اطمینان دلایا)۔ اس کا مضاعف دو مکرر حرفوں سے مرکب ہوتا ہے؛ جیسے: زَحْزَحَ (اس نے ہٹایا، دور کیا)۔

اور حَوْقَلَ (وہ بہت بوڑھا ہوگیا)، دَهْوَرَ (اس نے زمانہ گذارا)، بَيْطَرَ (اس نے جانوروں کا علاج کیا) اور سَلْقٰى (وہ چت لیٹا) ثلاثی ہیں جو حرفِ علت کی زیادتی کی وجہ سے رباعی کے ساتھ ملحق ہو گئے ہیں۔[3]

---

[1] اس باب میں ’’تائے تفاعل‘‘ کو فا کلمے کے ہم جنس حرف سے بدل کر، ساکن کر کے اُس کا فا کلمے میں ادغام کیا گیا ہے، پھر ابتداء بالسکون کو ختم کرنے کے لئے شروع میں ہمزۂ وصل زیادہ کیا گیا ہے۔

[2] یہاں مصنف نے ’’موافقت‘‘ کی چھ مثالیں دی ہیں، جن میں سے پہلی اور پانچویں مثال صحیح ہے، باقی چار مثالیں محلِ نظر ہیں؛ اس لئے کہ اُن میں پہلا اور دوسرا فعل ہم معنی نہیں ہیں؛ بلکہ دونوں کے معنی الگ الگ ہیں۔ ذیل میں ’’القاموس الوحید‘‘ سے ہر ایک کے معنی لکھے جاتے ہیں: (۱) زَلَّ (وہ پھسل گیا)، اِسْتَزَلَّ (اس نے پھسلایا)۔ (۲) دَلَّ (اس نے رہ نمائی کی)، اِسْتَدَلَّ (اس نے رہ نمائی چاہی، اس نے استدلال کیا)۔ (۳) وَقَعَ (وہ گر گیا)، وَاقَعَ (اس نے مقابلہ کیا)۔ (۴) رَوَّمَ (وہ ٹھیرا، اس نے تلاش کیا)، تَرَوَّمَ (اس نے مذاق کیا)۔

[3] یہ ایک اعتراض کا جواب ہے، اعتراض کا حاصل یہ ہے کہ ابھی آپ نے بیان کیا کہ رباعی صحیح یا مضاعف ہوتا ہے، حالاں کہ حَوْقَلَ، دَهْوَرَ، بَيْطَرَ اور سَلْقٰى معتل ہیں؛ لیکن اس کے باوجود یہ رباعی ہیں۔ جواب کا حاصل یہ ہے کہ یہ رباعی نہیں؛ بلکہ ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی ہیں، حرف علت کی زیادتی کی وجہ سے ’’بَعْثَرَ‘‘ رباعی کے وزن پر ہو گئے ہیں۔

تنبیہ: رباعی کی خاصیت میں ’’صحیح‘‘ کی قید صاحب فصول اکبری اور مصنف کے علاوہ کسی اور صرفی نے نہیں لگائی =

فعل کے متعلقات کا بیان

جو اسماء فعل سے تعلق رکھتے ہیں [یعنی اسمائے مشتقہ] وہ پانچ ہیں: (۱) مصدر (۲) اسم ظرفِ زمان (۳) اسم ظرفِ مکان (۴) اسمِ فاعل (۵) اسمِ مفعول۔

۱- مصدر: جن ابواب کے مصادر ''فاتحۃ المصادر'' میں آچکے ہیں، اُن کو یہاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں؛ لیکن (اتنا جاننا ضروری ہے کہ) ''باب افعال'' کا مصدر فَعْلٌ اور فَعَالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے[1]؛ جیسے: ﴿وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا﴾ (قسم ہے سختی سے روح کھینچنے والے فرشتوں کی)، ﴿وَاللّٰهُ أَنْبَتَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا﴾ (اور اللہ نے تمہیں زمین سے بہترین طریقے پر اُگایا ہے)، یہ إِنْبَاتًا کے معنی میں ہے۔

اور ''باب تفعیل'' کا مصدر تَفْعِلَةٌ، تَفْعَالٌ، فَعَالٌ، فِعَالٌ اور فِعَّالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے؛ جیسے: تَذْكِرَةٌ (وعظ و نصیحت کرنا)، تَكْرَارٌ (بار بار دہرانا)، سَلَامٌ[2] (سلام کرنا)، كِتَابٌ[3] (لکھنا)، كِذَّابٌ (جھٹلانا)۔ البتہ تَفْعِلَةٌ کے وزن پر اکثر معتل لام اور مہموز لام کا مصدر آتا ہے جیسے: تَرْبِيَةٌ (تربیت کرنا)، تَصْلِيَةٌ (دعا کرنا)۔ اور صحیح کا مصدر بھی اس وزن پر آتا ہے؛ لیکن قلت کے ساتھ؛ جیسے: تَبْصِرَةٌ (بصیرت حاصل کرانا)، تَذْكِرَةٌ.

اور ''باب تفعُّل'' کا مصدر: تِفُعَّالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے؛ جیسے: تَمَلَّقَ تِمِلَّاقًا (چاپلوسی کرنا)۔

اور ''باب مُفَاعَلَةٌ'' کا مصدر: فِعَالٌ اور فِيْعَالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے؛ جیسے: قَاتَلَ

= بلکہ صاحب ''قاموس'' اور صاحب ''تاج العروس'' نے بہت سے چار حرفی معتل افعال بیان کئے ہیں اور اُن پر ملحق ہونے کا حکم نہیں لگایا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ معتل بھی رباعی ہوسکتا ہے۔

[1] مصنف کی یہ رائے صحیح نہیں؛ اس لیے کہ محققین کی تحقیق کے مطابق ''باب افعال'' کا کوئی بھی مصدر ''فَعْلٌ'' اور ''فَعَالٌ'' کے وزن پر نہیں آتا۔ [2] سَلَامٌ کو علمائے صرف نے اسم مصدر قرار دیا ہے۔

اسم مصدر: وہ اسم ہے جو مصدر کی طرح ایسے معنی پر دلالت کرے جو غیر (فاعل یا مفعول بہ) کے ساتھ قائم ہوں، مگر اس میں فعل ماضی کے بعض حروف موجود نہ ہوں نہ لفظاً اور نہ تقدیراً اور نہ ان کے عوض کوئی دوسرا حرف ہو؛ جیسے: سَلَامٌ اور كَلَامٌ، یہ سلام اور گفتگو کے معنی پر دلالت کرتے ہیں؛ مگر فعل ماضی سَلَّمَ اور كَلَّمَ میں جو دوسرا لام ہے وہ اِن میں لفظاً اور تقدیراً کسی بھی اعتبار سے موجود نہیں، اور ان کے عوض کوئی دوسرا حرف بھی نہیں لایا گیا۔ دیکھئے: النحو الوافی (۳/۱۶۵)

[3] کتب لغت میں كَتَّبَ ''باب تفعیل'' کا کوئی مصدر كِتَابًا نہیں پایا جاتا۔

مُقَاتَلَةً و قِتَالًا و قِيْتَالًا (آپس میں لڑائی کرنا)۔

اور "باب فَعْلَلَةٌ" کا مصدر فِعْلَالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے؛ جیسے: زَلْزَلَ زَلْزَلَةً و زِلْزَالًا (ہلانا)۔

۲-۳-اسم ظرف زمان ومکان: ثلاثی مجرد کا ہر وہ فعل جس کا مضارع عین کلمے کے کسرے کے ساتھ "يَفْعِلُ" کے وزن پر آتا ہے، اُس کا اسم ظرف زمان ومکان بھی عین کلمے کے کسرے کے ساتھ "مَفْعِلٌ" کے وزن پر آتا ہے؛ جیسے: مَنْزِلٌ (اترنے کی جگہ اور اترنے کا وقت)، مَبِيْعٌ (بیچنے کی جگہ اور بیچنے کا وقت)۔

اور معتل فا کا اسم ظرف (ثلاثی مجرد کے) ہر باب سے عین کلمہ کے کسرے کے ساتھ "مَفْعِلٌ" کے وزن پر آتا ہے؛ جیسے: مَوْعِدٌ (وعدہ کرنے کی جگہ اور وعدہ کرنے کا وقت)، مَوْجِلٌ (ڈرنے کی جگہ اور ڈرنے کا وقت)۔

اور معتل لام اور مضاعف[1] کا اسم ظرف (ثلاثی مجرد کے ہر باب سے) عین کلمے کے فتحہ کے ساتھ "مَفْعَلٌ" کے وزن پر آتا ہے؛ جیسے: مَاتًى (آنے کی جگہ اور آنے کا وقت)، مَرْمًى (تیر پھینکنے کی جگہ اور تیر پھینکنے کا وقت)، مَفَرٌّ (بھاگنے کی جگہ اور بھاگنے کا وقت)، مَقَرٌّ (آرام کرنے کی جگہ اور آرام کرنے کا وقت)۔

اور ہر وہ فعل ثلاثی مجرد جس کا مضارع عین کلمے کے فتحہ یا ضمہ کے ساتھ "يَفْعَلُ" یا "يَفْعُلُ" کے وزن پر ہو، اُس کا اسم ظرف عین کلمے کے فتحہ کے ساتھ "مَفْعَلٌ" کے وزن پر آتا ہے؛ جیسے: مَكْتَبٌ (لکھنے کی جگہ اور لکھنے کا وقت)، مَسْمَعٌ (سننے کی جگہ اور سننے کا وقت)، مَقْطَعٌ (کاٹنے کی جگہ اور کاٹنے کا وقت)۔

اور مَشْرِقٌ (سورج نکلنے کی جگہ)، مَغْرِبٌ (سورج غروب ہونے کی جگہ)، مَسْقِطٌ (گرنے کی جگہ)، مَنْبِتٌ (اُگنے کی جگہ)، مَفْرِقٌ (سر کے بالوں کی مانگ نکالنے کی جگہ) شاذ

---

[1] مصنف کی رائے یہ ہے کہ مضاعف کا اسم ظرف ہر باب سے عین کلمے کے فتحہ کے ساتھ "مَفْعَلٌ" کے وزن پر آتا ہے۔ صاحب "علم الصیغہ" فرماتے ہیں کہ یہ درست نہیں، صحیح بات یہ ہے کہ مضاعف مکسور العین کا اسم ظرف عین کلمے کے کسرے کے ساتھ "مَفْعِلٌ" کے وزن پر آتا ہے؛ جیسے: اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّه﴾، یہاں مَحِلٌّ اسم ظرف ہے اور عین کلمے کے کسرے کے ساتھ ہے۔ اور رہا لفظ مَفَرٌّ! تو وہ اسم ظرف نہیں؛ بلکہ مصدر میمی ہے۔

(خلاف قیاس) ہیں۔[1] اور مَسۡجِدٌ (سجدہ گاہ)، مَسۡکِنٌ (آرام گاہ، گھر)، مَجۡمِعٌ (جمع کرنے کی جگہ)، مَطۡلِعٌ (نکلنے کی جگہ)، مَنۡسِکٌ (قربانی گاہ) میں عین کلمے کا فتحہ اور کسرہ دونوں لغتیں ہیں۔[2]

تمام ابواب ثلاثی مجرد کا مصدر مِیمی[3] عین کلمے کے فتحہ کے ساتھ "مَفۡعَلٌ" کے وزن پر آتا ہے؛ جیسے: ضَرَبَ مَضۡرَبًا، کَتَبَ مَکۡتَبًا؛ مگر "باب ضرب" سے معتل فا کا مصدر میمی عین کلمے کے کسرہ کے ساتھ "مَفۡعِلٌ" کے وزن پر آتا ہے؛ جیسے: وَعَدَ مَوۡعِدًا، وَضَعَ مَوۡضِعًا.

اور بہت سی جگہ ایسی ہیں کہ وہاں ظرف مکان کے آخر میں "تاء" لے آتے ہیں؛ جیسے: مَقۡبَرَةٌ (قبرستان)، مَزۡرَعَةٌ (کھیت)۔

اور ابوابِ ثلاثی مزید فیہ سے اسم ظرف زمان ومکان، مصدر میمی اور اسم مفعول سب ایک وزن پر آتے ہیں؛ جیسے: مُکۡرَمٌ (عزت کرنے کی جگہ اور عزت کرنے کا وقت، عزت کرنا، عزت کیا ہوا)، مُرۡتَهَبٌ (ڈرانے کی جگہ اور ڈرانے کا وقت، ڈرانا، ڈرایا ہوا)۔

۴-اسم فاعل ۵-اسم مفعول: ان کو ہم "میزان"[4] میں بیان کر چکے ہیں۔

جان لیجئے کہ "باب سَمِعَ یَسۡمَعُ" کا اسم فاعل چھ وزن پر آتا ہے:

(۱) فَاعِلٌ کے وزن پر؛ جیسے: سَامِعٌ (سننے والا)، عَالِمٌ (جاننے والا)۔

---

[1] یہ ایک اعتراض کا جواب ہے، اعتراض کا حاصل یہ ہے کہ مَشۡرِقٌ مضارع مفتوح العین سے بنا ہے (کیوں کہ یہ "باب فتح" سے ہے)، اور مَغۡرِبٌ، مَسۡقِطٌ، مَنۡبِتٌ اور مَفۡرِقٌ مضارع مضموم العین سے بنے ہیں (کیوں کہ یہ "باب نصر" سے ہیں)؛ لیکن اس کے باوجود یہ عین کلمہ کے کسرہ کے ساتھ ہیں، حالاں کہ قاعدہ یہ ہے کہ مضارع مفتوح العین اور مضموم العین کا اسم ظرف عین کلمے کے فتحہ کے ساتھ آتا ہے، جواب یہ ہے کہ یہ شاذ (خلاف قیاس) ہیں، ان کا اعتبار نہیں ہوگا۔

[2] رضی نے سیبویہ سے نقل کیا ہے کہ "مَسۡجِدٌ" اور اس کے نظائر، فعل مضارع سے نکلے ہوئے اسم ظرف کے صیغے نہیں ہیں؛ بلکہ اسم جامد ہیں؛ اس لئے کہ اسم ظرف کے جو صیغے فعل مضارع سے بنائے جاتے ہیں، اُن میں کسی جگہ اور مقام کی تخصیص ملحوظ نہیں ہوتی، جب کہ "مَسۡجِدٌ" اور اس کے نظائر میں جگہ کی تخصیص ملحوظ ہوتی ہے۔

[3] مصدرِ میمی: وہ مصدر ہے جس کے شروع میں میم زائد ہو؛ جیسے: مَنۡصَرٌ (مدد کرنا)۔

[4] "میزان" سے فن صرف کی مشہور کتاب "میزان الصرف" بھی مراد ہوسکتی ہے، اس صورت میں "میزان الصرف" اور "پنج گنج" کے مصنف ایک ہی ہوں گے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ "میزان الصرف" کے مصنف کوئی اور ہوں اور صاحب "پنج گنج" نے بھی "میزان" کے نام سے فن صرف میں کوئی کتاب لکھی ہو۔ واللہ اعلم

(۲) فَعِیْلٌ کے وزن پر؛ جیسے: سَمِیْعٌ (سننے والا)، عَلِیْمٌ (جاننے والا)۔

(۳) فَعِلٌ کے وزن پر؛ جیسے: حَذِرٌ (پرہیز کرنے والا)، فَرِحٌ (خوش ہونے والا)۔

(۴) أَفْعَلُ کے وزن پر؛ جیسے: أَحْوَرُ (انتہائی سفید اور سیاہ آنکھوں والا مرد)، أَعْیَنُ (خوب صورت اور کشادہ آنکھوں والا مرد)۔ اس کی مؤنث فَعْلَاءُ کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: حَوْرَاءُ اور عَیْنَاءُ۔ اور ان دونوں کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: حُوْرٌ اور عِیْنٌ.

(۵) فَعْلَان کے وزن پر؛ جیسے: سَکْرَانُ (مدہوش)، عَطْشَانُ (پیاسا مرد)۔ اس کی مؤنث فَعْلٰی کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: سَکْرٰی اور عَطْشٰی.

(۶) فُعْلَان کے وزن پر؛ جیسے: عُرْیَانٌ (ننگا)، حُمْصَانٌ (باریک ہاتھ پاؤں والا)۔

(ان میں سے) فَعْلَان کا وزن عارضی صفت کے لئے آتا ہے؛ مثلاً: بھوک، پیاس اور ان کی ضد؛ جیسے: رَیَّان (سیراب مرد) اور شَبْعَان (پیٹ بھرا ہوا مرد)۔

اور أَفْعَلُ کا وزن ایسی دائمی صفت کے لئے آتا ہے جو رنگ اور عیب کے قبیل سے ہو؛ جیسے: أَحْمَرُ (سرخ مرد) اور أَحْوَلُ (بھینگا مرد)۔

اور فَعِلٌ کا وزن ایسی دائمی صفت کے لئے آتا ہے جو خوشی اور بیماری کے قبیل سے ہو؛ جیسے: فَرِحٌ (خوش)، وَجِعٌ (درد والا)، وَصِبٌ (بیمار)، بَشِرٌ (خوش)۔

اور "باب کَرُمَ یَکْرُمُ" کا اسم فاعل اکثر فَعِیْلٌ کے وزن پر آتا ہے؛ جیسے: کَرِیْمٌ (باعزت مرد)، عَظِیْمٌ (بڑا مرد)۔ سات[۱] اوزان اور آتے ہیں:

(۱) فَعْلٌ؛ جیسے: ضَخْمٌ (موٹا، بھاری بھرکم)، عَبْلٌ (ہر بھاری اور موٹی چیز)۔

(۲) فَعِلٌ؛ جیسے: خَشِنٌ (کھردرا)، سَهِمٌ (بدلے ہوئے چہرے والا)۔

(۳) فَعَلٌ؛ جیسے: حَسَنٌ (خوب صورت)، بَطَلٌ (بہادر)۔

(۴) فِعْلٌ؛ جیسے: رِجْسٌ (گندہ)، مِلْحٌ (کھاری)۔

(۵) فُعْلٌ؛ جیسے: صُلْبٌ (سخت)، غُفْلٌ (ناتجربہ کار)۔

(۶) فُعَالٌ؛ جیسے: ضُخَامٌ (موٹا، بھاری بھرکم)، شُجَاعٌ (بہادر)۔

(۷) فَعَالٌ؛ جیسے: حَصَانٌ (پاک دامن عورت)، جَبَانٌ (بزدل)، حَرَامٌ (نالائق)۔

---

[۱] یہ صفت مشبہ کے اوزان ہیں، صفت مشبہ کے اور بھی اوزان ہیں جو "علم الصیغہ" وغیرہ میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

تیسرا باب اسماء کے بیان میں

اس باب میں پانچ فصل ہیں۔

پہلی فصل: اسم کے اوزان کا بیان

(وزن کے اعتبار سے) اسم کی تین قسمیں ہیں: ثلاثی، رباعی اور خماسی۔[1]

ثلاثی: کے بارہ اوزان ہیں، نو اُن میں سے مطرد ہیں، دو شاذ اور ایک مہمل۔[2]

مطرد اوزان یہ ہیں: (۱) فَعْلٌ؛ جیسے: شَمْسٌ (سورج)، صَعْبٌ (مشکل)۔ (۲) فِعْلٌ جیسے: قِدْرٌ (ہانڈی)، رِجْسٌ (گندگی)، رِجْلٌ (پیر)۔ (۳) فُعْلٌ؛ جیسے: جُنْدٌ (لشکر)، بُرْدٌ (چادر)۔ (۴) فَعَلٌ؛ جیسے: جَمَلٌ (اونٹ)، جَبَلٌ (پہاڑ)۔ (۵) فَعِلٌ؛ جیسے: فَخِذٌ (ران)، کَبِدٌ (جگر)۔ (۶) فَعُلٌ؛ جیسے: رَجُلٌ (مرد)، عَجُزٌ (سرین)، جَدُرٌ (نشیبی زمین)، عَضُدٌ (بازو)۔ (۷) فُعَلٌ؛ جیسے: نُغَرٌ (چڑیا)، صُرَدٌ (بلبل)، لُبَدٌ (بہت سامال)۔ (۸) فِعَلٌ؛ جیسے: حِوَلٌ (ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقلی)، طِوَلٌ (جانور کو باندھ کر چرانے کی لمبی رسی)۔ (۹) فُعُلٌ؛ جیسے: عُنُقٌ (گردن)، أُذُنٌ (کان)۔

شاذ اوزان یہ ہیں: (۱) فِعِلٌ؛ جیسے: إِبِطٌ (بغل)، إِبِلٌ (اونٹ)۔ (۲) فُعِلٌ؛ جیسے: دُئِلٌ (گیدڑ)۔ مہمل وزن فِعُلٌ ہے۔ کوئی بھی عربی لفظ اِس وزن پر نہیں آتا۔

---

[1] ثلاثی: وہ اسم ہے جس میں تین حروفِ اصلی ہوں؛ جیسے: رَجُلٌ (مرد)۔

رباعی: وہ اسم ہے جس میں چار حروفِ اصلی ہوں؛ جیسے: جَعْفَرٌ (چھوٹی نہر، بڑی نہر)۔

خماسی: وہ اسم ہے جس میں پانچ حروفِ اصلی ہوں؛ جیسے: سَفَرْجَلٌ (بہی)۔

[2] مطرد: وہ وزن ہے جو زیادہ استعمال ہوتا ہو؛ جیسے: شَمْسٌ (سورج)۔

شاذ: وہ وزن ہے جو کم استعمال ہوتا ہو۔ شاذ کی تین صورتیں ہیں: (۱) صرف قاعدہ کے خلاف ہو، استعمال کے خلاف نہ ہو؛ جیسے: مَسْجِدٌ (اسم ظرف) قاعدہ کے خلاف ہے؛ مگر استعمال ہوتا ہے۔ (۲) صرف استعمال کے خلاف ہو، قاعدہ کے خلاف نہ ہو؛ جیسے: مَسْجَدٌ (جیم کے فتحہ کے ساتھ) قاعدہ کے مطابق ہے؛ مگر استعمال نہیں ہوتا۔ (۳) استعمال اور قاعدہ دونوں کے خلاف ہو؛ جیسے: وَالْيُقْطَعُ، فعل پر ''الف ولام'' داخل ہے جو قاعدہ اور استعمال دونوں کے خلاف ہے۔ شاذ کی پہلی دونوں صورتیں فصاحت کے خلاف نہیں، البتہ تیسری صورت فصاحت کے خلاف ہے۔

مہمل: وہ لفظ ہے جس کے کوئی معنی نہ ہوں؛ جیسے: دیز (زید کا الٹا)۔

رباعی: کے پانچ اوزان متفق علیہ ہیں، اور چھٹے وزن میں اختلاف ہے۔

(۱)فَعْلَلٌ؛ جیسے: جَعْفَرٌ (چھوٹی نہر، بڑی نہر)، عَقْرَبٌ (بچھو)، عَبْهَرٌ (چنبیلی، نرگس)، جَحْدَرٌ (پست قد)۔ (۲)فِعْلِلٌ؛ جیسے: عِظْلِمٌ (نیل یا اس کا پودا)، فِرْسِنٌ (اونٹ کا کھر یا پیر)۔ (۳)فُعْلُلٌ؛ جیسے: بُرْثُنٌ (درندہ کا پنجہ، چنگل)، بُرْقُعٌ (نقاب، برقع)۔ (۴) فِعْلَلٌ؛ جیسے: دِرْهَمٌ (چاندی کا سکہ)، هِجْزَعٌ (بزدل)۔ (۵)فِعَلْلٌ؛ جیسے: سِبَطْرٌ (ذہین و تیز فہم)، هِزَبْرٌ (شیر ببر، موٹا اور طاقت ور)۔

چھٹا وزن مختلف فیہ ہے، اور وہ یہ ہے: فُعْلَلٌ؛ جیسے: جُنْدَبٌ (ایک قسم کی ٹڈی جو آواز نکالتی ہے، اچھلتی اور اڑتی ہے)۔[1] جو حضرات اِس وزن کو صحیح نہیں مانتے، وہ جُنْدُبٌ کو دال کے ضمہ کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔

خماسی: کے چار اوزان ہیں، اور پانچویں وزن میں علماء کا اختلاف ہے:

(۱)فَعَلَّلٌ؛ جیسے: سَفَرْجَلٌ (بہی، ناشپاتی کی طرح کا ایک پھل)، شَمَرْدَلٌ (سبک رفتار اونٹ)۔ (۲)فَعْلَلِلٌ؛ جیسے: جَحْمَرِشٌ (بھاری بدشکل عورت، بوڑھی عورت)، صَهْصَلِقٌ (سخت بوڑھا)۔ (۳) فِعْلَلٌّ؛ جیسے: قِرْطَعْبٌ (معمولی وگھٹیا چیز)، جِرْدَحْلٌ (اونٹ)۔ (۴) فُعَلِّلٌ؛ جیسے: خُبَعْثِنٌ (پھاڑنے والا شیر)، قُذَعْمِلٌ (بڑا اونٹ، فربہ)۔

پانچواں وزن مختلف فیہ ہے، اور وہ یہ ہے: فُعَلِلٌ؛ جیسے: هُنْدَلِعٌ (ایک قسم کی سبزی)۔[2] جو حضرات اس وزن کو صحیح نہیں مانتے، وہ کہتے ہیں کہ هُنْدَلِعٌ عربی لفظ نہیں ہے؛ بلکہ رومی لفظ ہے۔

اِن تمام کو مجرد کہتے ہیں۔ اور جب (کسی کلمے میں) ایک، دو یا تین حرف زیادہ کر دیئے جائیں تو اس کو مزید فیہ کہتے ہیں، یہ زیادتی شروع کلمے میں بھی ہوتی ہے اور درمیان اور آخر کلمے میں بھی؛ جیسے: أَحْمَرُ (سرخ) [اس کے شروع میں ''الف'' زائد ہے]، جِدَارٌ (دیوار)،

---

[1] رضی اور صاحب ''صراح'' جُنْدَبٌ کے نون کو زائد مان کر اس کو ملحق قرار دیتے ہیں، جب کہ جار بردی امام اخفش کی اتباع کرتے ہوئے نون کو اصلی قرار دے کر اس کو رباعی کہتے ہیں۔

[2] رضی کہتے ہیں کہ محمد بن السیر افی نے خماسی کے اوزان میں هُنْدَلِعٌ کا بھی اضافہ کیا ہے؛ جب کہ صحیح بات یہ ہے کہ اس میں نون زائد ہے، اصلی نہیں۔

بَخُوْرٌ (دھونی، وہ چیز جس سے دھونی دی جائے) [ان کے درمیان میں بالترتیب ''الف'' اور ''واؤ'' زائد ہے]، سَعْدَانٌ (ایک گھاس کا اسم جنس) [اس کے آخر میں ''الف ونون'' زائد ہے]۔

مزید فیہ کے اوزان بہت ہیں، چند ایسے اوازان جن کی زیادہ ضرورت پیش آتی ہے، یہاں لکھتا ہوں: (۱) **فَعْلَةٌ**، یہ کسی کام کے ایک بار ہونے کو بتانے کے لئے آتا ہے؛ جیسے: ضَرْبَةٌ (ایک بار مارنا)، جَلْسَةٌ (ایک بار بیٹھنا)۔

(۲) **فِعْلَةٌ**، یہ کسی چیز کی حالت بتانے کے لئے آتا ہے؛ جیسے: عِمَّةٌ (پگڑی باندھنے کی حالت)، رِكْبَةٌ (گھوڑے پر سوار ہونے کی حالت)، مِشْيَةٌ (پیدل چلنے کی حالت)۔

(۳) **فُعَلَةٌ**، یہ فاعل (کسی کام کے کرنے والے) کو بتانے کے لئے آتا ہے؛ جیسے: ضُحَكَةٌ (وہ شخص جو لوگوں پر ہنسے)، لُعَنَةٌ (وہ شخص جو لوگوں پر لعنت کرے)۔ مگر دو کلمے- جو (اس وزن پر ہونے کے باوجود) مفعول کے معنی میں آتے ہیں، شاذ ہیں؛ جیسے: لُقَطَةٌ (پیچیدہ) تُحَفَةٌ (ہدیہ، وہ چیز جو کسی کے لئے بھیجی جائے)۔

(۴) **فُعْلَةٌ** فا کلمے کے ضمہ اور عین کلمے کے سکون کے ساتھ، یہ مفعول کو بتانے کے لئے آتا ہے؛ جیسے: ضُحْكَةٌ (وہ شخص جس پر لوگ ہنسیں)، لُعْنَةٌ (وہ شخص جس پر لوگ لعنت کریں)۔

(۵) **فِعَالٌ**، یہ مرافق[۱] کے لیے آتا ہے؛ جیسے: خِيَاطٌ (سوئی)، نِصَاحٌ (دھاگا جس سے سیتے ہیں)، إِكَافٌ (پالان)۔ نیز یہ داغ پر دلالت کرنے کے لیے بھی آتا ہے؛ جیسے: صِدَارٌ (وہ داغ جو اونٹ کے سینے پر ہوتا ہے)، جِنَابٌ (وہ داغ جو اونٹ کے پہلو پر ہوتا ہے)۔

(۶) **فُعَالٌ** (۷) **فُعَالَةٌ** فا کلمے کے ضمے کے ساتھ، یہ دونوں اس چیز کو بتانے کے لیے آتے ہیں جس کو پھینک دیتے ہیں؛ جیسے: فُتَاتٌ، رُفَاتٌ، جُذَاذٌ (ریزہ ریزہ)، كُسَاحَةٌ (کوڑا، جھاڑن جو جھاڑو دینے کے بعد اکٹھا ہوتا ہے)، رُزَاكَةٌ (گھٹیا چیز)، عُصَارَةٌ (کھل عرق نکالنے کے بعد بچا ہوا بھوسا یا چھلکے)۔

(۸) **فِعَالَةٌ** فا کلمے کے کسرے کے ساتھ، یہ ان چیزوں کے لیے آتا ہے جو لپیٹی جاتی ہیں جیسے: عِصَابَةٌ (سربند، پٹی)، قِلَادَةٌ (ہار، جانوروں کے گلے کا پٹہ)، عِمَامَةٌ (پگڑی)۔

---

[۱] اس سے نفع بخش اشیاء اور وہ چیزیں مراد ہیں جن سے کاریگر اپنے کاموں میں فائدہ اٹھاتے ہیں؛ مثلاً: سوئی وغیرہ۔

(۹) **مِفْعَلٌ** (۱۰) **مِفْعَالٌ** (۱۱) **مِفْعَلَةٌ**، یہ تینوں کسی چیز کے آلہ اور ذریعہ کو بتانے کے لیے آتے ہیں؛ جیسے: مِفْتَحٌ، مِفْتَاحٌ (کنجی، چابی)، مِسْعَرٌ، مِسْعَارٌ (آگ جلانے کا آلہ، وہ کوڑا کرکٹ جس سے آگ جلاتے ہیں)، مِعْرَجٌ، مِعْرَاجٌ (سیڑھی، زینہ)، مِرْوَحَةٌ (پنکھا) مِکْنَسَةٌ (جھاڑو)۔

مِفْعَلٌ[1] **مِفْعَالٌ**، (۱۲) **مِفْعِیْلٌ** (۱۳) **فِعِّیْلٌ** (۱۴) **فَعَّالٌ** (۱۵) **فَعُوْلٌ**، یہ چھوں مبالغہ کے ساتھ کسی کام کو کرنے والے کے لیے آتے ہیں؛ جیسے: مِحْرَبٌ، مِحْرَابٌ (بہت لڑنے والا)، مِعْطَرٌ، مِعْطَارٌ (بہت عطر لگانے والا)، شِرِّیْبٌ (بہت پینے والا)، أَکَّالٌ، أَکُوْلٌ (زیادہ کھانا کھانے والا)۔[2] ان تمام اوزان میں مذکر و مؤنث یکساں ہیں، سوائے **فَعَّالٌ** کے کہ اس کی مؤنث **فُعَّالَةٌ** کے وزن پر آتی ہے۔[3]

(۱۶) **أَفْعَلُ**، اس وزن پر تین قسم کے اسماء آتے ہیں:

---

[1] یہاں سے اسم مبالغہ کے اوزان بیان فرما رہے ہیں۔

اسم مبالغہ: وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں دوسرے کی طرف نظر کیے بغیر، معنیٰ مصدری زیادتی کے ساتھ پائے جائیں؛ جیسے: ضَرَّابٌ (زیادہ مارنے والا)۔ واضح رہے کہ اسم مبالغہ اسم فاعل ہی کی ایک قسم ہے، جو عمل اسم فاعل کرتا ہے وہی عمل اسم مبالغہ کرتا ہے اور جو شرائط اسم فاعل کے عمل کرنے کی ہیں وہی شرائط اسم مبالغہ کے عمل کرنے کی بھی ہیں؛ البتہ اتنا فرق ہے کہ اسم فاعل کے اوزان قیاسی ہیں اور لازم و متعدی دونوں سے آتے ہیں؛ جب کہ اسم مبالغہ کے تمام اوزان سماعی ہیں اور صرف متعدی سے آتے ہیں، سوائے فَعَّالٌ کے، کہ وہ لازم و متعدی دونوں سے آتا ہے۔

[2] اسم مبالغہ کے باقی اوزان یہ ہیں: (۱) فَعَّالَةٌ؛ جیسے: عَلَّامَةٌ (بہت زیادہ جاننے والا) (۲) فِعِّیْلٌ؛ جیسے: صِدِّیْقٌ (بہت سچا) (۳) مِفْعِیْلٌ؛ جیسے: مِسْکِیْنٌ (بہت غریب) (۴) فُعَلَةٌ؛ جیسے: هُمَزَةٌ (بہت عیب نکالنے والا) (۵) فَعُوْلٌ؛ جیسے: وَدُوْدٌ (بہت محبت کرنے والا) (۶) فَاعُوْلٌ؛ جیسے: فَارُوْقٌ (بہت فرق کرنے والا) (۷) مِفْعَالٌ؛ جیسے: مِعْطَاءٌ (بہت دینے والا) (۸) فَیْعُوْلٌ؛ جیسے: قَیُّوْمٌ (بہت نگرانی کرنے والا) (۹) فَاعِلَةٌ؛ جیسے: دَاعِیَةٌ (بہت زیادہ لوگوں کو اپنے دین و مذہب کی طرف بلانے والا) (۱۰) مِفْعَلٌ؛ جیسے: مِجْزَمٌ (بہت کاٹنے والا) (۱۱) فُعَّلٌ؛ جیسے: قُلَّبٌ (بہت پھیرنے والا) (۱۲) فُعَّالَةٌ؛ جیسے کُبَّارَةٌ (بہت بڑا) (۱۳) فُعُّوْلٌ؛ جیسے: قُدُّوْسٌ (بہت پاک) (۱۴) فُعَالٌ جیسے: عُجَابٌ (بہت عجیب)۔ صاحبِ فصول اکبری نے اپنے ''اصول'' میں اسم مبالغہ کے ترپین (۵۳) اوزان لکھے ہیں۔

[3] مصنف کی یہ رائے محل نظر ہے؛ اس لیے کہ اسم مبالغہ کے بعض صیغوں مثلاً: فُعَّالَةٌ کے آخر میں جو تاء ہے، وہ تائے تانیث نہیں؛ بلکہ تائے مبالغہ ہے، اسم مبالغہ کے اوزان میں مذکر و مؤنث میں کوئی فرق نہیں ہے، ہر وزن مذکر و مؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۱-اسم صریح[1]؛ جیسے: أَبْجَلُ (اونٹ، گائے اور گھوڑے کے بازو کی وہ رگ جس کی فصد کی جاتی ہے)، أَكْحَلُ (انسان کے بازو کی وہ رگ جس کی فصد کی جاتی ہے، سرمگیں آنکھ والا)۔[2]

۲-اسم صفت[3]؛ جیسے: أَحْمَرُ (سرخ مرد)، اس کی مؤنث ''فَعْلَاءُ'' کے وزن پر آتی ہے، اور اِن (دونوں) کی جمع ''فُعْلٌ'' کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: حَمْرَاءُ (سرخ رنگ والی عورت)، حُمْرٌ (سرخ رنگ والے مرد و عورت)۔

۳-اسم تفضیل[4]؛ جیسے: أَكْبَرُ (بڑا مرد)، أَصْغَرُ (چھوٹا مرد)، اِن کی مؤنث ''فُعْلٰی'' کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: كُبْرٰی (بڑی عورت)، صُغْرٰی (چھوٹی عورت)، اور ان کے مذکر کی جمع: ''أَفَاعِلُ'' کے وزن پر، اور مؤنث کی جمع: ''فُعَلٌ'' کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: أَصَاغِرُ (چھوٹے مرد)، صُغَرٌ (چھوٹی عورتیں)۔

(۱۷) **فَعِيْلٌ**، اس وزن پر بھی تین قسم کے اسماء آتے ہیں:

۱-مصدر؛ جیسے: نَذِيْرٌ (ڈرنا)، نَكِيْرٌ (نہ پہچاننا)۔

۲-اسم فاعل، ثلاثی مجرد کے پانچوں ابواب سے؛ جیسے: قَدِيْرٌ [از ضرب] (قدرت رکھنے والا)، عَلِيْمٌ [از سمع] (جاننے والا)، كَرِيْمٌ [از کرم] (عزت والا)، شَفِيْعٌ [از فتح] (سفارش کرنے والا)، حَرِيْصٌ [از نصر] (لالچ کرنے والا) ـــــ اور ''باب افعال'' سے؛ جیسے: أَلِيْمٌ (درد ناک)، حَكِيْمٌ (کاموں کو درست کرنے والا) ـــــ اور ''باب تفعیل'' سے؛ جیسے: بَشِيْرٌ (خوش خبری دینے والا) ـــــ اور ''باب مفاعلۃ'' سے؛ جیسے: نَدِيْمٌ (ہم نشیں) ـــــ اور ''باب افتعال'' سے؛ جیسے: فَقِيْرٌ (محتاج)۔

---

[1] اسم صریح سے مراد یہاں وہ اسم ہے جو کسی ذات پر دلالت کرے اور اس میں اس کی کسی صفت کا لحاظ نہ کیا گیا ہو؛ جیسے: عثمان وغیرہ۔

[2] مصنفؒ نے اصل کتاب میں أَكْحَلُ کا ترجمہ 'وہ آنکھ جو سرمہ لگانے کی وجہ سے سیاہ ہوگئی ہو' کیا ہے، یہ مصنف سے سہو ہوا ہے؛ اس لیے کہ أَكْحَلُ کا ترجمہ 'سرمگیں آنکھوں والا' ہے، یعنی آنکھ پیدائشی سرمگیں ہو، نہ یہ کہ آنکھ میں سرمہ لگا کر سیاہی پیدا کی گئی ہو۔ (گنجینۂ صرف ص:۱۴۰)

[3] اسم صفت: وہ اسم ہے جو کسی ذات پر دلالت کرے اور اس میں اس کی کسی صفت کا لحاظ کیا گیا ہو؛ جیسے: احمر (سرخ)۔

[4] اسم تفضیل: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلا ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں معنیٔ مصدری، دوسرے کے مقابلے میں زیادتی کے ساتھ پائے جائیں؛ جیسے: أَضْرَبُ (زیادہ مارنے والا دوسرے کے مقابلہ میں)۔

۳-اسم مفعول، ثلاثی مجرد کے پانچوں ابواب سے؛ جیسے: **قَتِيْلٌ** [ازنصر] (مقتول)، **صَرِيْعٌ** [ازفتح] (پچھاڑا ہوا)، **حَصِيْدٌ** [ازضرب] (کٹی ہوئی کھیتی)، **حَمِيْدٌ** [ازسمع] (ستودہ، پسندیدہ)، **حَنِيْذٌ** [ازضرب] (بھنی ہوئی بکری)[1] ـــــ اور "باب افعال" سے؛ جیسے: **حَكِيْمٌ** بمعنی **مُحْكَمٌ** (مضبوط)، **عَتِيْقٌ** بمعنی **مُعْتَقٌ** (آزاد کردہ غلام) ـــــ اور "باب تفعیل" سے؛ جیسے: **وَكِيْلٌ** بمعنی **مُوَكَّلٌ** (کسی کام پر لگایا ہوا) ـــــ اور "باب مفاعلۃ" سے؛ جیسے: **غَدِيْرٌ** بمعنی **مُغَادَرٌ** (پانی کا گڑھا) ـــــ اور "باب استفعال" سے؛ جیسے: **شَهِيْدٌ** بمعنی **مُسْتَشْهَدٌ** (حاضر کیا ہوا)۔

(۱۸) **فَعُوْلٌ**، اِس وزن پر دو قسم کے اسماء آتے ہیں:

۱-اسم فاعل کے معنی میں، جیسا کہ اس کا ذکر ہو چکا ہے؛ مثلاً: **أَكُوْلٌ** بمعنی **آكِلٌ** (کھانے والا)۔

۲-اسم مفعول کے معنی میں، ثلاثی مجرد کے تین ابواب (بابِ نصر، بابِ ضرب اور بابِ سمع) سے؛ جیسے: **حَلُوْبٌ** بمعنی **مَحْلُوْبٌ** [ازنصر] (دوہا ہوا دودھ)، **رَكُوْبٌ** بمعنی **مَرْكُوْبٌ** [ازسمع] (سواری)، **حَمُوْلٌ** بمعنی **مَحْمُوْلٌ** [ازضرب] (اٹھایا ہوا) ـــــ اور "باب افعال" سے؛ جیسے: **رَسُوْلٌ** بمعنی **مُرْسَلٌ** (بھیجا ہوا)، **وَجُوْدٌ** بمعنی **مُوْجَدٌ** (پیدا کیا ہوا) ـــــ اور "باب تفعیل" سے؛ جیسے: **سَخُوْنٌ** بمعنی **مُسَخَّنٌ** (گرم کیا ہوا پانی)۔

"**فَعُوْلٌ**" کے وزن میں مذکر ومؤنث یکساں ہیں (یعنی اِس وزن پر آنے والا اسم مذکر کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے اور مؤنث کے لیے بھی)۔

"**فَاعِلٌ**" کا وزن بعض جگہ اسم مفعول کے معنی میں آتا ہے؛ جیسے: ﴿**مَاءٍ دَافِقٍ**﴾ میں **دَافِق** **مَدْفُوْق** کے معنی میں ہے (کودتا ہوا پانی، یعنی منی جو کود کر نکلتی ہے)۔

اور "**مَفْعُوْلٌ**" کا وزن بعض جگہ اسم فاعل کے معنی میں آتا ہے؛ جیسے: ﴿**إِذَا الْمَوْؤُدَةُ سُئِلَتْ**﴾ میں **المَوْءُدَةُ**: **الوائِدَةُ** کے معنی میں ہے (یاد کرو اُس وقت کو جب زندہ در گور کرنے والی عورت سے سوال کیا جائے گا)، ﴿**وَ إِنَّه كَانَ وَعْدُه مَأْتِيًّا**﴾ میں **مأتِيًّا**: **آتِيًا** کے معنی میں ہے (بلا شبہ اُس کا وعدہ آنے والا ہے)۔

---

[1] ان مثالوں میں "باب کرم" کی کوئی مثال نہیں ہے۔

دوسری فصل: اسماء کی اجناس کا بیان

(جنس کی اعتبار سے) اسم کی دو قسمیں ہیں: (۱) اسم متمکن (۲) اسم غیر متمکن۔

اسم متمکن: وہ اسم ہے جس کے آخر میں تینوں حرکتیں (ضمہ، فتحہ، کسرہ) اور تنوین آسکے: جیسے: زیدٌ (ایک شخص کا نام)، رجلٌ (ایک مرد)۔[۱]

اسم غیر متمکن: وہ اسم ہے جو ہمیشہ ایک حالت پر قائم رہے؛ جیسے: أَنْتَ، کَیْفَ، حَیْثُ.[۲]

اسم متمکن (اپنی اصل کے اعتبار سے) کم سے کم تین حرفی اور زیادہ سے زیادہ پانچ حرفی ہوتا ہے؛ البتہ حذف وزیادتی کے بعد (اس سے کم وبیش ہوسکتا ہے)۔[۳] اور اسم غیر متمکن تین حرفی سے کم اور پانچ حرفی سے زیادہ بھی ہوتا ہے؛ جیسے: کَ، مَنْ[۴] ھٰؤلآءِ.

اسم مشتق: وہ اسم ہے جو دوسرے اسم سے ماخوذ ہو؛ جیسے: سَمَاءٌ (آسمان، چھت وغیرہ) سُمُوٌّ (بمعنی بلندی) سے ماخوذ ہے، اور دُنْیَا: دُنُوٌّ (بمعنی قرب) سے ماخوذ ہے، اِس وجہ سے کہ دنیا ہم سے قریب اور آخرت سے دور ہے۔[۵] (لہٰذا سماءٌ اور دنیا کو اسم مشتق کہیں گے)۔

---

[۱] یہ اسم متمکن کی تعریف نہیں؛ بلکہ حکم ہے، تعریف یہ ہے: **اسم متمکن:** وہ اسم ہے جو اپنے علاوہ کے ساتھ مرکب ہو اس طور پر کہ وہاں عامل موجود ہو اور مبنی الاصل سے مشابہت نہ رکھتا ہو؛ جیسے: جَاءَ زَیْدٌ میں زید۔ اس کا دوسرا نام اسم معرب ہے۔

مبنی الاصل: وہ کلمہ ہے جو اپنی اصل کے اعتبار سے مبنی ہو، کسی دوسرے کی مشابہت کی وجہ سے مبنی نہ ہو۔ مبنی الاصل تین چیزیں ہیں: (۱) فعل ماضی (۲) امر حاضر معروف (۳) تمام حروف۔ بعض کے نزدیک جملہ بھی مبنی الاصل ہے۔

[۲] یہ اسم غیر متمکن کی تعریف نہیں؛ بلکہ حکم ہے، تعریف یہ ہے: **اسم غیر متمکن:** وہ اسم ہے جو عامل کے ساتھ مرکب نہ ہو، یا مبنی الاصل سے مشابہت رکھتا ہو، اس کا دوسرا نام اسم مبنی ہے، جیسے: جَاءَ ھٰذَا میں ھٰذَا، اور تنہا زید، عمرو، بکر وغیرہ۔

[۳] یعنی حذف کے بعد سہ حرفی سے دو حرفی، اور زیادتی کے بعد پانچ حرفی سے چھ حرفی، سات حرفی اور آٹھ حرفی تک ہوسکتا ہے؛ اول کی مثال؛ جیسے: یَدٌ، اس کی اصل: یدوٌ ہے۔ ثانی کی مثال؛ جیسے: اِقْشَعَرَّ وغیرہ۔

[۴] فارسی نسخے میں یہاں ''مِنْ'' (میم کے کسرے کے ساتھ) ہے؛ یہ تصحیف ہے، صحیح ''مَنْ'' (میم کے فتحے کے ساتھ) ہے؛ کیوں کہ یہ اسم غیر متمکن کی مثال ہے، جب کہ ''مِنْ'' حرفِ جر ہے۔

[۵] یہ دُنیا مشتق اور دنوٌّ مشتق منہ کے درمیان مناسبت کا بیان ہے، اور سماءٌ اور سُموٌّ کے درمیان چوں کہ مناسبت ظاہر ہے، اس لیے اُس کو بیان نہیں کیا۔

تنبیہ: فارسی نسخے میں یہاں ''بسبب قربِ آن بمال وبُعد از آخرت'' ہے، یہ تصحیف ہے، صحیح ''بسبب قربِ آں بما وبعد از آخرت'' ہے، اور یہ ترجمہ اسی کے اعتبار سے کیا گیا ہے۔

اسم جامد: وہ اسم ہے جو کسی دوسرے کلمے سے ماخوذ نہ ہو (اور اُس سے کوئی دوسرا کلمہ نہ بن سکے)؛ جیسے: رَجُلٌ (مرد)، رُجَیْلٌ (چھوٹا مرد)۔

اسم دخیل: وہ اسم ہے جو اصل میں عربی زبان کا نہ ہو؛ لیکن اُس کو عربی زبان میں شامل کرلیا گیا ہو؛ جیسے: فِردَوسٌ (باغ) رومی زبان کا لفظ ہے (مگر اُس کو عربی زبان میں اس طرح شامل کرلیا گیا ہے کہ اب یہ عربی زبان ہی کا ایک لفظ معلوم ہوتا ہے)۔ اسم دخیل کے مقابل کو اسم اصلی کہا جاتا ہے؛ جیسے: الجَنَّةُ (باغ)۔ (یہ خالص عربی لفظ ہے اور فِردَوسٌ عجمی، معنی دونوں کے ایک ہی ہیں یعنی باغ)۔

اسم معرَّب: وہ اسم ہے جو اصل میں عجمی (غیر عربی) کلمہ ہو اور اُس کے بعض حروف میں تبدیلی کر کے اُسے عربی زبان کے قریب کرلیا گیا ہو، تا کہ وہ (عربی محاورات میں) استعمال ہو سکے؛ جیسے: صَنجٌ چنگ کا معرّب ہے (ایک ساز جو بجایا جاتا ہے)، شَنجَرفٌ شنگرف کا معرّب ہے اور فِیرُوزَجٌ پیروزہ کا معرّب ہے۔ معرّب کے مقابل کو "عربی کلمہ" کہا جاتا ہے۔[1]

اسم مذکر: وہ اسم ہے جو کسی مؤنث کے لیے وضع نہ کیا گیا ہو اور اُس میں علامتِ تانیث بھی نہ ہو؛ جیسے: رَأسٌ (سر)، حَجَرٌ (پتھر)، بَیتٌ (گھر)۔

اسم مؤنث: وہ اسم ہے جو یا تو کسی مؤنث کے لیے وضع کیا گیا ہو؛ جیسے: اِمرَأَةٌ (عورت)، نَاقَةٌ (اونٹنی)، أَتَانٌ (گدھی)۔ یا اُس میں کوئی علامتِ تانیث ہو، علامتِ تانیث تین چیزیں ہیں:

(۱) تائے زائدہ[2] جو حالتِ وقف میں "ہاء" ہو جاتی ہے؛ جیسے: رَحمَةٌ (مہربانی)، حَسَنَةٌ (نیکی، بھلائی) اور ضَارِبَةٌ (مارنے والی عورت) کی "تاء"۔

---

[1] حروف کی تبدیلی کے علاوہ تعریب کے کچھ طریقے اور ہیں جن کو مصنف نے بیان نہیں کیا؛ مثلاً: (۱) کبھی حرکت بدل کر تعریب کر لیتے ہیں؛ جیسے: دَہلیز (بفتح دال) سے دِھلِیزٌ (بکسرِ دال)۔ (۲) کبھی کسی حرف کو حذف کر کے تعریب کر لیتے ہیں؛ جیسے: فہرست سے فَھرِسٌ. (۳) کبھی اصل کلمہ میں کسی حرف کو زیادہ کر کے تعریب کر لیتے ہیں؛ جیسے: دیبا (ایک قسم کا ریشم) سے دِیبَاجٌ.

فائدہ: دخیل اور معرّب میں فرق یہ ہے کہ دخیل میں غیر عربی کلمہ بعینہ عربی زبان کا جز بنالیا جاتا ہے، جب کہ معرّب میں مختلف تصرفات کے بعد کلمے کو عربی زبان میں استعمال کیا جاتا ہے، بعینہ استعمال نہیں کیا جاتا۔

[2] خواہ "تاء" لفظوں میں ہو؛ جیسے: رحمةٌ، حسنةٌ اور ضاربةٌ میں "تاء" لفظوں میں موجود ہے۔ یا "تاء" مقدر یعنی پوشیدہ ہو؛ جیسے: أرضٌ میں "تاء" مقدر ہے، اس کی اصل أُرَیضَةٌ ہے۔

(۲) الف ممدودہ زائدہ[1]؛ جیسے: حَمْرَاءُ (سرخ عورت)، صَفْرَاءُ (زرد عورت)، صَحْرَاءُ (جنگل)۔

(۳) الف مقصورہ زائدہ[2]؛ جیسے: حُبْلٰی (حاملہ عورت)، ذِکْرٰی (یاد کرنا)، بُشْرٰی (خوش خبری دینا)، غَضْبٰی (غصہ کرنے والی عورت)۔

جان لیجئے کہ[3] چند کلمات ایسے ہیں جن کو اہل زبان مؤنث کہتے ہیں، حالاں کہ اُن میں کوئی علامتِ تانیث نہیں پائی جاتی، اِس طرح کے کلمات کو مؤنث سماعی کہتے ہیں؛ جیسے: أَرْضٌ (زمین)، بِیْرٌ (کنواں)، جَحِیْمٌ (جہنم) اور جہنم کے دیگر نام[4] حَالٌ (حالت)، حَرْبٌ (جنگ)، خَمْرٌ (شراب) اور شراب کے دیگر نام[5] دَارٌ (گھر)، دَلْوٌ (ڈول)، رَحِمٌ (بچہ دانی)، رِیْحٌ (ہوا) اور ہواء کے دیگر نام[6] سِلْمٌ (صلح)، صَعُوْدٌ (جہنم کا ایک پہاڑ)، عَجُزٌ (سرین)، عَیْنٌ (آنکھ)، عَرُضٌ (سامان)، عَصَا (لاٹھی)، عَقْرَبٌ (بچھو)، عَنْکَبُوْتٌ (مکڑی)، عِیْرٌ (قافلہ)، قِدْرٌ (ہانڈی)، قُدَّامٌ (سامنے)، قَوْسٌ (کمان)، کَأْسٌ (شراب کا پیالہ)، کَبِدٌ (جگر)، نَارٌ (آگ)، نَحْلٌ (شہد کی مکھی)، نَفْسٌ (ذات)، وَرَاءٌ (پیچھے)، یَمِیْنٌ (آگے) اور انسان کے وہ اعضاء جو ڈبل ہیں؛ مثلاً: یَدٌ (ہاتھ)، عَیْنٌ (آنکھ)، إِصْبَعٌ (انگلی) اور اِن جیسے دیگر اعضاء سوائے حَاجِبَیْنِ (بھویں) اور خَدَّیْنِ (رخسار) کے، کہ یہ ڈبل ہیں؛ مگر مذکر ہیں۔

---

[1] الف ممدودہ زائدہ: وہ ہمزہ ہے جو کلمہ کے اصلی حروف کے علاوہ ہو اور اُس سے پہلے الف زائدہ ہو؛ جیسے: حَمْرَاءُ کے آخر میں جو ہمزہ ہے، وہ الف ممدودہ زائدہ ہے۔

[2] الف مقصورہ زائدہ: وہ الف ہے جس کو ایک الف کی مقدار کھینچ کر پڑھا جائے اور وہ کلمہ کے اصلی حروف کے علاوہ ہو؛ جیسے: حُبْلٰی کے آخر میں جو الف ہے، وہ الف مقصورہ زائدہ ہے۔

[3] ماقبل میں مؤنث قیاسی کا بیان تھا، اب یہاں سے مصنف مؤنث سماعی کو بیان فرما رہے ہیں۔

مؤنثِ قیاسی: وہ مؤنث ہے جس میں علامتِ تانیث لفظوں میں موجود ہو؛ جیسے: اِمْرَأَةٌ .

مؤنثِ سماعی: وہ مؤنث ہے جس میں علامتِ تانیث لفظوں میں موجود نہ ہو، محض اہلِ عرب سے سننے کی وجہ سے اُس کو مؤنث مان لیا گیا ہو؛ جیسے: عَیْنٌ اور أَرْضٌ .

[4] مثلاً: سَقَرُ، لَظٰی، جَهَنَّمُ وغیرہ۔

[5] مثلاً: الراح، القرقف، القرقوف، الرحیق، السلسبیل وغیرہ۔

[6] مثلاً: عقیم، صرصر، صبا، دبور، عاصف وغیرہ۔

اور بعض کلمات مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں؛ جیسے: ذَنُوبٌ (پانی سے بھرا ہوا ڈول)، سَبِیلٌ (راستہ)، سُوقٌ (بازار)، صَاعٌ (ایک پیمانہ، جو تین کلو ۱۴۸ر گرام اور ۲۰ر پوئنٹ کا ہوتا ہے)، سُلْطَانٌ (بادشاہ)، صُوفٌ (اون)، جَانِحٌ (سینے کے قریب کا پہلو)، صُوَاعٌ (ایک پیمانہ)، طَاغُوتٌ (بڑا سرکش)، عُنُقٌ (گردن)، فِرْدَوسٌ (جنت کا ایک اعلی طبقہ)، لِسَانٌ (زبان)، مَنُونٌ (موت)، مَنْجَنُونٌ (رہٹ)، هُدًى (ہدایت)۔

اسم ملحق: وہ اسم ہے جس کو یا تو تین حروفِ اصلی پر کوئی حرف زیادہ کرکے رباعی کے وزن پر کرلیا گیا ہو، یا چار حروفِ اصلی پر کوئی حرف زیادہ کرکے خماسی کے وزن پر کرلیا گیا ہو، (اول کی مثال)؛ جیسے: کَوْثَرٌ (بہتات) ''جَعْفَرٌ'' کے ساتھ، اور رِمْدِدٌ (راکھ) ''زِبْرِجٌ'' کے ساتھ ملحق ہے (کوثر میں ''واؤ'' اور رِمْدِدٌ میں ایک ''دال'' زیادہ کیا گیا ہے)۔ (ثانی کی مثال)؛ جیسے: عَقَنْقَلٌ (ریت کا ڈھیر) ''سَفَرْجَلٌ'' کے ساتھ ملحق ہے (اس میں ''نون'' زیادہ کیا گیا ہے)۔

تیسری فصل: جمع کا بیان

جمع کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع سالم (۲) جمع مکسر۔

---

[1] علمائے صرف کی اصطلاح میں الحاق یہ ہے کہ: ثلاثی میں ایک یا ایک سے زائد حروف کا اضافہ کردیا جائے، تاکہ تمام تصرفات میں وہ صورۃً رباعی مجرد یا مزید فیہ کے وزن پر ہوجائے؛ بشرطیکہ:

۱- اُس میں ملحق بہ کے معانی کے علاوہ خاصیت کے قبیل سے کوئی نئے معنی پیدا نہ ہوں۔

۲- ملحق کو مادہ کے ساتھ مناسبت ہو، یعنی ملحق مادہ پر دلالت کرتا ہو، خواہ یہ دلالت مطابقی ہو، یا تضمنی، یا التزامی۔

۳- اگر ملحق بر باعی مزید فیہ ہے، تو رباعی مزید فیہ میں جو زائد حرف ہے، بعینہ وہی زائد حرف ملحق میں بھی ہو، اور اُسی جگہ ہو جس جگہ ملحق بہ میں ہے۔

نوٹ: تمام تصرفات میں رباعی کے وزن پر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ: اگر فعل ہے، تو حرف کی زیاتی کی وجہ سے مصدر، ماضی، مضارع، امر اور تمام مشتقات میں صورۃً فعلِ رباعی کے وزن پر ہوجائے۔ اور اگر اسم ہے، تو تصغیر اور جمع تکسیر قیاسی میں اسم رباعی کے وزن پر ہوجائے۔ دیکھئے: (نوادر الاصول ص:۷۶-۷۷)

فائدہ: ثلاثی مزید فیہ ملحق حرف کی زیادتی کی وجہ سے جس رباعی کے وزن پر ہوجاتا ہے، اُس رباعی کو ملحق بہ کہتے ہیں؛ جیسے: جَلْبَبَ دوسرے باء کی زیادتی کی وجہ سے بَعْثَرَ رباعی کے وزن پر ہوگیا؛ لہٰذا یہاں بَعْثَرَ کو ملحق بہ کہیں گے۔

فائدہ: کبھی رباعی میں ایک یا ایک سے زائد حروف زیادہ کرکے اُس کو خماسی کے ساتھ ملحق کرلیتے ہیں: اُس کو ملحق بخماسی کہتے ہیں؛ جیسے: عقنقلٌ میں نون زیادہ کرکے اُس کو سفرجلٌ خماسی کے ساتھ ملحق کرلیا گیا ہے۔ لیکن ملحق بخماسی کا تصغیر اور جمع تکسیر میں اسم خماسی کے وزن پر ہونا شرط نہیں۔ دیکھئے: نوادر الاصول ص:۷۸

جمع سالم: وہ جمع ہے جس میں اُس کے واحد کا وزن سلامت رہے؛ جیسے: زیدٌ کی جمع زیدُونَ اور ضارِبٌ کی جمع ضَارِبُونَ.[۱]

جمع مکسر: وہ جمع ہے جس میں اُس کے واحد کا وزن سلامت نہ رہے؛ جیسے: رَجُلٌ کی جمع رِجَالٌ. (اس کا دوسرا نام جمع تکسیر ہے)، جمع تکسیر کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع قلیل (۲) جمع کثیر

جمع قلیل/ یا جمع قلت: وہ جمع ہے جو تین سے دس تک افراد پر بولی جاتی ہے، اور اُس کے چار اوزان ہیں: (۱) أَفْعُلٌ (۲) أَفْعَالٌ (۳) أَفْعِلَةٌ (۴) فِعْلَةٌ.

جمع کثیر/ یا جمع کثرت: وہ جمع ہے جو دس سے زیادہ افراد پر بولی جاتی ہے، اور اُس کے پانچ اوزان ہیں: (۱) فِعَالٌ (۲) فُعُولٌ (۳) فُعَلانٌ (۴) فِعَلانٌ (۵) فُعُلٌ.[۲]

اور جو اوزان اِن کے علاوہ ہیں، وہ جمع قلت اور جمع کثرت کے درمیان مشترک ہیں۔

---

[۱] جمع سالم کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنث سالم

جمع مذکر سالم: وہ جمع ہے جس کے واحد کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم یا یائے ماقبل مکسور اور نونِ مفتوح زیادہ کر دیا گیا ہو؛ جیسے: مُسلمٌ کی جمع: مُسلمُونَ/ مُسلمِينَ.

جمع مؤنث سالم: وہ جمع ہے جس کے واحد کے آخر میں (تائے تانیث کو حذف کرنے کے بعد) الف اور لمبی تاء زیادہ کر دی گئی ہو؛ جیسے: مُسلِمةٌ کی جمع: مُسلماتٌ.

نوٹ: تائے تانیث چوں کہ محض علامت تانیث کے طور پر کلمے کے آخر میں زیادہ کی جاتی ہے، اس لیے جمع سالم کے وزن میں اُس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

[۲] اگر کسی اسم کی جمع صرف جمع قلت کے وزن پر آتی ہو، جیسے: رِجلٌ، اس کی جمع صرف أَرْجُلٌ آتی ہے، یا صرف جمع کثرت کے وزن پر آتی ہو، جیسے: رَجُلٌ، اس کی جمع صرف رِجَالٌ آتی ہے، تو ان دونوں صورتوں میں وہ جمع: جمع قلت اور جمع کثرت دونوں میں مشترک ہوگی، صرف جمع قلت یا جمع کثرت کے معنی میں استعمال نہیں ہوگی۔

فائدہ: کبھی جمع قلت جمع کثرت کے معنی میں بھی استعمال ہو جاتی ہے؛ جیسے: أصحاب جمع قلت ہے؛ لیکن یہ جمع کثرت کے معنی میں استعمال ہوتی ہے؛ اس لئے کہ اس سے مراد تمام صحابہ ہوتے ہیں۔

تنبیہ: محققین کی تحقیق کے مطابق جمع قلت اور جمع کثرت میں اس اعتبار سے کوئی فرق نہیں کہ یہ دونوں کم سے کم تین پر بولی جاتی ہیں؛ لیکن اس اعتبار سے فرق ہے کہ جمع قلت زیادہ سے زیادہ دس پر بولی جا سکتی ہے، جب کہ جمع کثرت کی زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد و انتہا نہیں، تین سے زائد خواہ دس ہوں یا دس سے زائد، سب پر جمع کثرت بولی جا سکتی ہے۔

نوٹ: رضی کی رائے یہ ہے (اور یہی راجح بھی ہے) کہ: جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم، خواہ الف لام کے ساتھ ہوں یا بغیر الف لام کے، جمع قلت اور جمع کثرت دونوں کے معنی میں استعمال ہوتی ہیں۔

ثلاثی مجرد کی جمع کے اوزان

پس جان لیجئے کہ اسم ثلاثی کی جمع اکثر احوال میں چار وزن پر آتی ہے[1]: (۱) أَفْعُلٌ (۲) أَفْعَالٌ (۳) فِعَالٌ (۴) فُعُوْلٌ؛ جیسے: شَمْسٌ (سورج) کی جمع: شُمُوْسٌ، قِدْرٌ (ہانڈی) کی جمع قُدُوْرٌ، رَجُلٌ (مرد) کی جمع رِجَالٌ، جُنْدٌ (لشکر) کی جمع جُنُوْدٌ، جِنْسٌ (قسم) کی جمع أَجْنَاسٌ، جَبَلٌ (پہاڑ) کی جمع أَجْبُلٌ و أَجْبَالٌ، كَبِدٌ (جگر) کی جمع أَكْبَادٌ و كُبُوْدٌ، يَقُظٌ (بیدار، ہوشیار) کی جمع أَيْقَاظٌ، إِبِلٌ (اونٹ) کی جمع آبَالٌ، أُذُنٌ (کان) کی جمع آذَانٌ.

اور جو اسم ثلاثی مجرد ''فُعَلٌ'' کے وزن پر ہو، اُس کی جمع اکثر ''فِعْلَانٌ'' کے وزن پر آتی ہے: جیسے: نُغَرٌ (ایک خوب صورت پرندہ) کی جمع نِغْرَانٌ، صُرَدٌ (لٹورا) کی جمع صِرْدَانٌ.[2]

اور جو اسم ثلاثی مجرد ''فَعْلٌ'' کے وزن پر ہو، اُس کی جمع ''أَفْعَالٌ'' کے وزن پر کم آتی ہے: الاّ یہ کہ وہ اجوف ہو؛ جیسے: بَيْتٌ (گھر) کی جمع أَبْيَاتٌ.[3]

---

[1] اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر اسم ثلاثی کی جمع اِن چار اوزان پر آتی ہے؛ بلکہ مطلب یہ ہے کہ مجموعی طور پر تمام اسمائے ثلاثیہ کی جموع کے یہ چار اوزان ہیں۔

[2] جو اسم ثلاثی ''فُعَلٌ'' کے وزن پر ہو، اگر وہ اسم ذات ہے تو اُس کی جمع قلت اور جمع کثرت دونوں اکثر ''فِعْلَانٌ'' کے وزن پر آتی ہیں۔ اور کبھی جمع قلت ''أَفْعَالٌ'' اور جمع کثرت ''فِعَالٌ'' کے وزن پر بھی آتی ہے؛ اول کی مثال؛ جیسے: رُطَبٌ کی جمع أَرْطَابٌ، ثانی کی مثال؛ جیسے: رُبَعٌ کی جمع رِبَاعٌ. اور اگر وہ اسم صفت ہے تو اُس کی کوئی جمع تکسیر نہیں آتی۔

[3] جو اسم ثلاثی ''فَعْلٌ'' کے وزن پر ہو، اگر اسم ذات ہے تو اُس کی جمع قلت اکثر ''أَفْعُلٌ'' اور جمع کثرت ''فُعُوْلٌ'' کے وزن پر آتی ہے بشرطے کہ وہ اجوف نہ ہو؛ جیسے: شَمْسٌ کی جمع قلت أَشْمُسٌ اور جمع کثرت شُمُوْسٌ. اور کبھی اُس کی جمع ''فِعَالٌ'' کے وزن پر بھی آتی ہے؛ جیسے: كَلْبٌ کی جمع كِلَابٌ.

اور اگر اجوف واوی ہو تو اُس کی جمع اکثر ''أَفْعَالٌ'' اور کبھی ''فِعَالٌ'' کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: ثَوْبٌ کی جمع أَثْوَابٌ اور ثِيَابٌ. اور اگر اجوف یائی ہو، تو اُس کی جمع اکثر ''أَفْعَالٌ'' اور کبھی ''فُعُوْلٌ'' کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: بَيْتٌ کی جمع أَبْيَاتٌ اور سَيْلٌ کی جمع سُيُوْلٌ. اور اگر اسم صفت ہے، تو اُس کی جمع اکثر غیر اجوف میں ''فِعَالٌ'' اور اجوف میں ''أَفْعَالٌ'' کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: صَعْبٌ کی جمع صِعَابٌ اور شَيْخٌ کی جمع أَشْيَاخٌ.

فائدہ: (۱) جو اسم ثلاثی ''فِعْلٌ'' کے وزن پر ہو، اسم ذات میں اکثر اُس کی جمع قلت ''أَفْعَالٌ'' اور جمع کثرت ''فُعُوْلٌ'' کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: حِمْلٌ کی جمع أَحْمَالٌ اور حُمُوْلٌ. اور اسم صفت میں اُس کی جمع اکثر ''أَفْعَالٌ'' کے وزن پر آتی ہے جیسے: جِلْفٌ کی جمع أَجْلَافٌ. اور کبھی ''أَفْعُلٌ'' کے وزن پر بھی آتی ہے؛ مگر شاذ و نادر۔

(۲) جو اسم ثلاثی ''فُعْلٌ'' کے وزن پر ہو، اسم ذات غیر اجوف میں اکثر اُس کی جمع قلت ''أَفْعَالٌ'' اور جمع کثرت ''فُعُوْلٌ'' =

اور جو اسم ثلاثی مجرد ''فَعْلَةٌ'' کے وزن پر ہو، اُس کی جمع ''فَعَلاتٌ'' (عین کلمے کے فتحہ کے ساتھ) اور ''فِعَالٌ'' کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: جَفْنَةٌ (لگن) کی جمع جَفَنَاتٌ و جِفَانٌ. اور اگر وہ اسم اجوف، مضاعف یا اسم صفت ہو، تو اُس کی جمع میں عین کلمہ ساکن رہے گا؛ جیسے: بَيْضَةٌ (انڈا) کی جمع بَيْضَاتٌ، سَلَّةٌ (ٹوکری) کی جمع سَلَّاتٌ، صَعْبَةٌ (مشکل) کی جمع صَعْبَاتٌ.[۱]

= کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: قُرْءٌ کی جمع أَقْرَاءٌ اور قُرُوْءٌ. اور اجوف میں ''فُعْلَانٌ'' کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: عُوْدٌ کی جمع عُوْدَانٌ. اور اسم صفت میں ''أَفْعَالٌ'' کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: حُرٌّ کی جمع أَحْرَارٌ.

(۳) جو اسم ثلاثی ''فَعَلٌ'' کے وزن پر ہو، اسم ذات غیر اجوف میں اکثر اُس کی جمع قلت ''أَفْعَالٌ'' اور جمع کثرت ''فِعَالٌ'' کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: جَمَلٌ کی جِمَالٌ اور أَجْمَالٌ. اور اجوف میں اُس کی جمع اکثر ''فِعْلَانٌ'' کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: تَاجٌ کی جمع تِيْجَانٌ. اور اسم صفت میں اکثر ''أَفْعَالٌ'' کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: بَطَلٌ کی جمع أَبْطَالٌ. اور کبھی ''فِعَالٌ''، ''فِعْلَانٌ''، ''فُعْلَانٌ'' اور ''فُعُلٌ'' کے وزن پر بھی آتی ہے؛ جیسے: حَسَنٌ کی جمع حِسَانٌ، أَخٌ کی جمع إِخْوَانٌ، ذَكَرٌ کی جمع ذُكْرَانٌ اور نَصَفٌ کی جمع نُصُفٌ.

(۴) جو اسم ثلاثی ''فَعِلٌ'' کے وزن پر ہو، اسم ذات میں اُس کی جمع اکثر ''أَفْعَالٌ'' کے وزن پر آتی ہے، اور کبھی ''فُعُوْلٌ'' اور ''فُعُلٌ'' کے وزن پر بھی آتی ہے؛ جیسے: كَبِدٌ کی جمع أَكْبَادٌ، كُبُوْدٌ، اور نَمِرٌ کی جمع نُمُوْرٌ اور نُمُرٌ.

اور اسم صفت میں اکثر ''أَفْعَالٌ''، ''فُعُلٌ'' اور ''فِعَالٌ'' کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: نَكِدٌ کی جمع أَنْكَادٌ، خَشِنٌ کی جمع خُشُنٌ اور وَجِعٌ کی جمع وِجَاعٌ.

(۵) جو اسم ثلاثی ''فَعُلٌ'' کے وزن پر ہو، اسم ذات میں اُس کی جمع اکثر ''أَفْعَالٌ'' اور ''فِعَالٌ'' کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: عَجُزٌ کی جمع أَعْجَازٌ اور رَجُلٌ کی جمع رِجَالٌ. اور اسم صفت میں ''أَفْعَالٌ'' کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: يَقُظٌ کی جمع أَيْقَاظٌ.

(۶) جو اسم ثلاثی ''فِعَلٌ'' کے وزن پر ہو، اسم ذات میں اُس کی جمع ''أَفْعَالٌ'' کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: عِنَبٌ کی جمع أَعْنَابٌ اور کبھی ''أَفْعُلٌ'' اور ''فُعُوْلٌ'' کے وزن پر بھی آتی ہے؛ جیسے: ضِلَعٌ کی جمع أَضْلَاعٌ اور ضُلُوْعٌ. اور اسم صفت میں اُس کی صرف جمع سالم آتی ہے، جمع تکسیر نہیں آتی۔

(۷) جو اسم ثلاثی ''فِعِلٌ'' کے وزن پر ہو، اسم ذات میں اُس کی جمع ''أَفْعَالٌ'' کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: إِبِلٌ کی جمع آبَالٌ. اور اسم صفت میں اس کی جمع تکسیر نہیں آتی؛ بلکہ صرف جمع سالم آتی ہے۔

(۸) جو اسم ثلاثی ''فُعُلٌ'' کے وزن پر ہو، اس کی جمع اسم ذات اور صفت دونوں میں ''أَفْعَالٌ'' کے وزن پر آتی ہے: اسم ذات کی مثال؛ جیسے: عُنُقٌ کی جمع أَعْنَاقٌ، اسم صفت کی مثال؛ جیسے: جُنُبٌ کی جمع أَجْنَابٌ. (گنجینۂ صرف ص:۵۶-۱۶۰)

[۱] نیز اُس کی جمع تکسیر ''فُعُوْلٌ''، ''فُعَلٌ'' اور ''فِعَلٌ'' کے وزن پر بھی آتی ہے؛ جیسے: بَدْرَةٌ کی جمع بُدُوْرٌ اور بِدَرٌ، اور نَوْبَةٌ کی جمع نُوَبٌ. واضح رہے کہ جو اسم ذات ''فَعْلَةٌ'' کے وزن پر ہو اور اجوف اور مضاعف نہ ہو، تو اُس کی جمع مؤنث سالم میں عین کلمے کا فتحہ اور سکون دونوں جائز ہے۔

اور جو اسم ثلاثی مجرد "فُعْلَةٌ" کے وزن پر ہو، اُس کی جمع "فِعَلٌ"، "فِعَلَاتٌ"، "فِعْلَاتٌ" اور "فِعِلَاتٌ" کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: سِدْرَةٌ (بیری کا درخت) کی جمع: سِدَرٌ، سِدْرَاتٌ، سِدَرَاتٌ، سِدِرَاتٌ.

اور جو اسم ثلاثی مجرد "فُعْلَةٌ" کے وزن پر ہو، اُس کی جمع "فُعَلٌ"، "فُعْلَاتٌ"، "فُعُلَاتٌ" اور "فُعَلَاتٌ" کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: رُكْبَةٌ (گھٹنا) کی جمع رُكَبٌ، رُكْبَاتٌ، رُكُبَاتٌ، رُكَبَاتٌ

اور جو اسم ثلاثی مجرد "فَعَلَةٌ" کے وزن پر ہو، اُس کی جمع "فِعَالٌ" اور "فَعَلَاتٌ" کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: رَقَبَةٌ (گردن) کی جمع رِقَابٌ، رَقَبَاتٌ.

ثلاثی مزید فیہ کی جمع کے اوزان

اور جو اسم ثلاثی مزید فیہ (اسم صفت) "فَعَالٌ" کے وزن پر ہو، اُس کی جمع "فُعَلَاءُ" کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: جَبَانٌ (بزدل) کی جمع جُبَنَاءُ، صَنَاعٌ (کاری گر مرد) کی جمع صُنَعَاءُ، جَوَادٌ (سخی) کی جمع جُوَدَاءُ.

اور جو اسم ثلاثی مزید فیہ (اسم صفت) "فِعَالٌ" کے وزن پر ہو، اُس کی جمع "فُعُلٌ" کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: كِنَازٌ (پرگوشت اونٹنی) کی جمع كُنُزٌ.

اور جو اسم ثلاثی مزید فیہ (اسم ذات) "فَعَالٌ"، "فِعَالٌ"، "فُعَالٌ"، "فَعِيلٌ" یا "فَعُولٌ" کے وزن پر ہو، اُس کی جمع "فِعْلَةٌ"، "أَفْعِلَةٌ"، "فُعُلٌ"، "فِعْلَانٌ" اور "فُعْلَانٌ" کے وزن پر آتی ہے جیسے: قَذَالٌ (گُدّی کے گڑھے سے کان تک کا حصہ) کی جمع قُذُلٌ اور أَقْذِلَةٌ، اور غَزَالٌ (ہرن کا بچہ) کی جمع غِزْلَانٌ اور غِزْلَةٌ، اور حِمَارٌ (گدھا) کی جمع أَحْمِرَةٌ اور حُمُرٌ، اور غُرَابٌ (کوّا) کی جمع أَغْرِبَةٌ اور غِرْبَانٌ، اور قَفِيزٌ (ایک پیمانہ) کی جمع أَقْفِزَةٌ، قُفُزٌ اور قُفْزَانٌ، اور عَمُودٌ کی جمع أَعْمِدَةٌ اور عُمُدٌ.

اور اگر یہ اوزان "تاء" کے ساتھ ہوں[1]، تو ان کی جمع "فَعَائِلُ" کے وزن پر اور "الف تاء" کے ساتھ آتی ہے؛ جیسے: حَمَامَةٌ (کبوتری) کی جمع حَمَائِمُ، حَمَامَاتٌ، اور ذُؤَابَةٌ (گیسو) کی جمع ذَوَائِبُ، ذُؤَابَاتٌ، اور رِسَالَةٌ (خط) کی جمع رَسَائِلُ، رِسَالَاتٌ، اور رَكُوبَةٌ (سواری کی اونٹنی)

---

[1] یعنی اسم فَعَالَةٌ، فِعَالَةٌ، فُعَالَةٌ، فَعِيلَةٌ یا فَعُولَةٌ کے وزن پر ہو۔

کی جمع رَکَائِبُ، رَکُوْبَاتٌ،اور عَجِیْزَۃٌ (سرین) کی جمع عَجَائِزُ، عَجِیْزَاتٌ.

اسم رباعی مجرد کی جمع کا بیان

اوراسم رباعی مجرد کی جمع "فَعَالِلُ" کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے:جَعْفَرٌ کی جمع جَعَافِرُ،اور دِرْھَمٌ کی جمع دَرَاھِمُ اور بُرْثُنٌ (شیر کا پنجہ) کی جمع بَرَاثِنُ.

رباعی مجرد کے ملحقات کی جمع کا بیان

اور جو اسم ثلاثی کسی حرف کی زیادتی کی وجہ سے چار حرفی ہو گیا ہو، اُس کی جمع بھی اسی طرز پر "فَعَالِلُ" کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے:اِصْبَعٌ کی جمع أَصَابِعُ، مَنْزِلٌ (پڑاؤ گاہ) کی جمع مَنَازِلُ، صَیْقَلٌ (تلوار وغیرہ کی منجھائی کرنے والا) کی جمع صَیَاقِلُ، عِثْیَرٌ (غبار) کی جمع عَثَائِرُ، أَوَّلٌ کی جمع أَوَائِلُ اور مِدَقٌّ (موسل) کی جمع مَدَاقُّ.

اور اگر کلمہ کا چوتھا حرف "مدولین"[1] ہو، تو اُس کی جمع "فَعَالِیْلُ" کے وزن پر آتی ہے؛ جیسے: مِفْتَاحٌ (کنجی) کی جمع مَفَاتِیْحُ، عُصْفُوْرٌ (چڑیا) کی جمع عَصَافِیْرُ، قِنْدِیْلٌ (لالٹین) کی جمع قَنَادِیْلُ اور مِنْدِیْلٌ (رومال) کی جمع مَنَادِیْلُ.

اسم خماسی کی جمع کا بیان

اسم خماسی کی جمع تکسیر کم لاتے ہیں، اور اگر لاتے ہیں تو (جمع لاتے وقت) اُس کے آخری حرف کو حذف کرکے باقی ماندہ اسم کی جمع "فَعَالِلُ" کے وزن پر لاتے ہیں؛ جیسے: سَفَرْجَلٌ کی جمع سَفَارِجُ، اور جَحْمَرِشٌ (بہت بوڑھی عورت) کی جمع جَحَامِرُ.[2]

جموع میں تداخل بہت ہوتا ہے، یعنی ایک وزن کی جمع دوسرے وزن کو دیدیتے ہیں۔ اور اقتصار بھی کثرت سے ہوتا ہے، یعنی جس وزن کی بہت سی جمعیں ہوتی ہیں، (اُس کی تمام جموع بیان کرنے کے بجائے) ایک دو کے ذکر پر اکتفاء کرلیتے ہیں۔ ہم نے ایجاز واختصار کے پیش نظر

---

[1] "حرف مدولین" کی تعریف گذر چکی ہے، دیکھئے: (ص:۷۱)

[2] ابن مالک نے لکھا ہے کہ خماسی کی جمع تکسیر بناتے وقت پانچویں حرف کو حذف کرنے کی کوئی شرط نہیں ہے؛ لیکن کبھی پانچویں حرف کے بجائے چوتھے حرف کو حذف کردیتے ہیں، بشرطیکہ وہ یا تو اُن حروفِ زوائد میں سے ہو جن کا مجموعہ "سَأَلْتُمُوْنِیْھَا" ہے، یا اُس کا مخرج مذکورہ حروفِ زوائد میں سے کسی حرف کے مخرج سے قریب ہو۔

جموع کے اُن کثیر اوزان کو چھوڑ دیا ہے۔

چوتھی فصل: تصغیر کا بیان

اسم مصغر[۱] کے تین اوزان ہیں: (۱) فُعَيْلٌ، فُعَيْعِلٌ، فُعَيْعِيْلٌ.

"فُعَيْلٌ" کا وزن ہر ثلاثی (کی تصغیر) کے لیے آتا ہے[۲]؛ جیسے: کَلْبٌ سے کُلَيْبٌ (چھوٹا کتا)، رَجُلٌ سے رُجَيْلٌ (چھوٹا مرد)۔

اور **"فُعَيْعِلٌ"** کا وزن رباعی (کی تصغیر) کے لیے آتا ہے، اور مشابہ رباعی اور خماسی (کی تصغیر) کے لیے بھی آتا ہے؛ رباعی کی مثال؛ جیسے: جَعْفَرٌ سے جُعَيْفِرٌ (چھوٹی نہر)، دِرْهَمٌ سے دُرَيْهِمٌ (چھوٹا درہم)۔ مشابہ رباعی کی مثال؛ جیسے: مَنْزِلٌ سے مُنَيْزِلٌ (چھوٹا گھر)، أَكْحَلُ سے أُكَيْحِلٌ (بازو کی چھوٹی رگ)، جَدْوَلٌ سے جُدَيْوِلٌ (چھوٹی نالی)۔ خماسی کی مثال؛ جیسے: سَفَرْجَلٌ سے سُفَيْرِجٌ (چھوٹی بہی)۔ تصغیر میں اسم خماسی کا آخری حرف حذف ہو جاتا ہے، جیسا کہ جمع تکسیر میں حذف ہو جاتا ہے۔

اور **"فُعَيْعِيْلٌ"** کا وزن اُن کلمات (کی تصغیر) کے لیے آتا ہے جن کا چوتھا حرف "مدولین" ہو؛ جیسے: مِفْتَاحٌ سے مُفَيْتِيحٌ (چھوٹی کنجی)، عُصْفُوْرٌ سے عُصَيْفِيْرٌ (چھوٹی چڑیا)، قِنْدِيْلٌ سے قُنَيْدِيْلٌ (چھوٹی لالٹین)۔

تین حرفی مؤنث سماعی کی تصغیر میں "تاء" زیادہ کر دیتے ہیں؛ جیسے: شَمْسٌ سے شُمَيْسَةٌ (چھوٹا سورج) اور دَارٌ سے دُوَيْرَةٌ (چھوٹا گھر)۔

اور ایسا بہت ہوتا ہے کہ کلمے کے "زائد حروف" کو حذف کرنے کے بعد، تصغیر لاتے ہیں، اس

---

[۱] مصغَّر: وہ اسم ہے جو کسی چیز کی حقارت یا چھوٹائی یا محبت وغیرہ پر دلالت کرنے کے لئے، فُعَيْلٌ، یا فُعَيْعِلٌ، یا فُعَيْعِيْلٌ کے وزن پر لایا گیا ہو؛ جیسے: رَجُلٌ سے رُجَيْلٌ (چھوٹا مرد)، جَعْفَرٌ سے جُعَيْفِرٌ (چھوٹی نہر)، قِرْطَاسٌ سے قُرَيْطِيْسٌ (چھوٹا کاغذ)۔

[۲] خواہ ثلاثی واحد ہو یا تثنیہ یا جمع، خواہ اُس کے آخر میں علامت تانیث تاء ہو یا الف ممدودہ یا الف مقصورہ، یا یائے نسبتی اُس کے آخر میں لاحق ہو، خواہ وہ مرکب امتزاجی کا پہلا جز ہو یا مرکب اضافی کا، خواہ علم ہو یا غیر علم، اسم ذات ہو یا اسم صفت، ہر صورت میں تین حرفی اسم کی تصغیر "فُعَيْلٌ" کے وزن پر آئے گی۔

کو ”تصغیرِ ترخیم“ کہتے ہیں؛ جیسے: أَزْهَرُ (روشن) سے زُهَيْرٌ، حارِثٌ (کاشتکار) سے حُوَيْرِثٌ. اور سُهَيْلٌ (ایک ستارہ جو یمن میں نظر آتا ہے) اور کُمَيْتٌ (گھوڑے کا سرخ مائل بہ سیاہی ہونا) اور اِن جیسے کلمات تصغیر کی شکل میں وضع کیے گئے ہیں، حقیقت میں مصغّر نہیں ہیں۔

پانچویں فصل: نسبت کا بیان

نسبت: کلمے کے آخر میں ”یائے مشدد“ زیادہ کر کے ایک چیز کا دوسری چیز کے ساتھ تعلق قائم کرنے کو کہتے ہیں؛ جیسے: بَلْخِيٌّ (بلخ کا رہنے والا)، وَرْدِيٌّ (گلاب بیچنے والا)، صَيْقَلِيٌّ (صیقل کرنے والا)، ثِيَابِيٌّ (کپڑے والا)۔

اور پیشوں کی نسبت تین طرح سے آتی ہے:

(۱) اہلِ عرب اُس پیشہ کا کوئی نام رکھ دیں؛ جیسے: قَيْنٌ (لوہار)، اِسْكَافٌ (موچی)۔

(۲) اُس پیشہ (پر دلالت کرنے والے لفظ) سے ”فَعَّالٌ“ کا وزن بنا لیا جائے؛ جیسے: قَفَّالٌ (تالہ بنانے والا)، قَوَّاسٌ (کمان بنانے والا)، نَبَّالٌ (تیر بنانے والا)۔

(۳) اُس کے آخر میں ”یائے نسبتی“ لگا دی جائے؛ جیسے: قَلَنْسِيٌّ (ٹوپی فروش)، ثَعْلَبِيٌّ (لومڑی فروش)۔ نسبت کا یہ طریقہ (یعنی آخر میں ”یائے نسبت لگانا) اُن چیزوں میں عام ہے جو پکائی اور بنائی جاتی ہیں؛ جیسے: حِصْرِمِيَّةٌ (وہ کھانا جو کھجوروں سے تیار کیا گیا ہو)، سُمَّاقِيَّةٌ (وہ کھانا جو سماق[1] سے بنایا گیا ہو)، تَبْلِيَّةٌ (مصالحہ والا کھنا)، مَرْدِيٌّ (وہ کھانا جو پیلو کے پھل سے تیار کیا گیا ہو)، مِسْكِيٌّ (مشک والا کھانا)۔

جان لیجئے کہ نسبت میں تغیرات بہت ہوتے ہیں، اور وہ دو طرح کے ہیں: (۱) شاذ؛ جیسے: أُنَافِيٌّ (اونچی ناک والا)، رَقَبَانِيٌّ (موٹی گردن والا)، يَمَانِيٌّ (یمن کا رہنے والا)۔[2] (۲) مطرد؛ جیسے: نَمِرٌ (چیتا) سے نَمَرِيٌّ، عَصًا (لاٹھی) سے عَصَوِيٌّ، عَمٌّ (چچا) سے عَمَوِيٌّ، أَبٌ (باپ) سے أَبَوِيٌّ، عَلِيٌّ سے عَلَوِيٌّ (حضرت علیؓ کی اولاد)۔ اور اِن (یعنی مطرد اور شاذ) میں

---

[1] ایک درخت کا پھل جو بہت کھٹا ہوتا ہے؛ جیسے: املی وغیرہ۔

[2] أُنَافِيٌّ: أَنْفٌ کی طرف، رَقَبَانِيٌّ: رَقَبَةٌ کی طرف، يَمَانِيٌّ: یمن کی طرف نسبت ہے، ان میں جو تغیرات کیے گئے وہ خلافِ قیاس ہیں، اسی لیے ان کو شاذ کہا گیا ہے۔

سے ہر ایک کے بہت احکام ہیں، یہ مختصر کتاب اُن کی متحمل نہیں ہوسکتی، اسی بناء پر ان کو چھوڑ دیا گیا۔

جان لیجئے کہ جمع تکسیر کی نسبت نہیں لاتے، اور اگر لاتے بھی ہیں، تو پہلے اُس کو مفرد بنا لیتے ہیں پھر نسبت لاتے ہیں؛ جیسے: رِجَالٌ سے رَجُلِیٌّ، بُحُورٌ (بَحْرٌ کی جمع) سے بَحْرِیٌّ.[۱]

اور اسی طرح جمع سالم، تثنیہ، مؤنث اور مرکب کو پہلے مفرد بنا لیتے ہیں، پھر (اُس مفرد کے آخر میں یائے نسبتی لگا کر) نسبت لاتے ہیں؛ جیسے: مُسْلِمُوْنَ سے مُسْلِمِیٌّ، رَامِیَانِ سے رَامِیٌّ، حَمْزَة سے حَمْزِیٌّ، حَضْرَ مَوْت سے حَضْرَمِیٌّ.

لیکن اِن کلمات کی تصغیر میں صدرِ کلمہ کی تصغیر لاتے ہیں، پس تصغیر میں یہ علامات (یعنی جمع تثنیہ اور تانیث کی علامات اور مرکب کا دوسرا جز) اپنی حالت پر باقی رہتی ہیں (اِن پر تصغیر کا کوئی اثر نہیں پڑتا)؛ جیسے: مُسْلِمُوْنَ سے مُسَیْلِمُوْنَ، مُسْلِمَانِ سے مُسَیْلِمَانِ، حَمْزَة سے حُمَیْزَة، حَضْرَمَوْت سے حُضَیْرَمَوْت.

چوتھا باب: حروف کی شناخت کا بیان

پہلی فصل: حروف کی تعداد کے بیان میں۔ حروف کی دو قسمیں ہیں: (۱) حروف تہجی (۲) حروفِ معنوی۔ حروفِ تہجی[۲]؛ جیسے: ا، ب، ت، ث الخ. حروفِ معنوی[۳]؛ جیسے: مِنْ، عَنْ، فِيْ. ہم حروفِ معنوی کو ”علم نحو“ میں بیان کریں گے اور حروف تہجی کو یہاں ذکر کریں گے۔

پس جان لیجئے کہ حروفِ تہجی عربی اور فارسی زبان میں سینتیس (۳۷) ہیں، اُن میں سے اُنتیس (۲۹) مشہور ہیں؛ جیسے: ا ب ت ث ج ح خ الخ ۔ پس جس کو الف کہتے ہیں وہ ہمزہ ہے، اور جس کو لام الف کہتے ہیں اُس کو ”لا“ کہنا چاہیے، اور چوں کہ لام ”الف“ کا درمیانی حرف ہے، اس لیے کلمہ کے شروع میں لام زیادہ کردیتے ہیں، تاکہ الف کا تلفظ بغیر حرکت کے کیا جاسکے؛ اس لیے کہ الف ساکن ہوتا ہے جیسا کہ اِس سے پہلے بیان کیا جاچکا ہے۔

---

[۱] البتہ اگر جمع کسی کا علم ہو، تو وہاں جمعیت کے معنی کا لحاظ نہیں ہوتا؛ بلکہ جمع کے وزن کو باقی رکھتے ہوئے اُس کے آخر میں ”یائے نسبتی“ لگا کر اُس کی نسبت لے آتے ہیں؛ جیسے: مَدَائِنُ سے مدائنِیٌّ، أَنْصَارٌ سے أنصارِیٌّ وغیرہ۔

[۲] حروفِ تہجی: وہ حروف ہیں جو کلمہ کا جز بنیں اور معنی دار نہ ہوں؛ جیسے: ا ب ت...... ان کو حروف مبانی بھی کہتے ہیں۔

[۳] حروف معنوی: وہ حروف ہیں جو معنی دار ہوں اور کلمہ کا جز نہ بنیں؛ جیسے: مِنْ (سے)، فِيْ (میں) وغیرہ۔

اور اِن (۳۷) حروف میں سے اکیس (۲۱) حروف عربی اور فارسی کے درمیان مشترک ہیں اور آٹھ (۸) حروف عربی زبان کے ساتھ خاص ہیں جو فارسی زبان میں نہیں پائے جاتے، اُن کا مجموعہ ''صَعِقَ ثَطٌّ حُضُظٌ'' ہے۔

(اگر کوئی یہ سوال کرے کہ ص، ع، ق، ط اور ح تو فارسی زبان میں بھی استعمال ہوتے ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ) جس کو فارسی میں صاد کہتے ہیں وہ حقیقت میں سین ہے؛ جیسے: صرخ، صد، ان کی اصل: سرخ اور سد ہے۔ اور عین (کی اصل) الف ہے، قاف (کی اصل) کاف ہے، طا (کی اصل) تا ہے اور حا (کی اصل) ہاء ہے۔

اور دیگر آٹھ حروف جو مشہور نہیں ہیں، فارسی زبان کے ساتھ خاص ہیں (عربی زبان میں نہیں پائے جاتے)؛ جیسے: پلیتہ اور پنبہ کی ''پ''، چغد اور چرم کی ''چ''، ژالہ اور اژدہا کی ''ژ''، فاژہ اور فرخج کا ''ف''، گذر اور گزند کا ''گ''، خوشی اور خوش کی ''خ''، شور بمعنی تلخ کی ''واؤ'' اور شیر بمعنی اسد کی ''ی''۔[1]

دوسری فصل: مخارج کا بیان

انتیس (۲۹) حروف کے چھ مخارج[2] ہیں: (۱) حلق (۲) زبان کی جڑ (۳) زبان کا درمیانی حصہ (۴) زبان کا کنارہ (۵) زبان کی نوک (۶) ہونٹ۔

حلق: سے چھ حروف نکلتے ہیں: ح، خ، ع، غ، ہ، ھمزہ، اور ان تمام کو ''حروفِ حلقیہ'' کہتے ہیں۔

زبان کی جڑ: سے، تالو کی جڑ کی مدد سے دو حرف نکلتے ہیں: ق، ک، اور اِن کو ''حروفِ

---

[1] پلیتہ: چراغ کی بتی۔ پنبہ: روئی۔ چغد: الو۔ چرم: چمڑا۔ ژالہ: اولا۔ اژدہا: بڑا سانپ۔ فاژہ: جماہی۔ فرخج: برا، بدشکل۔ گزند: نقصان۔ خوشی اور خوش کی واؤ سے وہ واؤ مراد ہے جو لکھی جاتی ہو؛ مگر پڑھی نہ جاتی ہو۔ اور شور کی واؤ سے واؤ مجہول اور شیر کی یاء سے یائے مجہول مراد ہے۔

تنبیہ: خاء، واؤ، یاء اور فاء فارسی کے ساتھ خاص نہیں؛ بلکہ عربی میں بھی پائے جاتے ہیں، (واؤ خواہ معروف ہو یا مجہول، نیز صرف لکھی جائے پڑھی نہ جائے یا لکھی بھی جائے اور پڑھی بھی جائے بہر حال واؤ ہے، اور اسی طرح یاء خواہ معروف ہو یا مجہول، بہر حال یاء ہے)، جو حروف فارسی زبان کے ساتھ خاص ہیں، وہ صرف چار ہیں: پ، چ، گ، ژ۔

[2] مخارج مخرج کی جمع ہے، مخرج حروف کے نکلنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔

مہموسہ" کہتے ہیں۔

زبان کے درمیانی حصہ: سے، اوپر کے تالو کے درمیانی حصے کی مدد سے تین حروف نکلتے ہیں: ج، ش ی، اور اِن کو "حروفِ شجریہ" کہتے ہیں۔ شجریہ کشادگی کو کہتے ہیں۔

زبان کے کنارہ (کروٹ): سے دانتوں کی مدد سے دو حرف نکلتے ہیں: ض، ل.

زبان کی نوک: سے، سامنے کے دانتوں کی مدد سے گیارہ حروف نکلتے ہیں، اور اُن کو "حافیہ" کہتے ہیں، حافہ کے معنی کسی چیز کے کنارے کے آتے ہیں۔ تین اُن میں سے: ظ، ذ، ث اوپر والے سامنے کے دانتوں کے سرے کی مدد سے نکلتے ہیں[1]، اور ان کو "لِثَوِيّة" کہتے ہیں۔ اور تین اُن میں سے: ط، د، ت اوپر والے سامنے کے دانتوں کے نچلے سرے (یعنی جڑ) کی مدد سے نکلتے ہیں، اور ان کو "نِطْعِيّة" کہتے ہیں، نطع کے معنی دانتوں کی جڑ کے ہیں۔ اور تین اُن میں سے: ص، س، ز نیچے والے سامنے کے دانتوں کے کنارے کی مدد سے نکلتے ہیں، اور ان کو "ذَلْقِيّة" کہتے ہیں، ذلق کے معنی دانتوں کے کنارے کے ہیں۔ اور دو اُن میں سے: ر، ن نیچے والے سامنے کے دانتوں کی جڑ کی مدد سے نکلتے ہیں۔

ہونٹ: سے چار حروف نکلتے ہیں: و، ف، م، ب۔ ف: نچلے ہونٹ کے اندرونی حصہ اور سامنے کے اوپر والے دانتوں کے کنارے سے نکلتا ہے۔ اور باقی تین: و، م، ب دونوں ہونٹوں کی مدد سے نکلتے ہیں۔

تیسری فصل: حروف کی صفات کا بیان

ذات کے اعتبار سے حروف کی بارہ اجناس (صفات) ہیں: مَجْهُوْرہ، مَهْمُوْسه، شَدِيْدَه، رِخْوَه، مُتَوَسِّطَه، مُطْبِقَه، مُنْفَتِحه، مُسْتَعْلِيَه، مُتَسَفِّلَه، ذَلاقِيَه، مُصْمِتَه، قَلْقَلَه.

مہموسہ: وہ حروف ہیں جن کی آواز پست نکلتی ہے، اُن کا مجموعہ "سَتَشْحَثُكَ، خَصَفَهٗ" یا "حَثَّهٗ، شَخْصٌ، فَسَكَتَ" ہے۔

---

[1] فارسی نسخے میں یہاں "بنِ دنداںہائے زیر" ہے، جو صحیح نہیں، ممکن ہے کاتب کی غلطی ہو۔

[2] مصنفؒ نے حسب عادت مخارج کے بیان میں اختصار سے کام لیا ہے، تفصیل کے لیے فن تجوید کی کتابیں مثلاً: جمال القرآن، فوائد مکیہ وغیرہ دیکھیں۔

مجہورہ: وہ حروف ہیں جو مہموسہ کے علاوہ ہیں، اُن کا مجموعہ ’’ظَلَّ قُوْرٌ بَضَّ اِذْ غَزَا جُنْدٌ مُطِيْعٌ‘‘ ہے، یعنی مجہورہ انیس حروف ہیں۔

شدیدہ: وہ آٹھ حروف ہیں جن کی آواز قوت کے ساتھ نکلتی ہے، اُن کا مجموعہ ’’اَجِدُكَ قَطَبْتَ‘‘ یا ’’اَجَدْتَّ طَبَقَكَ‘‘ ہے۔

متوسطہ: جو حروف ’’رخوہ‘‘ اور ’’شدیدہ‘‘ کے درمیان ہیں، اُن کو متوسطہ کہتے ہیں، متوسطہ بھی آٹھ حرف ہیں، جن کی آواز نہ پست نکلتی ہے اور نہ قوت کے ساتھ، اُن کا مجموعہ ’’لِمَ يَرُوْعُنَا‘‘ یا ’’لَمْ يَرُوِ عَنَّا‘‘ ہے۔

رِخوہ[1]: وہ حروف ہیں جو اِن (یعنی شدیدہ اور متوسطہ) کے علاوہ ہیں، اور وہ تیرہ حرف ہیں، جن کا مجموعہ ’’حَظٌّ هَذَّ غُزٌّ سِفْتُ حَضٌّ شَصٌّ‘‘ ہے۔

مُطبِقہ[2]: چار حرف ہیں، اُن کی ادائیگی کے وقت زبان تالو میں بیٹھ جاتی ہے، وہ یہ ہیں: ص، ض، ط، ظ. اور (اِن چار حروف کے علاوہ) باقی تمام حروف **منفتحہ** ہیں۔

مستعلیہ: وہ ساتھ حروف ہیں جن کو ادا کرنے میں زبان کا سر (یعنی جڑ) تالو کی طرف جاتی ہے، وہ یہ ہیں: ص، ض، ط، ظ، خ، غ، ق، جن کا مجموعہ ’’خُصَّ قَظٌّ ضَغْطَ‘‘ ہے۔ اور (اِن سات حروف کے علاوہ) باقی تمام حروف **متسفلہ**[3] ہیں۔

ذلاقیہ[4]: چھ حرف ہیں: ر، ب، ن، ف، ل، م، جن کا مجموعہ ’’مُرْ بِنَفْلٍ‘‘ ہے۔ کوئی بھی رباعی اور خماسی کلمہ ایسا نہیں پایا جاتا جو اِن چھ حروف سے خالی ہو، سوائے چند کلمات کے (کہ وہ اِن چھ حروف سے خالی ہیں)؛ جیسے: عَسْجَدٌ (سونا)، عُسْقُدٌ (لمبا، گول)، عَسْطُوْسٌ (ایک درخت کا نام)، شاعر نے کہا ہے: ع عَصَا عَسْطُوْسٍ لِيْنُهَا وَاعْتِدَالُهَا[5]

---

[1] رخوہ: وہ حروف ہیں جن کو اداء کرتے وقت آواز اُن کے مخرج میں ایسے ضعف کے ساتھ ٹھہرے کہ آواز جاری رہے اور آواز میں ایک قسم کی نرمی ہو۔ (جمال القرآن)

[2] منفتحہ: وہ حروف ہیں جن کو اداء کرتے وقت زبان کا درمیانی حصہ تالو سے جدا رہے۔

[3] متسفلہ: وہ حروف ہیں جن کو اداء کرتے وقت زبان کی جڑ اوپر کے تالو کی طرف نہ اُٹھے۔

[4] ذلاقیہ: وہ حروف ہیں جو زبان اور ہونٹ کے کنارے سے بہت سہولت کے ساتھ جلدی سے اداء ہوتے ہیں۔

[5] ترجمہ: عسطوس درخت کی لاٹھی کی نرمی اور اُس کا اعتدال۔

اور (مذکورہ چھ حروف کے علاوہ) باقی تمام حروف **مصمتہ**[1] ہیں۔

قلقلہ[2]: پانچ حرف ہیں: ق، ط، ب، ج، د، جن کا مجموعہ "قَطَبَ جَدٌّ" ہے۔

جان لیجئے کہ ص، س، ز اِن تین حرفوں کو حروفِ صفیر کہتے ہیں۔ اور ش کو حرفِ متفشّی، ر کو حرفِ مکرر، ل کو حرفِ منحرف، الف کو حرفِ ہاوی اور ن کو حرفِ غنّہ کہتے ہیں۔

چوتھی فصل: از روئے تصریف حروف کی اجناس کا بیان

تصریف[3] کے اعتبار سے حروف کی پانچ قسمیں ہیں:

۱- حروفِ زیادت: اور وہ دس ہیں، جن کا مجموعہ "سَأَلْتُمُوْنِیْهَا" یا "اَلْیَوْمَ تَنْسَاهُ" ہے، جب کلمہ میں کوئی حرف زیادہ کرنا ہوتا ہے، تو وہ انہی دس حروف میں سے ہوتا ہے۔

۲- حروفِ حذف: اور وہ گیارہ ہیں، جن کا مجموعہ "هُوَ حَفِیٌّ بِخَائِنَةٍ"[4] ہے، جس جگہ بھی کلمے میں کوئی حرف حذف کریں گے، تو وہ انہی گیارہ حروف میں سے ہوگا۔

۳- حروفِ ابدال: اور وہ بھی گیارہ ہیں، جن کا مجموعہ "اَتَجِدُّ مِنْ وَّطْیِهَا" ہے، جہاں کسی حرف کو دوسرے حرف سے بدلنا ہوتا ہے، تو وہ (یعنی جس سے بدلا جاتا ہے) انہی گیارہ حروف میں سے کوئی حرف ہوتا ہے۔[5]

۴- حروفِ قلب: اور وہ حروفِ علت (واؤ، یاء اور الف) ہیں۔ قلب اور ابدال دونوں معنی کے لحاظ سے ایک ہی ہیں؛ لیکن اکثر حروفِ علت میں ہونے والی تبدیلی کو قلب اور حروفِ صحیح کی تبدیلی کو ابدال کہتے ہیں۔

---

[1] مصمتہ: وہ حروف ہیں جو اپنے مخرج سے مضبوطی اور جماؤ کے ساتھ اداء ہوں، آسانی اور جلدی سے سے اداء نہ ہوں۔

[2] حروفِ قلقلہ: وہ حروف ہیں جن کو ادا کرتے وقت حالتِ سکون میں مخرج کو حرکت ہوجاتی ہے۔

[3] تصریف سے مراد کلمات میں ہونے والے پانچ طرح کے تصرفات ہیں: (۱) زیادت (۲) حذف (۳) ابدال (۴) قلب (۵) نقل۔

[4] یہ مجموعہ صحیح نہیں؛ کیوں کہ اگر "ة" سے ہاء مراد ہے تو یہ تکرار ہے، اور اگر لمبی تاء مراد ہے تو وہ حروفِ حذف میں شامل نہیں ہے اور ط حروفِ حذف میں ہے؛ مگر وہ اس مجموعہ میں نہیں آئی، صحیح مجموعہ یہ ہے: هُوَ حَفَنَ بِطَخْیَاءَ. (گنجینۂ صرف ص: ۲۱۷)

[5] بعض حضرات نے ص، ز اور ل کو بھی حروف ابدال میں شمار کیا ہے، ان کے نزدیک حروف ابدال چودہ ہیں۔ اور بعض نے ص اور ز کے بجائے س کو حروف ابدال میں شمار کیا ہے، ان کے نزدیک حروف ابدال تیرہ ہیں۔

۵-حروفِ ادغام: اور وہ تیرہ حرف ہیں جن میں ”لامِ تعریف“ کا ادغام ہو سکتا ہے؛ جیسے: التَّاءُ، الثَّاءُ، الدَّالُ، الذَّالُ، الرَّاءُ، الزَّاءُ، السِّيْنُ، الشِّيْنُ، الصَّادُ، الضَّادُ، الطَّاءُ، الظَّاءُ، النُّوْنُ.[1] واللہ اعلم

پانچویں فصل: حروفِ معنوی کا بیان

یہاں حروفِ معنوی کا کچھ ذکر کیا جاتا ہے، تاکہ کتاب کلیۃً اُن سے خالی نہ رہے۔ تمام حروفِ معنوی نوے (۹۰) سے زیادہ نہیں ہیں۔

حروفِ معنوی کی تین قسمیں ہیں: (۱) مبسوط (۲) مقرون (۳) مرکب۔

مبسوط: وہ حروفِ معنوی ہیں جن کے ساتھ کوئی دوسرا حرفِ معنوی نہ جوڑا گیا ہو؛ جیسے: مِنْ، فِيْ، إِلٰى.

مقرون: وہ حروفِ معنوی ہیں جو دو حروفِ معنوی ملا کر بنائے گئے ہوں اور (اُن میں) اُن دونوں حرفوں کے اصلی معنی باقی ہوں؛ جیسے: كَأَنَّ، یہ کاف حرفِ تشبیہ اور أَنَّ تاکید یہ سے ملا کر بنایا گیا ہے اور اِس میں کاف اور أنّ میں سے ہر ایک کے اصلی معنی (یعنی تشبیہ اور تاکید) باقی ہیں۔

مرکب: وہ حروفِ معنوی ہیں جو دو حروفِ معنوی ملا کر بنائے گئے ہوں اور اُن دو حرفوں کے معنی ایک ہو گئے ہوں (یعنی اُن دونوں کے ملانے سے اُن کے اصلی معنی باقی نہ رہے ہوں؛ بلکہ ایک نئے معنی پیدا ہو گئے ہوں)؛ جیسے: لَوْلَا تحضیضیہ، یہ لَوْ برائے تمنی اور لائے نافیہ کو ملا کر بنا گیا ہے اور اِن دونوں (یعنی لَوْ اور لَا) کے معنی ایک ہو گئے ہیں (یعنی لَوْ میں آرزو اور لَا میں نفی کے معنی تھے: لیکن جب ان کو ملا کر لَوْلَا بنایا تو آرزو اور نفی کے معنی ختم ہو گئے، اور ایک نئے معنی یعنی تخصیص اور ابھارنے کے معنی پیدا ہو گئے)۔

☆☆☆

---

[1] بعض حضرات نے ”ل“ کو بھی حروفِ ادغام میں شمار کیا ہے، ان کے نزدیک حروفِ ادغام چودہ ہیں۔ اگر حروفِ ادغام میں سے کسی حرف پر ”الف لام“ آجائے تو لام کو مابعد حرف کی جنس سے بدل کر اُس کا مابعد حرف میں ادغام کر دیتے ہیں؛ جیسے: الرَّحْمٰنُ.

پانچواں باب: تصریف کے معنی کا بیان

تصریف کے معنی: کلمے میں پانچ طریقوں: یعنی زیادت، حذف، ابدال، قلب اور نقل کے طور پر تبدیلی کرنے کے ہیں۔

پہلی فصل: زیادت کا بیان

حرفِ اصلی اور حرفِ زائد کے درمیان فرق یہ ہے کہ حرفِ زائد بعض تصرفات میں ساقط ہو جاتا ہے، اور حرفِ اصلی کہیں بھی ساقط نہیں ہوتا؛ جیسے: عین، لام اور میم **عَالِمٌ** ، **عَلِيْمٌ** ، **مَعْلُوْمٌ** ، **عَلَّمَ**، **تَعَلَّمَ** اور **اِسْتَعْلَمَ** میں (مختلف تصرفات کے باوجود اپنی مخصوص ترتیب کے ساتھ موجود ہیں، جب کہ الف، یاء، واؤ، دوسرا لام، ہمزہ، سین اور تاء ہر جگہ موجود نہیں ہیں؛ لہٰذا یہاں عین، لام اور میم حروف اصلی ہوں گے اور الف، یاء، واؤ وغیرہ حروفِ زائد)۔

جو حرف زائد ہوتا ہے، جب ثلاثی کا وزن بناتے ہیں تو وہ گر جاتا ہے۔

(کلمہ میں کسی حرف کی) زیادتی آٹھ چیزوں کی وجہ سے کی جاتی ہے:

۱-مدِّ صوت: (یعنی آواز کو دراز کرنے کے لیے)؛ **جیسے:** کِتَابٌ اور عَجُوْزٌ میں الف اور واؤ آواز کو بڑھانے اور دراز کرنے کے لیے زیادہ کیا گیا ہے۔

۲-الحاق: (یعنی رباعی یا خماسی کے ساتھ ملحق کرنے کے لیے)؛ **جیسے:** كَوْثَرٌ (کثیر) اور عِثْيَرٌ (غبار) میں واؤ اور یاء الحاق کے لیے زیادہ کئے گئے ہیں۔

۳-عوض: (یعنی کسی محذوف حرف کے بدلہ کوئی حرف زیادہ کیا جاتا ہے)؛ **جیسے:** عِدَةٌ اور زِنَةٌ کے آخر میں واؤ محذوف کے عوض گول تاء زیادہ کی گئی ہے۔

۴-تمکنِ ابتداء: (یعنی ابتدا بالسکون سے بچنے کے لیے)؛ **جیسے:** اُنْصُرْ اور اِضْرِبْ میں ہمزۂ وصل ابتدا بالسکون سے بچنے کے لیے زیادہ کیا گیا ہے۔

۵-بیانِ حرکت: (یعنی کلمے کے آخری حرف کی حرکت ظاہر کرنے کے لیے)؛ **جیسے:** مَاهِيَهُ میں مَاهِيَ ؟ کے آخری حرف یاء کی حرکت ظاہر کرنے کے لیے ہائے سکت زیادہ کردی گئی ہے۔

۶-سلامتِ بنا: (یعنی کلمے کے وزن کی حفاظت کے لیے)؛ **جیسے:** ضَرَبَنِیْ اور اِنَّنِیْ میں ضَرَبَ اور إِنَّ کا وزن محفوظ رکھنے کے لیے آخر میں نونِ وقایہ زیادہ کیا گیا ہے۔

۷- زیادتِ محض: (یعنی محض کلمہ کو بڑا کرنے کے لیے)؛ جیسے: اِسْتَقَرَّ میں محض کلمہ کو بڑا کرنے کے لیے الف، سین اور تاء زیادہ کئے گئے ہیں، چناں چہ استقرّ میں اِن حروفِ زائدہ کی وجہ سے کوئی دوسرے معنی پیدا نہیں ہوئے؛ بلکہ یہ قرَّ ہی کے معنی میں ہے یعنی قرار پکڑا، ٹھہر گیا۔

۸- احداثِ معنی: (یعنی کلمے میں کوئی مخصوص معنی پیدا کرنے کے لیے) اور وہ معانی بہت ہیں؛ مثلاً: اسم فاعل، اسم مفعول، تثنیہ، جمع وغیرہ۔ اور یہ زیادتی کبھی کلمہ کے شروع میں ہوتی ہے، کبھی درمیان میں اور کبھی آخر میں؛ جیسے: مَنْزِلٌ، مَنَازِلُ، حُمَيْرٌ، حُمَيْرَانِ.[1] حروفِ زوائد میں اصل حروفِ علت ہیں۔

دوسری فصل: حذف کا بیان

حذف تیرہ امور کی وجہ سے کیا جاتا ہے:

۱- حروفِ علت پر ضمہ اور کسرہ دشوار ہونے کی وجہ سے؛ جیسے: تَدْعُوْنَ میں واوَ اور تَرْمِيْنَ میں یاء حذف ہوگئی ہے۔

۲- عامل جازم کی وجہ سے؛ جیسے: لَمْ يَدْعُ میں واوَ اور لَمْ يَرْمِ میں یاء، عامل جازم "لَمْ" کی وجہ سے حذف ہوگئی ہے۔

۳- عامل ناصب کی وجہ سے؛ جیسے: لَنْ يَّضْرِبَا اور لَنْ يَضْرِبُوْا میں نونِ اعرابی عامل ناصب "لَنْ" کی وجہ سے حذف ہوگیا ہے۔

۴- اضافت کی وجہ سے؛ جیسے: غُلَامَا زَيْدٍ میں نونِ تثنیہ اور ضَارِبُوْ بَكْرٍ میں نونِ جمع اضافت کی وجہ سے حذف ہوگیا ہے۔

۵- کثرتِ استعمال کی وجہ سے؛ جیسے: لَمْ يَكُ میں نون اور لَا أَدْرِ میں یاء کثرت استعمال کی وجہ سے حذف ہوگئی ہے، ان کی اصل لَمْ يَكُنْ اور لَا أَدْرِيْ ہے۔

۶- ترخیم[2] کی وجہ سے؛ جیسے: يَا حَارُ میں ثاء ترخیم کی وجہ سے حذف ہوگیا ہے۔

---

[1] مَنْزِلٌ کے شروع میں میم، مَنَازِلُ کے شروع میں میم اور درمیان میں الف، حُمَيْرٌ کے درمیان میں یاء اور حُمَيْرَانِ کے درمیان میں یاء اور آخر میں الف ونون زیادہ کیا گیا ہے۔

[2] ترخیم: منادی کے آخر سے کسی حرف کو بغیر کسی قاعدۂ صرفیہ کے محض تخفیف کے لیے حذف کرنے کو کہتے ہیں۔

۷- تصغیر کی وجہ سے؛ جیسے: (سَفَرْجَلٌ کی تصغیر) سُفَیْرِجٌ میں سے حذف ہو گیا ہے۔

۸- جمع تکسیر کی وجہ سے؛ جیسے: (سَفَرْجَلٌ کی جمع تکسیر) سَفَارِجُ میں لام حذف ہو گیا ہے۔

۹- نسبت کرنے کی وجہ سے؛ جیسے: حَنَفِيٌّ، یہ أَبُوْ حَنِیْفَة کی طرف نسبت ہے، اِس میں نسبت کرنے کی وجہ سے پہلا جز یعنی أبو پورا اور دوسرے جز سے تائے تانیث حذف ہو گئی ہے۔

۱۰- ترکیب (یعنی دو کلموں کو ملا کر ایک کرنے) کی وجہ سے؛ جیسے: عبد شمس سے عَبْشَمِيٌّ (نسبت بناتے وقت دال اور سین حذف ہو گئے ہیں)۔[1]

۱۱- اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے؛ جیسے: قَاضٍ میں یاء اور دَاعٍ میں واؤ حذف گیا ہے۔

۱۲- تخفیف کی غرض سے؛ جیسے: بَیْنَ اور لَیْنَ (یہ اصل میں بَیِّنٌ اور لَیِّنٌ تھے، تخفیف کے لیے ایک یاء کو حذف کر دیا گیا)۔

۱۳- اکتفاء (یعنی محذوف کے مقابلے میں مذکور کو کافی سمجھنے) کی وجہ سے؛ جیسے: حَتَّامَ، مَتَامَ، إِلَامَ، اِن کی اصل: حَتّٰی مَا، مَتٰی مَا اور إِلٰی مَا ہے (مَا کے الف کو حذف کر دیا گیا)۔

حذف کی دو قسمیں ہیں: (۱) جو کسی سبب کی وجہ سے ہو، جیسا کہ ہم افعال کی تقسیم کی بحث[2] میں بیان کر چکے ہیں۔ (۲) جو بغیر کسی سبب کے ہو، اور یہ بھی کثرت سے پایا جاتا ہے، چند مشہور کلمات (جن میں بغیر کسی سبب کے حذف ہوا ہے) یہاں بیان کیے جاتے ہیں:

(۱) شَفَةٌ (ہونٹ)، یہ اصل میں شَفْهَةٌ تھا۔ (۲) شَاةٌ (بکری)، یہ اصل میں شَوْهَةٌ تھا۔ (۳) فَمٌ (منہ)، یہ اصل میں فَوْهٌ تھا۔ (۴) إِسْتٌ (سرین)، یہ اصل میں سَتَهٌ تھا۔ (۵) سَنَةٌ (سال)، یہ اصل میں سَنْهَةٌ تھا؛ اس لیے کہ اِن کی جمع شَفَاهٌ، شِیَاهٌ، أَفْوَاهٌ اور أَسْتَاهٌ آتی ہے، اور اِن کی تصغیر شُفَیْهَةٌ، شُوَیْهَةٌ، فُوَیْهَةٌ، سُتَیْهَةٌ آتی ہے۔ اور ایک قول کے مطابق سَنَةٌ کی اصل سَنْوَةٌ تھی؛ اس لیے کہ اِس کی جمع سَنَوَاتٌ آتی ہے۔

(۶) یَدٌ، یہ اصل میں یَدْوٌ تھا۔ (۷) دَمٌ (خون)، یہ اصل میں دَمْيٌ اور ایک قول کے مطابق

---

[1] تنبیہ: ترکیب کو نسبت ہی میں شامل کرنا چاہیے تھا؛ کیوں کہ یہاں ترکیب کی جو مثال دی گئی ہے اُس میں حذف نسبت کی وجہ سے ہوا ہے، نہ کہ ترکیب کی وجہ سے۔

[2] یعنی مہموز، مثال، اجوف، ناقص اور مضاعف کے بیان میں، دیکھئے: ص: ۱۱-۷۰

دَمَوٌ تھا۔ (۸) **مِائَةٌ**، یہ اصل **مِأَیٌ** تھا؛ اس لیے کہ اِن کا تثنیہ اور جمع **یَدَانِ** ، **أَیْدِیْ**، **دَمَیَانِ** اور **دِمَاءٌ** آتا ہے، اور فعل **مِائَةٌ** سے **أَمْأَیْتُ** لاتے ہیں۔

(۹) **أَبٌ** ، یہ اصل میں **أَبَوٌ** تھا۔ (۱۰) **غَدٌ**، یہ اصل میں **غَدَوٌ** تھا۔ (۱۱) **أَخٌ**، یہ اصل میں **أَخَوٌ** تھا۔ (۱۲) **اِبْنٌ**، یہ اصل میں **بَنَوٌ** تھا؛ اس لیے کہ اِن کا تثنیہ **أَبَوَانِ**، **غَدَوَان** اور **أَخَوَان** آتا ہے، اور اِن کی جمع **آبَاءٌ**، **إِخْوَانٌ**، **أَبْنَاءٌ** اور **غَدَوَاتٌ** آتی ہے، اور اِن کا مصدر **أُبُوَّةٌ**، **أَخُوَّةٌ**، **بُنُوَّةٌ** اور **غُدُوَّةٌ** آتا ہے۔[1]

تیسری فصل: اِبدال کا بیان

اِبدال: ایک حرف کو دوسرے حرف کی جگہ رکھنا۔ ابدال چار مقاصد کے لیے کیا جاتا ہے[2]:

۱– ادغام کے لیے؛ **جیسے**: **اِرْکَبْ مَّعَنَا** میں ادغام کرنے کے لیے باء کو میم سے بدلا گیا ہے۔

۲– (ثقل دور کرنے کی غرض سے) اخف یعنی ہلکے حرف کو اختیار کرنے کے لیے؛ **جیسے**: **دَارٌ** کی جمع **أَدْؤُرٌ** (میں جو کہ اصل میں **أَدْوُرٌ** تھا، واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے)۔

۳– (ثقیل حرف کو) اخف حرف کی صورت کے ہم جنس کرنے کے لیے؛ **جیسے**: **اِزْدَجَرَ** (اصل میں **اِزْتَجَرَ** تھا، زاء کے قریب کرنے کے لیے تاء کو دال سے بدل دیا گیا)۔

۴– تکرار کے ناپسندیدہ ہونے کی وجہ سے (تکرار سے بچنے کے لیے)؛ **جیسے**: **دَهْدَيْتُ الْحَجَرَ** (میں نے پتھر لڑھکایا) (یہ اصل میں **دَهْدَهْتُ** تھا، تکرار سے بچنے کے لیے دوسری ہاء کو یاء سے بدل دیا)۔ ابدال کلام عرب میں کثرت سے پایا جاتا ہے، یہاں ابدال کے تعلق سے صرف اُن

---

[1] جب کسی کلمہ کی اصل معلوم کرنی ہوتی ہے، تو اُس کی جمع اور تصغیر کو دیکھا جاتا ہے؛ کیوں کہ جمع اور تصغیر میں عموماً ساقط شدہ حروف لوٹ آتے ہیں۔ اور کبھی تثنیہ اور مصدر کو دیکھتے ہیں، اور اگر مصدر میں تعلیل ہوئی ہو، تو اُس کے مشتقات کو دیکھا جاتا ہے، کہیں نہ کہیں اصل کا سراغ مل جاتا ہے۔ اسی بناء پر مصنف نے یہاں مختلف کلمات کی اصل لکھ کر دلیل کے طور پر اُن کی جمع، تصغیر، تثنیہ، مصادر اور مشتقات کو بیان کیا ہے۔

[2] ابدال کے لیے دو چیزیں ضروری ہیں: (۱) جو حرف کسی دوسرے حرف کی جگہ رکھا جائے وہ اصل کا غیر ہو (۲) وہ اصل حرف کی جگہ ہو، یعنی اگر اصل فاء کلمہ ہے تو وہ بھی فاء کلمہ ہو، اور اگر اصل عین کلمہ ہے تو وہ بھی عین کلمہ ہو، اور اگر اصل لام کلمہ ہے تو وہ بھی لام کلمہ ہو۔

امور کو بیان کیا گیا ہے جن کے بغیر چارہ نہیں ہے۔

تائے افتعال میں ابدال کی صورتیں

”باب افتعال“ کی تاء کو طا سے بدل دیتے ہیں جب کہ فا کلمہ ”حروفِ اطباق“ (یعنی ص، ض، ط، ظ) میں سے کوئی حرف ہو؛ جیسے: اِصْطَلَحَ (اُس نے صلح کی)، اِضْطَرَبَ (وہ بے چین ہوا)، اِطَّلَبَ (اُس نے طلب کیا)، اِظْطَلَمَ (اُس نے ظلم کیا)۔ اور (اگر فا کلمہ ظا ہو تو اُس میں) یہ بھی جائز ہے کہ یا تو (تائے افتعال کے بدلہ میں آئی ہوئی) طا کو ظا سے بدل دیں، یا ظا کو طا سے بدل دیں؛ یعنی اِظْتَلَمَ میں تین صورتیں جائز ہیں: (۱) اِظَّلَمَ ظا کے ساتھ (۲) اِطَّلَمَ طا کے ساتھ (۳) اِظْطَلَمَ ظا اور طا کے ساتھ۔

اور تائے افتعال کو دال سے بدل دیتے ہیں جب کہ فا کلمہ زاء، دال اور ذال ہو؛ جیسے: اِزْدَجَرَ (اُس نے ڈانٹا)، اِدَّخَلَ (وہ داخل ہوا)، اِذْدَکَرَ (اُس نے یاد کیا)۔ اور (اگر فا کلمہ ذال ہو تو) یہ بھی جائز ہے کہ (تائے افتعال کے بدلے میں آئی ہوئی) دال کو ذال سے بدل دیں؛ جیسے: اِذَّکَرَ.

اور جب فا کلمہ ثاء ہو، تو ثاء کو تاء سے بدل دیتے ہیں؛ جیسے: اِتَّغَرَ (بچہ کے دانت نکل آئے)۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ تائے افتعال کو ثاء سے بدل دیں؛ جیسے: اِثَّغَرَ.

اور جب فا کلمہ سین ہو، تو تائے افتعال کو سین سے بدل دیتے ہیں؛ جیسے: اِسَّمَعَ (اُس نے کان لگائے)۔ اور تائے افتعال کو سین سے بدلنا جائز ہے، واجب نہیں ہے۔

اور جائز ہے کہ تائے تفعّل اور تائے تفاعل کو اِن حروف (یعنی زاء، ذال اور دال) سے بدل دیں اور اُس کا فا کلمے میں ادغام کر دیں (اور شروع میں ہمزۂ وصل زیادہ کر دیں)؛ جیسے: تَزَکّٰی سے اِزَّکّٰی، تَذَکَّرَ سے اِذَّکَّرَ اور تَدَارَکَ سے اِدَّارَکَ.

چوتھی فصل: قلب کا بیان

قلب: (کے معنی ہیں) ایک حرفِ علت کو دوسرے حرفِ علت سے بدلنا؛ جیسے: قَالَ، مِیْزَانٌ یُوْقِنُ[1]، یہ اصل میں قَوَلَ، مِوْزَانٌ اور یُیْقِنُ تھے۔ اور اِس نوع کو افعال کی تقسیم (یعنی مثال، اجوف

---

[1] اِن سب کی تعلیل شروع کتاب میں گذر چکی ہے، دیکھئے: ص: ۱۶، ۱۷

اور ناقص) کے بیان میں ذکر کیا جا چکا ہے۔

پانچویں فصل: نقل کا بیان

(**نقل**: کسی حرف یا حرکت کو اُس کی جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ پہنچا دینا، اُس کو قلبِ مکانی بھی کہتے ہیں) نقل کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ نقلِ حرف، یعنی کسی حرف کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا دینا؛ جیسے: جَذَبَ سے جَبَذَ[۱] (اُس نے کھینچا)، نَاقَةٌ کی جمع أَيُنُقٌ[۲]، قَوْسٌ (کمان) کی جمع قِسِيٌّ[۳]. اور جیسے: هَارِيٌ سے هَائِرٌ[۴] (گرنے والا)۔

اور اِس (یعنی نقلِ مکانی) کا محل کتبِ لغت ہیں، اور نقل مکانی کی کوئی علت بھی بیان نہیں کی جا سکتی (کہ کن قواعد کے تحت کیا جاتا ہے، اس کا دارومدار اہل زبان سے سننے پر ہے)۔

۲۔ نقلِ حرکت، اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) حرکت ایک حرف سے نقل کر کے دوسرے حرف کو دیدی جائے، جیسا کہ مضاعف، اجوف اور تخفیفِ ہمزہ کے بیان میں ذکر کیا جا چکا ہے؛ جیسے: يَذُبُّ، يَقُوْلُ، قَدَفْلَحَ.

(۲) حرکت ایک جہت سے دوسری جہت کی طرف منتقل کر دی جائے (یعنی ایک حرکت کو دوسری حرکت سے بدل دیا جائے)؛ جیسے: قَوَلْنَ کو قَوُلْنَ کیا، پھر (تعلیل کر کے) قُلْنَ بنالیا۔ اور بَيَعْنَ کو بَيِعْنَ کیا، پھر (تعلیل کر کے) بِعْنَ بنالیا۔

---

[۱] جَبَذَ: اصل میں جَذَبَ تھا، قلبِ مکانی کر کے ذال کو باء کی جگہ اور باء کو ذال کی جگہ لے آئے، جَبَذَ ہوگیا۔

[۲] أَيُنُقٌ: اصل میں أَنُيُقٌ تھا، (اس میں یاء ناقَةٌ کے الف کے بدلے میں آئی ہے)، قلبِ مکانی کر کے یاء کو نون کی جگہ اور نون کو یاء کی جگہ لے آئے، أَيُنُقٌ ہوگیا۔

[۳] قِسِيٌّ: اصل میں قُوُوْسٌ تھا، قلب مکانی کر کے سین کو پہلے واؤ کی جگہ اور واؤ کو سین کی جگہ لے آئے، قُسُوْوٌ ہوگیا، پھر بقاعدہ "دِلِيٌّ" دونوں واؤں کو یاء سے بدل کر، یاء کا یاء میں ادغام کر دیا، پھر یاء کی مناسبت سے قاف اور سین کو کسرہ دیدیا قِسِيٌّ ہوگیا۔ "دِلِيٌّ" کے قاعدے کے لیے دیکھئے: درسِ علم الصغہ ص: ۷۹

[۴] هَائِرٌ: اصل هَارِيٌ تھا، قلبِ مکانی کر کے راء کو یاء کی جگہ اور یاء کو راء کی جگہ لے آئے، هَايِرٌ، ہوگیا، پھر بقاعدہ "بَائِعٌ" یاء کو ہمزہ سے بدل دیا، هَائِرٌ ہوگیا۔ "بائعٌ" کا قاعدہ پیچھے گذر چکا ہے، دیکھئے: ص: ۲۶

امالہ[1] کا بیان

اور جیسے: امالہ کے طور پر فتحہ کو کسرہ سے بدلنے کی شکل میں حرکت نقل کرنا، اور اُس کی صورت یہ ہے کہ حالتِ وقف میں ہائے تانیث[2] کے ماقبل (کے فتحہ کو کسرے سے بدل کر اُس) کو مکسور کر دیں؛ جیسے: بَرْکِهْ، نِعْمِهْ، رَحْمِهْ. یا الف کو یاء کی جانب اور اُس کے ماقبل کے فتحہ کو کسرے کی جانب جھکا کر پڑھیں؛ جیسے: عَالِمٌ، شَاعِرٌ اور حَاکِمٌ. امالہ کا الف نہ پورا الف ہوتا ہے اور نہ پوری یاء، اور اُس کے ماقبل کا فتحہ نہ پورا فتحہ ہوتا ہے اور نہ پورا کسرہ۔

موجبِ امالہ (یعنی وہ امور جن کی وجہ سے امالہ کرنا واجب ہے) چھ چیزیں ہیں:

(۱) الف سے پہلے یا الف کے بعد یاء ہو؛ جیسے: شَیْبَان (ایک قبیلہ کا نام)، بَایِعٌ (بیچنے والا)۔

(۲) الف سے پہلے یا الف کے بعد کسرہ ہو؛ جیسے: کِتَابٌ، حِسَابٌ، عَالِمٌ، شَاعِرٌ.

(۳) الف یاء کے بدلے میں آیا ہو؛ جیسے: نَابٌ، رَمٰی، بَاعَ (میں الف یاء کے بدلے میں آیا ہے، یہ اصل میں نَیَبٌ، رَمَیَ اور بَیَعَ تھے)۔

(۴) الف: یاء کے بدلے میں آئے ہوئے الف کے درجہ میں ہو (یعنی الف یاء کے بدلہ میں تو نہ آیا ہو؛ مگر کسی دوسرے کلمے میں اُس کی جگہ یاء آسکتی ہو)؛ جیسے: حُبْلٰی، صُغْرٰی؛ کیوں کہ ان دونوں کا تثنیہ حُبْلَیَانِ اور صُغْرَیَانِ آتا ہے۔

(۵) الف کا ماقبل کسی جگہ مکسور ہو جاتا ہو؛ جیسے: خَافَ؛ کیوں کہ آپ حاضر کے صیغہ میں الف کے ماقبل خاء کو کسرہ دے کر) خِفْتَ کہتے ہیں۔

(۶) کلمہ میں پہلے سے امالہ موجود ہو؛ جیسے: رَأَیْتُ عِمَادًا وقَرَأْتُ کِتَابًا (میں نے ایک ستون دیکھا اور میں نے ایک کتاب پڑھی)، یہاں پہلے الف میں ماقبل (عین) کے مکسور ہونے کی وجہ سے اور دوسرے الف میں پہلے امالہ کی وجہ سے اِمالہ کریں گے۔

جان لیجئے کہ آٹھ حروف اِمالہ سے مانع ہیں (یعنی اگر اُن میں سے کوئی حرف آجائے تو امالہ کرنا جائز نہیں) گو وہاں موجباتِ اِمالہ موجود ہوں، اور وہ یہ ہیں:

---

[1] اِمالہ: فتحہ کو کسرے کی طرف اور الف کو یاء کی طرف جھکا کر پڑھنا۔

[2] ہائے تانیث سے وہ تائے تانیث مراد ہے جو حالتِ وقف میں ہاء ہو جاتی ہے۔

(۱) وہ راء جو مکسور نہ ہو؛ جیسے: رَاشِدٌ (ہدایت یافتہ انسان)، بَارِعٌ[۱] (حسن و جمال اور علم و کمال دوسروں سے فائق)۔

(۲) خ ؛ جیسے: خَالِدٌ (نام)، سَاخِطٌ (ناراض)۔

(۳) ص ؛ جیسے: صَالِحٌ (نیکوکار)، فَاصِلٌ (جدا کرنے والا)۔

(۴) ض ؛ جیسے: ضَامِنٌ (ذمہ دار)، فَاضِلٌ (بزرگ، فضیلت والا)۔

(۵) ط ؛ جیسے: طَاهِرٌ (پاک)، عَاطِلٌ (بے کار)۔

(۶) ظ ؛ جیسے: ظَاهِرٌ (کھلا ہوا)، نَاظِرٌ (دیکھنے والا)۔

(۷) غ ؛ جیسے: غَالِبٌ (غالب ہونے والا)، فَارِغٌ (خالی)۔

(۸) ق ؛ جیسے: قَاهِرٌ (دبانے والا)، نَافِقٌ (چلتا ہوا)۔[۲]

اور (جن کلمات میں مذکورہ حروف میں سے کوئی حرف الف سے پہلے یا) الف کے بعد (متصلاً یا) ایک حرف کے فصل کے ساتھ واقع ہوں، تو ان کلمات میں امالہ کرنا جائز نہیں۔

---

[۱] یہ مثال محل نظر ہے؛ کیوں کہ اس میں راء مکسور ہے، حالاں کہ راء مکسورہ موانعِ امالہ میں سے نہیں ہے؛ بلکہ راء غیر مکسورہ (خواہ مفتوحہ یا مضمومہ) مانعِ امالہ ہے، بشرطے کہ الف سے متصل ہو، خواہ الف سے پہلے ہو؛ جیسے: رَاشِدٌ. یا الف کے بعد ہو؛ جیسے: رأَیتُ حِمارَکَ، هٰذا حِمارُکَ.

[۲] یہ آٹھ حروف امالہ سے اُس وقت مانع ہوں گے جب کہ دو شرطیں پائی جائیں: (۱) جس کلمے میں الف ہو اُسی میں یہ حروف ہوں، ایسا نہ ہو کہ الف دوسرے کلمے میں ہو اور یہ دوسرے کلمے میں۔ (۲) یہ حروف یا تو الف سے پہلے واقع ہوں یا الف کے بعد متصلاً یا ایک حرف کے فاصلے کے ساتھ واقع ہوں، اگر یہ الگ کلمے میں ہوں اور الف الگ کلمے میں، یا اِن کے اور الف کے درمیان دو یا زیادہ حرفوں کا فصل ہو، تو اِن دونوں صورتوں میں اِن کے امالہ سے مانع ہونے میں اختلاف ہے، بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہاں بھی مانع ہوں گے، اور بعض کہتے ہیں کہ اِن دونوں صورتوں میں مانع نہیں ہوں گے۔

نوٹ: اگر راء مکسورہ کے علاوہ باقی سات موانعِ امالہ (خ، ص، ض، ط، ظ، غ، ق) الف سے پہلے ہوں اور الف کے متصلاً بعد راء مکسورہ واقع ہو، تو وہاں یہ موانع بے اثر ہوں گے، یعنی اِن کے ہوتے ہوئے بھی وہاں امالہ کرنا جائز ہوگا؛ جیسے: صَارِفٌ، ضَارِبٌ، خَارِجٌ.

اور اگر راء مکسورہ مذکورہ سات حروف میں سے کسی حرف سے پہلے ہو، خواہ متصلاً پہلے ہو یا درمیان میں کسی حرف کا فصل ہو، تو وہاں راء مکسورہ کے موجود ہوتے ہوئے بھی امالہ کرنا جائز نہیں۔

جان لیجئے کہ یہ موانع فعل میں امالہ سے مانع نہیں ہیں (یعنی فعل میں ان کے ہوتے ہوئے بھی امالہ کرنا جائز ہے)؛ جیسے: طَابَ (وہ اچھا ہوا)، صَارَ، غَزَا (اُس نے کفار سے جنگ کی)، صَفَا (وہ خالص ہوا)؛ کیوں کہ فعل میں امالہ زیادہ ہوتا ہے۔

اور امالہ کے بہت سے احکام ہیں، اس مختصر میں اس سے زیادہ بیان کرنے کی گنجائش نہیں۔

☆......☆......☆

خدا کے فضل وکرم سے ’’پنج گنج‘‘ کا ترجمہ تشریحی اضافوں اور مفید حواشی کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا۔ اللہ تعالی اسے اپنی بارگاہِ عالی میں قبولیتِ عامہ عطا فرما کر، اِس کے افادے کو عام وتام فرمائے۔ (آمین)

ولله الحمدُ أولًا وآخرًا وظاهرًا وباطنًا، والصلاةُ والسلامُ الأتمّان الأكملان على حبيبِه محمد وآلِه وأصحابِه أجمعين.

محمد جاوید بالوی سہارنپوری
۱۹/ جمادی الاولی ۱۴۳۵ھ بروز جمعہ

درسِ ہدایۃ النحو کے طرز پر، کافیہ کی اپنی نوعیت کی منفرد وبے نظیر شرح
درسِ کافیہ
مؤلف: مفتی محمد جاوید قاسمی سہارنپوری
ناشر: مکتبہ دار الفکر دیوبند
فون نمبر: 9012740658

مؤلف کی دیگر تالیفات

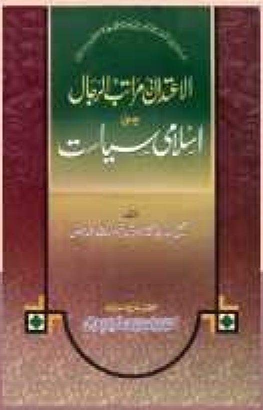
الاعتدال فی مراتب الرجال
یعنی
اسلامی سیاست

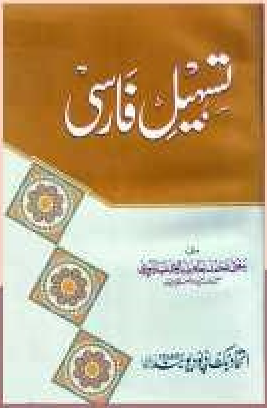
تسہیل فارسی

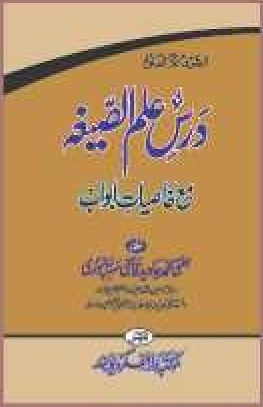
درس علم الصیغہ
مع خاصیات ابواب

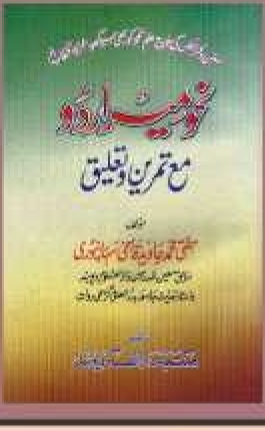
نحو میر اردو
مع تمرین وتعلیق

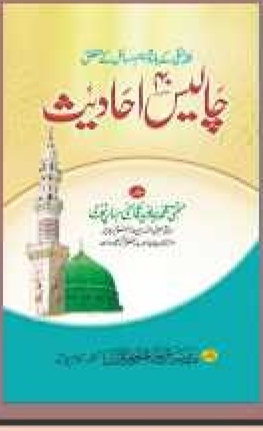
چالیس احادیث

Computers
Crescent
9058627878

Maktaba Darul-Fikr, Deoband
Mobile:09012740658
E-Mail: muftijawed@rediffmail.com